UNIVERSAL LIBRARY

OU_226638

UNIVERSAL LIBRARY

الجزء الاول

من

Checked 1978

العقيدة المحمدية

از تصنیفات عالم بے بدل فاضل اکمل زبدة العارفین عمدة المحققین

مولانا ابو عبد الرحمن عبد اللہ صاحب پنجابی گیلانوی

معہ ترجمہ اردو

النصرة الصمدیة

از مولوی سید علی حسن صاحب گیلانوی تلمیذ رشید مصنف ممدوح

مطبع احمدی پٹنہ در سنہ ۱۳۱۱ طبع شد

فہرست کتاب عقیدۂ محمدیہ فی رد علے الفرقۃ المرجیۃ والمعتزلۃ والجہمیۃ

۵	کتاب العقائد
	فصل نعتقد ان القران کلام اللہ مع حروفہ ومعانیہ وکلماتہ منزل من اللہ بلا کیف غیر مخلوق
۲۶	مسئلہ قال زید من جماعۃ محمدیہ ان القران مخلوق
۳۳	مسئلہ من حلف بالقران المجید او بسورۃ منہ انعقدت یمینہ
۴۲	فائدۃ جلیلۃ
۵۲	فصل القران بحروفہ واصواتہ وکلماتہ وایاتہ غیر مخلوق
۵۸	فصل لکلامہ تعالی حروف منطوقۃ
۶۷	فصل فی قراۃ رب العالمین
۶۸	فصل ان القران المجید صفۃ من صفات اللہ تعالی
۷۲	فصل فی الرد علی من انکر ان غنیۃ الطالبین لیس من تالیف شیخ عبدالقادر جیلانی رح
۷۷	فصل فی تذمیم علم الکلام
۷۹	فصل نشہد للہ بالوحدانیۃ وللرسول بالرسالۃ
۸۵	فصل نحن نعتقد ان اللہ فوق السماء
۸۹	فصل نحن نعتقد ونقر ان اللہ تعالے فوق العرش مستو بلا کیف
۱۱۰	فصل نحن نعتقد نزول الرب العلمین
۱۱۹	فصل نقر بالیقین ان عذاب القبر حق
۱۲۷	فصل نعتقد ان علامات القیمۃ حق
//	فصل نعتقد ان اللہ عزوجل مرید لجمیع افعال العباد
۱۳۲	فصل نری الجمعۃ والعیدین وغیرهما من الصلوۃ خلف کل امام مسلم برا کان او فاجرا
۱۳۳	فصل نعتقد ان فی الدنیا سحرا وسحرۃ
۱۳۷	فصل نعتقد ان الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کلہم مبرؤن
۱۳۹	فصل نعتقد ان جمیع الانبیاء حق اولہم ادم علیہ السلام
۱۴۰	فصل نقر بان الایمان الشرعی ہو فعل القلب
۱۵۶	فصل فی الایات والاحادیث التی تدل علی زیادۃ الایمان
۱۶۱	فصل ان للایمان شعبا یعنی انواعا واقساما اعلاها وادناها
۱۷۰	فصل ان نفس التصدیق یزید بکثرۃ النظر
۱۷۲	فصل فی ذکر القوم النیچریۃ
//	فصل ان امامنا الاعظم ابا حنیفۃ وامام مالک وامام الشافعی و امام احمد رحمہم اللہ تعالی کلہم علی الہدی

تمت

فہرست ترجمہ کتاب عقیدۃ محمدیۃ فی رد علی الفرقۃ المرجیۃ والمعتزلۃ والجہمیۃ

٥ کتاب العقائد

″ فصل اعتقاد رکھتا ہون مین کہ قرآن کلام اللہ مع اپنے حروف و معنی اور کلمات کے اوتارا گیا اللہ تعالیٰ کیطرف سے بلا کیفیت غیر مخلوق ہے

٢٦ مسئلہ زید اہل سنت سے ہے وہ کہتا ہے کہ قرآن کیلیے حرف و صوت ہے

٣٣ مسئلہ جس شخص نے قرآن مجید کے ساتھ کسی شئ کو قرآن کی قسم کھایا تو جمیع اہل سنت کے نزدیک اوسکی یمین ہو جائیگی

٤٣ فائدہ جلیلہ

٥٤ فصل قرآن اپنے حروف اور کلمات اور آیتوں کے ساتھ غیر مخلوق ہے

٥٨ فصل واسطے کلام اللہ تعالیٰ کے حروف منظومہ ہین

٦٧ فصل ٣ پڑھتے ہین رب العالمین

٦٨ فصل ٥ بیشک قرآن مجید ایک صفت ہے اللہ تعالیٰ کی صفتون سے

٧٢ فصل بیچ رد اوس شخص کے ہے جو انکار کرے کہ غنیۃ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانی رح کی تالیف نہین ہے

٧٧ فصل بیچ برائی علم کلام اور متکلمین کے

٧٩ فصل کہ ہم ہین ہم اللہ کی وحدانیت اور رسول کی رسالت کی

٨٥ فصل ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ باری آسمان پر ہے

٨٩ فصل ہم اعتقاد رکھتے اور اقرار کرتے ہین کہ اللہ تعالیٰ عرش پر قرار پکڑے ہے

١١٠ فصل ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ رب العالمین آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہے

١١٨ فصل اقرار کرتے ہین ہم ساتھ یقین کے اسباب کا عذاب قبر حق ہے

١٢٧ فصل ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ علامت نشانیان قیامت کی سچ ہین

١٣٢ فصل جائز رکھتے ہین جمعہ اور عیدین ہر امیر ہماکو پیچھے کے بھلا ہو یا برا

١٣٤ فصل اعتقاد رکھتے ہین بیشک دنیا مین جادوگر مرد یا عورت ہین

١٣٧ فصل اعتقاد رکھتے ہین ہم کہ کل انبیاء علیہم السلام صغائر و کبائر اور کفر و قبائح سے مبرا اور منزہ ہین

١٣٥ فصل اعتقاد رکھتے ہین ہم کہ سب انبیاء علیہم السلام حق ہین سب سے پہلے آدم علیہم السلام ہین۔

١٤٠ فصل اقرار کرتے ہین ہم کہ ایمان شرعی یہ ہے کہ جی سے کل مومن بہ کا یقین رکھے

١٤٤ فائدہ

١٥٦ فصل ذکر مین اون آیتون اور حدیثون کے جو دلالت کرتی ہین ایمان کی زیادتی پر

١٦١ فصل بیشک واسطے ایمان کے شاخین یعنی انواع و اقسام اعلیٰ اور ادنیٰ ہے

١٦٢ فصل بے شک نفس تصدیق بڑھتی ہے کثرت نظر اور ظاہر ادلہ سے

١٧١ فصل علوم نجریہ کے بیان مین

١٧٢ فصل تحقیق ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کل اللہ کی ہدایت پر تھے

تمت

لكم في رسول الله اسوة حسنة

الحمد لله والمنة كه

العقيدة المحمدية للفرقة الناجية

في

الرد على الفرقة المرجئة والمعتزلة والجهمية

از تصنيفات

عالم بے بدل فاضل اكمل زبدة العارفين عمدة المحققين

مولينا ابو عبد الرحمن عبد الله صاحب پنجابی گیلانوی

مع ترجمہ اردو

النصرة الصمدية على ترجمة العقيدة المحمدية

از مولوی شیخ علی حسن صاحب گیلانوی تلمیذ رشید مصنف ممدوح

در مطبع احمدی [illegible] طبع شد

CHECKED 1958
Checked 1965
1951
CHECKED 1951

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد و الہ
واصحابہ اجمعین اما بعد مفتقر الی رحمۃ اللہ ذی المنن علی حسن
ابن سید امجد علی گیلانوی بہاری کہتا ہے کہ محی السنۃ قامع البدعۃ جناب
مولانا و مرشدنا مولوی و حاجی محمد عبد اللہ صاحب ادام اللہ فیوضہم
وحسناتہم ویصلہم اللہ الی ما یتمناہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر ترجمہ کتاب
العقیدۃ المحمدیۃ للفرقۃ الناجیۃ فی الرد علی الفرقۃ
المرجیۃ والمعتزلۃ والجہمیۃ — کا زبان اردو میں کر دیا جائے
تو از بس مفید خاص و عام ہو بنا بر آں احقر زمن عفاہ اللہ عن الفتن والمحن
نے متوکلاً علی اللہ ترجمہ کتاب مذکور بزبان اردو شروع کیا اللہ پاک برادران

اہل ایمان کو اس سے نفع تام بخشے اور احقر کے لئے وسیلۃ النجاۃ فی یوم القیمۃ گردانے آمین وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ربنا تقبل منا انک انت السمیع البصیر وعلی کل شئی قدیر و بالاجابۃ جدیر نعم المولیٰ ونعم النصیر پس امید از ناظرین منصفین من اہل الحق والیقین رسالہ ہذا اینکہ اگر کسی مقام میں من جہۃ البشریۃ احقر زمن سے سہو واقع ہو تو حسبۃ للہ معاف فرماوین اور اوسکی اصلاح مین ابتغاءً لمرضات اللہ سعی فرماکر ماجور عند اللہ ہوں العفو عند کرام الناس مامول اور عیب پوشی کو کام فرماوین ؎ قبا گر حریر ست وگر پرنیان ❊ بنا چار حشوش بود درمیان ❊ ایضاً یا بی چو درین نامہ خطا عیب مکن ❊ بے عیب بود ذات خدا عیب مکن ❊ کیونکہ بے عیب بجز ذات باری عز اسمہٗ کوئی نہین اور اگر ترجمہ ہذا پسند خاطر ہو تو احقر العباد مؤلف مجمع الحسنات والبرکات کے ساتھ مصنف کو دعاء خیر سے فراموش نفرمائین۔ اور اس رسالہ کا نام النصرۃ الصمدیۃ علی الترجمۃ العقیدۃ المہدیۃ رکھا اللہ پاک اسکو مقبول انام من اہل الاسلام الذین اتبعوا بہدی سید الانام علیہ الف الف تحیۃ وسلام من اللہ الخالق اللیالی والایام لایزال الطائفۃ من امتی منصورین لایضرہم من خذلہم حتے تقوم الساعۃ الکبریٰ اور یہ اصحاب حدیث ہین اور یہی ما انا علیہ واصحابی کے سالک ہین۔ اللہ پاک ہمکو اور ہمارے خویش و اقارب وجمیع احباب من المسلمین کو ما انا علیہ واصحابی کے طریقہ پر جیتے و موتے قائم رکھے آمین یا الٰہ العالمین

بسم الله الرحمٰن الرحیم

حامدا ومصلیا علی رسوله الکریم وعلی آله وصحبه اجمعین
اما بعد فیقول العبد الضعیف الراجی الی رحمة الله المنان
المکنی بابی عبد الرحمن والمدعو بعبد الله الفنجابی نزیل
بیجلانی وهی قریة من اکناف صوبة البهار سنة ثلاث و
ثلثمائة بعد الالف من هجرة نبی الثقلین فی سبع وعشرین
من ذی القعدة اشهد الله تعالی ومن حضر من الملٰئکة والجن والانس

پس الحمد وصلوٰة علے رسوله الکریم وآله واصحابه اجمعین کے کہتا ہے بندہ
ضعیف امیدوار طرف رحمة الله احسان کرنے والے کے ابی عبد الرحمن پکارا
گیا ساتھ عبد الله کے رہنے والا پنجاب کا نزیل گیلانی اور گیلانی ایک بستی ہے
اطراف صوبہ بہار سے سنہ ۱۳۰۳ ہجری ستائیسوین ذی قعدہ مین گواہ رکھتا ہون
مین الله تعالے کو اور اوسکے فرشتہ حاضرین اور جن وانس کو اس

علی انی نعتقد من صمیم قلبی فی عقائد الاسلام مثل اعتقاد اهل السنة والجماعة وصنفت فیه رسالة کافیة وعجالة وافیة لاتباع السنة المحمدیة وسمیتها بالعقیدة المحمدیة للفرقة الناجیة فی الرد علی الفرقة المرجیة والمعتزلة و الجهمیة

کتاب العقائد

فصل

نعتقد ان القران کلام الله مع حروفه ومعانیه وکلماته منزل من الله تع بلا کیف غیر مخلوق بل هو صفة له تعالی منه بدا والیه یعود وقد سمی الله تعالی القران حدیثا ومحدثا قال الله تعالی نزل احسن الحدیث وقال من احسن من الله حدیثا وقال ما یاتیهم من ذکر من ربهم محدث وقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله یحدث

بات پر کہ مین اپنے سچے جی سے عقائد اسلام مین عقیدہ مثل اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ کے رکھتا ہون اور تصنیف کیا مین نے عقائد مین ایک رسالہ کہ کافی وافی ہے واسطے اتباع سنت محمدیہ کے نام رکھا مین نے اوسکا

العقیدة المحمدیة للفرقة الناجیة فی الرد علی الفرقة المرجیة و المعتزلة والجهمیة

کتاب العقائد

فصل

اعتقاد رکھتا ہون مین کہ قران کلام اللہ ہے مع اپنے حروف ومعانی اور کلمات کے اوتار گیا اللہ تعالی کی طرف سے بلا کیفیت غیر مخلوق ہے بلکہ وہ صفت ہے اللہ تعالی کی اوسیکی طرف سے آیا اور اوسیکی طرف عود کر جائیگا قریب قیامت کے اور تحقیق نام رکھا اللہ تعالی نے قران کا حدیث و محدث فرمایا اللہ تعالی نے نزل احسن الحدیث اور فرمایا ومن احسن من اللہ حدیثا اور فرمایا ومایاتیهم من ذکر ربهم محدث اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ پیدا کرتا ہے

منزل مرہ ماشاء سمعہ جبرئیل منہ تعالی مع حروفہ ومعانیہ کلماتہ
وبلغہ محمد اصلی اللہ علیہ وسلم وحیا واللہ تعالی یتکلم بمشیتہ
وانہ لم یزل متکلما اذا شاء وکیف شاء وھو یتکلم بہ بصوت
یسمع وان نوع الکلام قدیم وان لم یکن الصوت المعین قدیما
ولکنہ لیس بمخلوق وان کھیعص وحم عسق و الر ون و
یس وطہ عین کلام اللہ تعالی حقیقۃ وان اللہ تکلم بالقرآن
العربی الذی سمعہ الصحابۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وان جمیع کلام اللہ ولیس من قول الملک و الجن والبشر ومن قال انہ
من قول الملک والجن والبشر فقد کفر واللہ یصلیہ سقر
ولکلامہ تعالی الحروف واصوات وکلمات والشاھد

اپنے حکم سے جو چاہتا ہے سنا اوسکو جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالی سے مع حروف ومعانی
وکلمات اوسکے کے اور پہونچا دیا اوسکو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس از روی وحی
کے اور اللہ تعالی تکلم فرماتا ہے اپنی خواہش سے اور وہ ہمیشہ متکلم ہے جب چاہے اور جسطرح
چاہے اور وہ تکلم فرماتا ہے ساتھ آواز کے کہ سنائی دیتی ہے اور بیشک ایک قسم کلام قدیم
ہے اگرچہ صوت معین قدیم نہو لیکن وہ مخلوق نہیں اور تحقیق کھیعص وحم
وعسق والر ون ویس وطہ حقیقۃ عین کلام اللہ ہے اور بیشک اللہ نے تکلم
فرمایا ساتھ قرآن عربی کے جسکو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا اور بیشک کل قرآن مجید کلام اللہ ہے فرشتہ وجن وبشر کا کلام
نہیں ہے اور جسنے کہا کہ وہ قول ملک وجن وبشر سے ہے سو وہ کافر ہوا اور اللہ
داخل کریگا ایسے شخص کو جہنم میں اور اللہ تعالی کے کلام کیلئے حروف واصوات وکلمات ہیں اور شاہد

علیه کتاب الله وحدیث رسول الله ومن انکر فعلیه البیان
وان حرکاتنا واصواتنا واکتسابنا وکتابتنا ومدادنا و
اوراقنا مخلوقة لیس کلام الله کما انك تکتب الله فالله في ذاته
هو الخالق وخطك واکتسابك من فعلك مخلوق لان کل شيء دون
الله تصنعه وهو خلق وقال تعالی وخلق کل شيء فقدره تقدیرا
وقال انه في ام الکتاب لدینا لعلي حکیم وقال بل هو قران مجید في لوح
محفوظ فالقران هو المتلو المبین المثبت في المصاحف المسطور المکتوب
الموعی في القلوب فهو کلام الله لیس بمخلوق قال الله بل هو ایات بینات
في صدور الذین اوتوا العلم وسلف الامة وائمتها هم متفقون

اسپر کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور جو اسکا انکار کرے
اوسپر دلیل بیان کرنا ضرور ہے اور اسمین شک نہین کہ ہماری حرکات
واصوات واکتساب اور کتابت اور روشنائی اور ورقین مخلوق ہین کلام
اللہ نہین جیسا کہ تو لفظ اللہ کا لکھتا ہی پس اللہ فی ذاتہ وہی خالق ہی اور خط و
کتابت و اکتساب تیرے فعل سے ہین اور وہ مخلوق ہین اسلئے کہ جو چیز اللہ کے سوا ہے
سو کرتا ہی تو اوسکو اور وہ مخلوق ہی اور فرمایا اللہ تعالے نے وخلق کل شيء فقدره
تقدیرا ٭ یعنی پیدا کیا کل چیز کو اور اندازہ کر لیا اوسکا اندازہ کرنے کر اور فرمایا انہ فی
ام الکتاب لدینا لعلی حکیم اور فرمایا بل ہو قران مجید فی لوح محفوظ پس
قرآن جو پڑھا گیا مبین و مثبت مصحفون مین لکھا گیا دلون مین یاد رکھا گیا پس وہ اللہ کا
کلام ہے مخلوق نہین فرمایا اللہ تعالے نے بل ہو آیات بینات فی صدور الذین
اوتوا العلم یعنی بلکہ وہ آیات بینات ہین دلون مین اونکے جو دیے گئے علم اور سلف الامۃ اور

على التمييز بين صوت الرب وصوت العبد ومتفقون ان الله تكلم
بالقرآن الذي انزله على نبيه محمد صلى الله عليه وسلم حروفه ومعانيه
وان ينادي عباده بصوته ومتفقون على ان الاصوات المسموعة
من القراء اصوات العباد والامداد المصاحف قديما بل القرآن
مكتوب في مصاحف المسلمين مقرؤ بالسنتهم محفوظ بقلوبهم وهو
كله كلام الله والصحابة كتبوا المصاحف لما كتبوها بغير
شكل ولا نقط لانهم كانوا عربا لا يلحنون ثم لما حدث اللحن و
نقط الناس المصاحف وشكلوها فان كتبت بلا شكل ولا نقط جاز
وان كتبت بنقط وشكل جاز ولم يكره في اظهر قولي العلماء وهو

اور متفق ہیں اس بات پر کہ درمیان صوت الرب وصوت العبد کے فرق ہے اور متفق ہیں اسپر کہ بیشک اللہ جل جلالہ نے تکلم فرمایا ساتھ قرآن مجید کے جسکو اوتارا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر ساتھ حروف و معانی کے اور اس بات پر کہ اللہ پکارتا ہے اپنے بندے کو ساتھ آواز اپنی کے اور متفق ہین اسپر کہ اصوات سنی گئی قراؤن سے اصوات بندون کی ہین اور روشنائی مصحفون کی قدیم نہین بلکہ قرآن لکھا ہوا مصاحف مسلمین مین پڑھا گیا اونکی زبانوں سے محفوظ اون کے دلون مین وہ کل کا کل (یعنی مکتوب مقرو محفوظ) کلام اللہ ہے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جب لکھا مصحفونکو تو لکھا اونکو بغیر شکل و نقطون کے کیونکہ وے اہل عرب تھے خوش آوازی نہین کرتے تھے پھر جب پیدا ہوا الحسن و نقوط کیا لوگون نے مصاحف کو اور شکلین بنائین اون کی سو پھر اگر لکھے گا تو بلا شکل اور نقطے کے جائز ہو جائیگا اور اگر لکھے گا نقطے اور شکل کے ساتھ تو بھی جائز ہوگا اور مکروہ نہین ظاہر تر دو قولون علما کی مین اور یہی

لعله الروايتين عن احمد وحكم النقطة والشكل حكم الحروف فان
الشكل يبين اعراب القرآن كما يبين النقطة الحروف والمداد الذي
يكتب به الحروف ويكتب به الشكل والنقطة مخلوق وكلام الله العربي
الذي انزله وكتب في المصاحف بالشكل والنقط وبغير شكل ونقط ليس
بمخلوق وحكم الاعراب حكم الحروف لكن الاعراب لا يستقل بنفسه
بل هو تابع للحروف المنقوطة والشكل والنقط لا يستقل بنفسه بل
هو تابع للحروف المرسومة فلهذا لا يحتاج تجريدهما وافرادهما بالكلام
بل القرآن الذي يقرؤه المسلمون هو كلام الله معانيه وحروفه واعرابه
والله تكلم بالقرآن العربي الذي انزله على محمد صلى الله عليه وسلم

ایک روایت ہی احمد کی دو روایتون مین سے اور حکم نقطہ اور شکل کا حکم حروف کا ہی
کیونکہ شکل بیان کرتا ہی اعراب قرآن کو جیسا کہ نقطے بیان کرتے ہین حروف کو اور
روشنائی جس سے حروف اور شکل اور نقطے لکھے جاتے ہین مخلوق ہی اور کلام اللہ
کا عربی جسکو اوتارا اللہ نے اور مصحفون مین ساتھ شکل اور نقطے کے اور بغیر شکل
اور نقطون کے لکھا گیا مخلوق نہین اور اعراب یعنی زبر زیر پیش کا حکم حروف کا
حکم ہے لیکن اعراب بنفسہ مستقل نہین ہوتے بلکہ وہ تابع حروف منقوطہ کے ہین اور شکل
اور نقطے بنفسہ مستقل نہین بلکہ وہ تابع حروف منقوشہ کے ہین تو اسیلئے وہ دونون محتاج نہین
ہوتے اپنے مجرد اور مفرد ہونے مین بیچ کلام کے بلکہ قرآن جسکو اہل اسلام پڑھتے ہین
وہی کلام اللہ ہے مع اپنے معانی اور حروف و اعراب کے اور اللہ نے تکلم
کیا ساتھ قرآن عربی کے جسکو اوتارا محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور لوگ
پڑھتے ہین اپنے افعال و اصوات سے اور مصاحف مسلمانون مین جو لکھا
جمع فعل آواز

والناس يقرؤنه بافعالهم واصواتهم والمكتوب في مصاحف المسلمين
كلام الله وهو القرآن العربي الذي انزل على نبيه سواء كتب بشكل ونقط
او بغير شكل و نقط والمداد الذي كتب به القرآن ليس بقديم بل هو مخلوق
والقرآن الذي كتب في المصحف بالمداد هو كلام الله منزل غير مخلوق
والمصاحف يجب احترامها بالاتفاق المسلمين لان كلام الله مكتوب فيها
واحترام النقط والشكل اذا كتب المصحف مشكلا منقوطا كاحترام الحروف
باتفاق علماء المسلمين كما ان حرمة اعراب القرآن كحرمة حروفه المنقوطة
باتفاق المسلمين وبهذا قال ابوبكر وعمر حفظ اعراب القرآن احب الينا
من حفظ بعض حروفه والله تكلم بالقرآن بحروفه ومعانيه بجميعه كلام
الله فلا يقال بعضه كلام الله وبعضه ليس بكلام الله هو سبحانه نادى
موسى بصوت سمعه موسى فانه قد اخبرانه نادى موسى في غير

وہی کلام اللہ ہے اور وہی قرآن عربی جسکو اوتارا اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر برابر ہے
کہ لکھا جاوے ساتھ شکل اور نقطے کے یا بغیر شکل و نقطے کے اور روشنائی جس سے
قرآن مجید لکھا گیا قدیم نہین بلکہ وہ مخلوق ہی اور قرآن جو مصاحف مسلمین مین روشنائی
سے لکھا گیا وہ کلام اللہ ہی کہ اوتارا گیا مخلوق نہین اور مصاحف کی تعظیم باتفاق مسلمین
واجب ہے کیونکہ اللہ کا کلام اوسمین مکتوب ہی اور تعظیم کرنی نقطے اور شکلون کی باتفاق
مسلمین مثل تعظیم حروف کے ہی جبکہ مصاحف منقط و مشکل لکھی گئی جیسا کہ حرمت اعراب
قرآن کی مثل حرمت حروف منقوطہ قرآن کی ہی اور اسیلئے فرمایا حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ
عنہما نے یاد کرنا اعراب قرآن کا ہمارے نزدیک محبوب زیادہ ہی یاد کرنے بعض حروف
[illegible]

موضع من القرآن كما قال تعالى هل اتٰك حديث موسٰى اذ ناداه
ربه بالواد المقدس طوى - والندا لا يكون الا صوتا باتفاق اهل
اللغة وقد قال الله تعالى انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح و
النبيين من بعده واوحينا الى ابرٰهيم واسمٰعيل واسحٰق ويعقوب

پس کل کلام اللہ ہے تو نہ کہا جاے کہ بعض اوسکا کلام اللہ ہے اور بعض اوسکا
کلام اللہ نہین (جیسا کہ بعض ائمہ کا مسلک ہی کہ الفاظ کلام الٰہی نہین بلکہ مدلول انکا
کلام الٰہی ہے اور یہہ صریح مخالف کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ہے کما لا یخفی علے الماہر کتب عقائد السلف من اہل السنۃ والجماعۃ) اور پکارا
سبحانہ وتعالے نے حضرت موسے کو آواز کے ساتھ کہ سن لیا اوسکو حضرت موسٰے
نے اور اللہ نے قرآن مجید کے اندر چند مقامون مین اسبات کی خبر دی ہی کہ پکارا
اوسنے موسے علیہ السلام کو جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے هل اتٰك حديث موسٰى
اذ ناداه ربه بالواد المقدس طوى ترجمہ کیا آئی تیرے پاس بات موسے
کی جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے وادی مقدس طوی مین - اور ندا باتفاق
اہل لغت نہین ہوتی مگر ساتھ آواز کے اور تحقیق فرمایا اللہ تعالٰی نے انا اوحينا اليك كما
اوحينا الى نوح والنبيين من بعده واوحينا الى ابرٰهيم واسمٰعيل واسحٰق
ويعقوب والاسباط وعيسى وايوب ويونس وهٰرون وسليمٰن و
اٰتينا داؤد زبورا ورسلا قد قصصناهم عليك من قبل ورسلا
لم نقصصهم عليك وكلم الله موسٰى تكليما ۝ ترجمہ بیشک وحی کیا
ہمنے طرف تیرے جیسا کہ وحی کیا ہمنے طرف نوح اور طرف اور نبیون کے
اوسکے بعد اور وحی کیا ہمنے ابرہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب

والاسباط وعیسی وایوب ویونس وھرون وسلیمان واتینا
داؤد زبورا ورسلاً قد قصصنٰھم علیک من قبل ورسلا
لم نقصصھم علیک وکلم اللہ موسی تکلیما ۔ فقد فرق اللہ
بین ایحائہ الی النبیین وبین تکلیمہ لموسی فمن قال ان موسیٰ
لم یسمع صوتا بل الھم معناہ لم یفرق بین موسی وغیرہ قد قال تعالیٰ
تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم
درجات و قال تعالی وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من

اور اسباط اور عیسےٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف
یعنے اولاد یعقوب
اور دیا ہمنے داؤد کو زبور اور بعض رسولونکا قصہ پہلے ہمنے تجھپر بیان کیا اور بعضونکا
قصہ ہمنے تجھپر نہ بیان کیا اور کلام کیا اللہ نے موسےٰ سے کلام کرنے کر پس تحقیق
فرق بیان کر دیا اللہ نے درمیان وحی کرنے اپنی کیطرف انبیا علیہم الصلوٰۃ
والسلام کے اور درمیان کلام کرنے اپنے کے موسےٰ علیہ السلام سے سو جو شخص
کہے کہ حضرت موسےٰ نے آواز نہ سنی تھی بلکہ اللہ پاک نے اوسکے معنی کو الہام
کردیا تھا تو نہ فرق کیا اوسنے درمیان موسےٰ علیہ السلام اور اونکے غیر کے حالانکہ
فرمایا اللہ تعالےٰ نے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم
اللہ ورفع بعضھم درجات ترجمہ یہ پیغمبر بزرگی دی ہمنے بعض اونکے کو اوپر بعض
کے اونمین سے بعض وہ ہین کہ باتین کین اللہ نے اور بلند کیا بعضے اونکے کو درجون
مین (جیسے حضرت موسےٰ اور ہمارے حضرت صلوٰۃ اللہ علیہما وسلامہ) اور فرمایا
ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ
ما یشآء یعنی نہین لائق ہے کسی بشر کے لئے کہ بات بولے اوس سے اللہ مگر وحی کرکے

وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنه ما یشاء فقد فرق بین الایحاء و
التکلم من وراء حجاب کما کلم اللہ موسیٰ فمن سوی بین ہذا و ہذا کان
ضالا وقد قال الامام احمد و غیرہ لم یزل اللہ متکلما اذا شاء ویتکلم
بمشیئته وقدرته یتکلم بشیٔ بعد شیٔ کما قال تعالیٰ فلما اتاها نودی
یاموسی فناداہ حین اتاها و لم ینادہ قبل ذلک وقال تعالیٰ فاکلا
منها فبدت لهما سواتهما وطفقا یخصفان علیهما من ورق الجنة
وناداهما ربهما الم انهکما عن تلکما الشجرة واقل لکما ان الشیطان
لکما عدو مبین فهو سبحانه ناداهما حین اکلا منها و لم ینادهما

پس پردہ سے یا اپنا قاصد بھیجے پھر وحی کرے اپنے حکم سے جو چاہے سو تحقیق فرق
کردیا وحی کرنے مین اور پس پردہ سے بات بولنے مین جیسا کہ بات کی اللہ نے
موسیٰ سے پھر جسنے دونون کو مساوی کردیا تو گمراہ ہوا اور فرمایا امام احمد وغیرہ نے اللہ
پاک ہمیشہ متکلم ہے جب چاہے اور وہ اپنی مشیت اور قدرت سے کلام کرتا ہی اور بولتا ہے
ایک چیز کو بعد ایک چیز کے کما قال اللہ تعالیٰ فلما اتاها نودی یاموسیٰ یعنی پس جب آیا وادی
طوی مین پکارا گیا کہ ای موسے سو پکارا اوسکو جسوقت اوسمین آیا اور نہ پکارا تھا اوسکو اس سے پہلے
اور فرمایا فاکلا منها فبدت لهما سواتهما وطفقا یخصفان علیهما من ورق الجنة وناداهما
ربهما الم انهکما عن تلکما الشجرة واقل لکما ان الشیطان لکما عدو مبین ترجمہ پھر کھایا اون
دونون یعنی حضرت آدم حوا نے اوس درخت سی جسے اللہ نے اونکو منع کیا تھا تو ظاہر ہوگئین
واسطے اون دونون کے شرمگاہین اونکی اور شروع کیا اون دونون نے کہ ڈھانکتے اوپر اپنی پاتون بہشت
کے سے اور پکارا اونکو پروردگار اونکے نے کیا نہ منع کیا تھا مین اس درخت سے اور نہ کہا تھا مین نے تمکو
کہ تحقیق شیطان واسطے تمھارے دشمن ہے ظاہر پس سبحانہ وتعالیٰ نے پکارا اون دونوکو جب کھایا اوس سے

قبل ذلك وكذلك قال تعالى ولقد خلقناكم ثم صورناكم ثم قلنا للملئكة ع ۱
اسجدوا لآدم بعد ان خلق آدم وصوره ولم يأمرهم قبل ذلك وكذا
قوله ان مثل عيسى عند الله كمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون
فاخبر انه قال له كن فيكون بعد ان خلقه من تراب ومثل هذا الخبر
في القرآن كثير يخبر انه تكلم في وقت معين ونادى في وقت معين وقد
ثبت في الصحيحين عن النبي صلى الله عليه وسلم انه لما خرج الى
الصفا قرأ قوله تعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله قال نبدأ بما بدأ ۱۶
الله به فاخبر ان الله بدأ بالصفا قبل المروة والسلف اتفقوا على ان

اور نہ پکارا تھا اونکو پہلے اس سے اور اسیطرح فرمایا اللہ تعالی نے ولقد خلقناکم ثم صورناکم
ثم قلنا للملئكة اسجدوا لآدم ترجمہ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے تمکو پھر صورتین بنا
ئینے تمھاری پھر کہا ہمنے واسطے فرشتون کے کہ سجدہ کرو آدم کو بعد اوسکے کہ پیدا کیا اوسکو
اور صورت بنائی اوسکی نہ حکم کیا فرشتونکو سجدہ کا اسکے پہلے اور اسیطرح قوله تعالى ان مثل
عیسے عند اللہ کمثل ادم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون یعنی بیشک مثال عیسے
کی اللہ کے نزدیک مانند مثال آدم کے ہے پیدا کیا اوسکو مٹی سے پھر کہا واسطے اوسکے کن
یعنی ہوجا سو ہوگیا پس خبر دیا اوسنے کہ کہا اوسنے واسطے اوسکے کن بعد اوسکے کہ پیدا
کیا اوسکو مٹی سے اور اسی خبر کیطرح قرآن مجید مین بہت سی خبرین ہین کہ خبر دیتے ہین اسکی
کہ اوسنے یعنی اللہ پاک نے ایک وقت معین مین تکلم کیا اور ایک وقت معین مین پکارا اور تحقیق صحیحین
یعنی بخاری و مسلم مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوچکی ہے کہ جب وہ نکلے طرف صفا اور مروہ کی
کہ دونون پہاڑ ہین مکہ معظمہ مین پڑھا ان الصفا والمروة من شعائر الله اور فرمایا ابتدا
کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے جسکے ساتھ ابتدا کیا اللہ نے تو خبر دیا کہ اللہ نے ساتھ صفا کی ابتدا کیا قبل مروہ کے

كلام الله منزل غير مخلوق منه بدأ واليه يعود فقول السلف منه بدأ يعني هو المتكلم بنفسه بالقران رد على من قال انه مخلوق في بعض الاجسام ومن ذلك المخلوق ابتدأ فبينوا يعني السلف ان الله هو المتكلم به ومنه بدء لا من بعض المخلوقات واليه يعود اي فلا يبقى في الصدور منه اية ولا في المصاحف حرف فمن زعم انه مخلوق فهو كافر وقال وكيع بن الجراح من زعم ان القران مخلوق فقد زعم ان شيئاً من الله مخلوق فقيل له من اين قلت هذا قال ان الله يقول ولكن حق القول مني ولا يكون من الله شيء مخلوق وهذا القول قاله غير واحد من السلف

اور سلف متفق ہین اسپر کہ اللہ کا کلام اوتارا ہوا مخلوق نہین اللہ ہی کیطرف سے شروع ہوا اور اوسیکی طرف عود کریگا قریب قیامت کے پس قول سلف کا منہ بدأ یعنی وہ بنفسہ تھہ قرآن کے متکلم ہے رد ہی اوس شخص پر جو کہتا ہے کہ قرآن مخلوق فی بعض الاجسام ہے اور اوسی مخلوق سے ابتدا ہوا پھر بیان کیا یعنی سلف نے کہ اللہ متکلم ہے ساتھہ اوسکے یعنی قرآن کی اور اوسیکی طرف سے شروع ہوا ہے نہ بعض مخلوقات کی طرف سے اور اوسیکی طرف عود کریگا یعنی کسیکے دلونمین قرآن مجید سے ایک آیت نباقی رہیگی اور نہ مصاحف مین کوئی حرف پس جو شخص کہے کہ قرآن مجید مخلوق ہے سو وہ کافر ہے اور کہا وکیع بن جراح نے جسنے کہا کہ قرآن مخلوق ہے پس تحقیق کہا اوسنے کہ بعض شئے اللہ تعالے سے مخلوق ہی تو کہا جائیگا اوس سے کہانسے یہ کہا تونے کہا حالانکہ اللہ تعالے فرماتا ہے ولكن حق القول مني اور اللہ سے کوئی چیز مخلوق نہین اور یہہ قول کہا اسکو بہتون نے سلف کے

وقال احمد بن حنبل كلام الله من الله ليس ببائن منه وهذا معنى
قول السلف القران كلام الله منه بدأ ومنه خرج واليه يعود
كما في الحديث الذي رواه احمد وغيره عن جبير بن نفير قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم انكم لن ترجعوا الى الله بشئ افضل مما خرج منه
يعنى القران وقد روى ايضا عن ابي امامة مرفوعا وقال ابوبكر
الصديق لاصحاب مسيلمة الكذاب لما سمع قران مسيلمة ويحكم
اين يذهب بعقولكم ان هذا كلام لم يخرج من اِلّ اى رب وليس
معنى قول السلف والائمة انه منه خرج ومنه بدأ انه فارق ذاته
وحل بغيره فان كلام المخلوق اذا تكلم به لا يفارق ذاته ويحل بغيره

اور کہا احمد بن حنبل رح نے کلام اللہ کا اللہ سے جدا نہین ہوتا اور یہی معنی سلف
کے قول کا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اوسی سے شروع ہوا اور اوسی سے نکلا
اور اوسی کیطرف پھر جائیگا جیساکہ حدیث مین ہے جسکو امام احمد وغیرہ نے جبیر نفیر کے بیٹے
سے نقل کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم ہرگز نہ پھیروگے اللہ کی طرف
کوئی چیز بہت افضل اوس سے کہ نکلی اوس سے یعنی قرآن اور تحقیق ابی امامہ سے
بھی مرفوعًا منقول ہے۔ اور فرمایا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے واسطے اصحاب مسیلمہ
کذاب کے جب سنا اوسکے قرآن کو افسوس ہے تمھاری حالت پر کہان چلی گئی
عقل تمھاری بیشک یہ کلام اللہ سے نہین نکلا ہے اور سلف و ائمہ کے قول
منہ بدا و الیہ یعود و منہ خرج کے یہ معنی نہین ہین کہ اوسکی ذات سے جدا
ہوکر دوسرے کے اندر حلول کریگا کیونکہ کلام مخلوق کا جب اوسکو بولتا ہے
اوسکی ذات سے جدا نہین ہوتا اور اوسکے غیر کے اندر حلول نہین کرتا

فكيف يكون كلام الله قال تعالى كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون
الا كذبا فقد اخبر ان الكلمة تخرج من افواههم ومع هذا
فلم تفارق ذاتهم وايضا فالصفة لا تفارق الموصوف وتحل بغيره لا صفة الخالق
لا صفة المخلوق والناس اذا سمعوا كلام النبي صلى الله عليه وسلم ثم
بلغوه عنه كان الكلام الذي بلغوه كلام رسوله وهم بلغوه بحركاتهم واصواتهم فالقران
اولى بذلك فالكلام كلام الباري والصوت صوت القاري،
قال تعالى وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام
الله قال صلى الله عليه وسلم زينوا القران باصواتكم ولكن مقصود السلف
الرد على هولاء الجهمية فانهم زعموا ان القران خلقه الله في غيره

تو کلام اللہ کیونکر دوسرے کے اندر حلول کریگا کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون
الا کذبا بڑی باتیں جو نکلتی ہیں مونہوں انکے سے نہیں کہتے مگر جھوٹ سو بیشک خبر دیا
باری نے اس بات کی کہ بات انکی مونہوں سے نکلتی ہے اور باوجود اس خروج کے
انکی ذات سے جدا نہ ہوئی اور ایضا صفت تو موصوف سے جدا نہیں ہوتی اور نہ دوسرے
کے اندر حلول کرتی ہے نہ صفت خالق کی اور نہ مخلوق کی اور لوگ جب کلام نبی صلعم یعنی
حدیث کو سنتے ہیں پھر اوسکو اپنی جانب یعنی اپنی صوت و حرکت سے دوسرون کو پہونچاتے
ہیں تو وہ کلام النبی حدیث کہلاتی ہے اور اوسکو غیر کا کلام نہیں کہتے اور قران مجید تو
اس سے اولیٰ تر ہے پس کلام تو کلام باری ہے اور آواز آواز قاری کی فرمایا اللہ تعالے نے
وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ ترجمہ اور اگر کوئی
آدمی مشرکین کا تجھ سے پناہ چاہے تو پناہ دے اوسکو حتی کہ وہ کلام اللہ کا سنے اور
فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ زین کرو قران مجید کو اپنی آوازون کے ساتھ (یعنی

فيكون قد ابتدا وخرج من ذلك المحل الذى خلق فيه لا من الله
كما يقولون كلامه لموسى خرج من الشجرة فبين السلف والائمة
ان القران من الله بدا وخرج وذكروا قوله ولكن حق القول مني
فاخبران القول منه لا من غيره من المخلوقات ومن هى
لابتداء الغاية فاما اذا كان المجرور بها عينا يقوم بنفسه
لم يكن صفة الله كقوله سخر لكم ما فى السموات وما فى الارض

قرآن مجید کو خوش الحانی سے پڑھو پس یہ آیات و حدیث دال ہین اسپر
کہ قرآن مجید جسکو لوگ اپنے اصوات سے پڑھتے ہین اور مصاحف مسلمین
مین بیکتابت مکتوب ہے کلام ملک علام ہے دوسرے کسیکا کلام نہین
من قال سواذ لک فقد قال محالا) ولیکن مقصود سلف کا منہ بدا و منہ خرج
سے رد کرنا ہے ان جہمیون پر جو کہتے ہین کہ قرآن مجید کو اللہ نے اپنے غیر
مین یعنی کسی دوسری چیز مین پیدا کیا سو اوسی جگہ سے شروع ہوا اور نکلا اللہ تعالیٰ
سے نہین جیسا کہ کہتے ہین وہ کلام جو اللہ نے موسے علیہ السلام سے کیا درخت سے
نکلا تھا تو بیان کیا سلف اور ائمہ نے اونکے رد مین اسبات کو کہ قرآن اللہ تعالیٰ
سے شروع ہوا اور نکلا اور ذکر کیا اونھون نے اپنی دلیل مین قول باریتعالے
ولکن حق القول منی کو پس خبر دیا اللہ پاک نے اسبات کی کہ یہہ قول اللہ کی جانب سے ہی
اوسکے غیر کیطرف سے کسی مخلوقات مین سے نہین اور لفظ من کا منی مین ابتدا غایت کی
لئے پس جب مجرور بہا عین ہوا تو قائم بنفسہ ہوگا صفت نہوگا کقولہ تعالیٰ سخر لکم
مافی السموات ومافی الارض جمیعا منہ وقولہ فی المسیح روح منہ
ترجمہ مسخر کیا تمھارے لئے اوسکو جو آسمانون مین ہی اور جو زمین مین ہے

جمیعاً منه وقوله فی المسیح روح منه وکذلك ما یقوم بالاعیان
کقوله وما بکم من نعمة فمن الله وَاما اذا کان المجرور بها
صفة ولم یذکر لها محل کان صفة الله کقوله ولکن حق القول
منی وکذلك قد اخبر فی غیر موضع من القران نزل منه وانه
ینزل به جبرئیل منه ردا علی هذا المبتدع المفتري وامثاله
ممن یقول انه لم ینزل منه قال تعالی قل افغیر الله ابتغی حکماً
وهو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا والذین اتینهم
الکتب یعلمون انه منزل من ربك بالحق وقال تعالے

اوسے سبکو اور قول اوسکا حضرت مسیح کے حق مین روح منه اور اسیطرح ہے
وہ جو قائم بالاعیان ہے مثل قول الله تعالے وما بکم من نعمة فمن الله
کے اور لیکن جبکہ مجرور بہا صفت ہو اور نہ ذکر کیا گیا واسطے اوسکے محل تو ہوگا صفت
الله کا مثل قول الله تعالے ولکن حق القول منی کے اور اسیطرح قرآن مجید
کے چند مقامون مین خبر دیا کہ وہ الله کیطرف سے اوترا ہے اور اوترتے تھے
ساتھ اوسکے جبرئیل علیہ السلام الله تعالے کی طرف سے یہ رد ہے اوس
مبتدع اور مفتری پر اور اوسکے مثل پر او نمین سے کہ کہتا ہے قرآن مجید الله تعالے
کیطرف سے نہین اوترا حالانکہ فرمایا الله تعالے نے قل افغیر الله ابتغی حکماً و
ھو الذی انزل الیکم الکتب مفصلا والذین اتینهم الکتاب
یعلمون انه منزل من ربك بالحق ترجمہ کہہ کیا پھر الله کے سوا اپنا
حاکم چاہون اور اوسی نے تمہاری طرف کتاب مفصل اوتاری اور جنکو
دی ہمنے کتاب وہ جانتے کہ بیشک وہ تیرے رب کیطرف سے سچی اوتاری گئی اور فرمایا

قل نزله روح القدس من ربك بالحق وروح القدس هو جبرئيل
كما قال في الآية الاخرىٰ نزل به روح الامين على قلبك وقال
من كان عدوا لجبرئيل فانه نزله على قلبك باذن الله وقال هنا نزله
روح القدس من ربك فبين ان جبرئيل نزله من الله لا من هوا ء
ولا من لوح ولا غير ذلك وكذلك سائر آيات القرآن كقوله
تنزيل الكتاب من الله العزيز الحكيم وقوله حمٓ تنزيل الكتب
من الله العزيز العليم وقوله تنزيل من الرحمن الرحيم وقوله
الم تنزيل الكتب لا ريب فيه من رب العالمين وقوله يا ايها الرسول

قل نزله روح القدس من ربك بالحق یعنی کہہ اوتارا اوسکو روح القدس
نے تیرے رب کیطرف سے حق کے ساتھ اور روح القدس جبرئیل علیہ السلام
ہین جیساکہ فرمایا دوسری آیت مین نزل به روح الامين على قلبك لتكون من المنذرين
یعنی اوترا ساتھ اوسکے روح الامین اوپر قلب تیرے تاکہ ہووے تو ڈرانیوالون مین سے اور فرمایا من
كان عدوا لجبرئيل فانه نزله على قلبك باذن الله ترجمہ جو کوئی ہے دشمن واسطے جبرئیل کے
پس تحقیق اوسنے اوتارا ہے اوسکو اوپر دل تیرے کے ساتھ حکم اللہ کے اور وہان کہا نزله
روح القدس من ربك تو ان آیتون سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ قرآن مجید کو جبرئیل علیہ السلام
نے اللہ تعالےٰ ہی کی پاس سے لایا ہی ہوا اور لوح وغیرہا سی نہین جیساکہ جہمیہ وغیرہ کا مذہب
ہے اور اسیطرح اور باقی آیات قرآن مجید کے دال ہین اسپر کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ
کیطرف سے اوترا ہے شجر وغیرہ سی نہین نکلا جیساکہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے تنزيل الكتب من
الله العزيز الحكيم وقوله تعالیٰ حمٓ تنزيل الكتب من الله العزيز العليم وقوله تنزيل من
الرحمن الرحيم وقوله تعالےٰ الم تنزيل الكتب لا ريب فيه من رب العالمين وقوله تعالیٰ يا ايها الرسول

بلغ ما انزل الیك من ربك فقد بین فی غیر موضع انه منزل من الله
فمن کان انه منزل من بعض المخلوقات کاللوح او الهواء هو
مفتر علی الله مکذب لکتب الله مبتغ لغیر سبیل المؤمنین الا تری
ان الله فرق بین ما نزله منه وما نزله من بعض المخلوقات کالمطر
بانه قال انزل من السماء ماء فذکر المطر فی غیر مواضع واخبر انه
نزله من السماء والقران اخبر انه منزل منه واخبر بتنزیل مطلق
فی مثل قوله وانزلنا الحدید لان الحدید نزل من رؤس الجبال
لا ینزل من السماء وکذلك انزل الحیوان فان الذکر ینزل الماء
فی الاناث فلم یقل فیه من السماء ولو کان جبرئیل اخذ القران

بلغ ما انزل الیك ۵ پس ظاہر ہوا ان آیات سے کہ قرآن مجید اللہ تعالے کی طرف سے
اوتارا گیا ہے سو جو کوئی کہے کہ قرآن بعض مخلوقات مثل لوح وہوا وغیرہا سے
اوتارا گیا ہے سو وہ اللہ تعالے پر افترا کرتا ہے اور اللہ کی کتاب کو جھٹلاتا ہے
اور غیر سبیل المؤمنین کی راہ چلتا ہے کیا تو دیکھتا نہین کہ اللہ تعالے نے فرق
کر دیا ہے درمیان اوسکے جسکو اپنی طرف سے اوتارا اور درمیان اوسکے جسکو اپنے
بعض مخلوقات کی طرف سے اوتارا جیسے پانی بایںطور کہ فرمایا انزل من السماء
پس پانی کو چند مقامون مین ذکر کیا اور اسبات کی خبر دیا کہ اوسکو آسمان ہی سے
اوتارا ہے اور قرآن کو اپنی طرف سے اور مطلق تنزیل کی اپنے قول وانزلنا
الحدید مین خبر دیا اسلئے کہ حدید یعنی لوہا رؤس جبال سے اوترتا ہے نہ آسمان سے
اور اسیطرح اوتارا یعنی پیدا کرتا ہے حیوان کو بایںطور کہ نر منی کو مادہ کے اندر انزال کرتا ہے
اور نہ فرمایا حدید وغیرہ کے بیان مین انزل من السماء اور اگر جبرئیل علیہ السلام قرآن مجید

من لوح المحفوظ لكان اليهود اكرم على الله من امة محمد لانه
قد ثبت بالنقل الصحيح ان الله كتب لموسى التوریت اى انزلها
مكتوبة فيكون بنو اسرائيل قد قرؤا الالواح التى كتبها
الله واما المسلمون فاخذوه عن محمد ومحمد اخذه عن جبرئيل
وهو عن اللوح فيكون بنو اسرائيل بمنزلة جبرئيل ويكون
منزلة بنى اسرائيل ارفع من منزلة محمد صلى الله عليه وسلم على
قول هؤلاء الجهمية والله سبحانه جعل من فضائل امة
محمد صلى الله عليه وسلم انه انزل عليهم كتابا لا يغسله الماء
وانه انزل عليهم تلاوة لا كتابة وفرقه عليهم لاجل
ذلك فقال وقرانا فرقناه لتقرأه على الناس على مكث ونزلناه

لوح محفوظ سے لاتے (جیسا کہ قول جہمیہ کا ہی) تو اللہ پاک کی نزدیک امت محمد صلعم سے
یہود زیادہ معزز ہوتے کیونکہ نقل صحیح سے ثابت ہوا کہ اللہ نے موسے علیہ السلام
کیلئے توریت کو الواح پر لکھا اور لکھا ہوا اوتارا تو بنی اسرائیل نے اوسی الواح
مکتوبہ کو پڑھا جسپر اللہ پاک نے توریت کو لکھا تھا اور مسلمانوں نے قرآن مجید کو حضرت سے
سنا اور حضرت نے جبرئیل علیہ السلام سے قرآن کی تعلیم پائی تو موافق اقوال جہمیہ
کے مرتبہ بنی اسرائیل کا محمد صلعم کے مرتبہ سے زیادہ بلند ہوا کیونکہ بنی اسرائیل تو بمنزلہ
جبرئیل علیہ السلام کے ہوئے اور حالانکہ سبحانہ وتعالے نے اسکو فضائل امت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم سے گردانا ہے کہ اونپر ایسی کتاب اوتاری ہے کہ پانی سے
نہیں دھلسکتی اور اوسکو اونپر اوسنے تلاوۃ و کتابۃً و فرقۃً اوتارا اسیواسطے
فرمایا اوسنے وقرانًا فرقناہ لتقرءہ علی الناس علے مکث ونزلناہ

تنزیلا وقال تعالی وقالوا لولا انزل علیه القران جملة واحدة
کذلک لنثبت به فوادک ورتلناه ترتیلا ثم ان کان جبرئیل
لم یسمع من الله وانما وجده مکتوبا کانت العبارة عبارة جبرئیل
وکان القران کلام جبرئیل ترجم به عن الله کما یترجم عن الاخرس
من الذی کتب کلاما ولم یقدر ان یتکلم به وهذا خلاف دین
المسلمین وان احتج محتج بقوله وانه لقول رسول کریم
ذی قوة عند ذی العرش مکین قیل له فقد قال فی الاخری
انه لقول رسول کریم وما هو بقول شاعر قلیلا ما یومنون
ولا بقول کاهن قلیلا ما تذکرون فالرسول فی هذه الآیة

تنزیلا اور فرمایا وقالوا لولا انزل علیه القران جملة واحدة کذلک لنثبت به
فوادک ورتلناه ترتیلا پھر اگر جبرئیل علیہ السلام نے قرآن مجید کو اللہ تعالے سے نہ سنا
اور اسکو لکھا ہوا پایا تو ہوگی عبارت عبارت جبرئیل ع کی اور قران کلام جبرئیل ع ہوگا
کہ ترجمہ کیا اوسکو اللہ پاک سے جیسا کہ کوئی شخص دوسرے کے کلام کا ترجمہ کرتا ہے کہ
وہ اوسکے بولنے کی سکت نہیں رکھتا اور یہ دین مسلمین کے خلاف ہے اور اگر کوئی شخص
آیات مفصلہ ذیل وانه لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش
مکین کو قران مجید کے عدم ثبوت کلام الٰہی مین دلیل پیش کرے اور کہے تو
کہا جاویگا اوسکو تحقیق فرمایا اللہ تعالے نے دوسری آیت مین انه
لقول رسول کریم وما هو بقول شاعر قلیلا ما یومنون
ولا بقول کاهن قلیلا ما تذکرون اور آیت
اولے مین رسول سے جبرئیل مراد ہین اور دوسری مین محمد صلی الله

جبرئیل والرسول فی الاخری محمد فلو ارید به ان الرسول احدث
عبارته لتناقض الجزان فعلم انه اضافه الیه اضافة تبلیغ لا اضافة
احداث ولهذا قال رسول ولم یقل ملک ولا نبی ولا ریب ان الرسول
بلغه کما قال یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک فکان النبی
صلی الله علیه وسلم یعرض نفسه علی الناس فی الموسم ویقول الا
رجل یحملنی الی قومه لابلغ کلام ربی فان قریشا قد منعونی ان ابلغ
کلام ربی ولما انزل الله الم غلبت الروم خرج ابو بکر الصدیق فقرأها
علی الناس فقالوا هذا کلامک ام کلام صاحبک فقال لیس بکلامی
ولا بکلام صاحبی ولکنه کلام الله وان احتج بقوله ما یأتیهم من

علیہ وسلم سو اگر مراد قول سے یہ لیا جاسے کہ رسول نے اوسکی عبارت اپنی طرف سے
بنائی ہی تو دونوں جزون کے اندر تناقض واقع ہوگا اور حالانکہ تناقض نہیں سو
جانی گئی یہ بات کہ اللہ تعالے نے اضافت اوسکی طرف رسول کے باعتبار تبلیغ کے
فرمایا نہ باعتبار احداث کے اور اسیلئے فرمایا رسول اور نہ فرمایا ملک اور نہ نبی اور اسمین
شک نہین کہ رسول نے پہونچایا ہی اوسکو اللہ پاک کیطرف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے
یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک یعنی ای رسول پہونچادی جو اوتاری گئی
تیریطرف تیرے رب کی طرفسے اور تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ پیش کرتے تھے اپنی ذات
پاک ایام حج مین لوگون پر اور فرماتے تھے ایا ہی کوئی آدمی کہ لے چلے مجکو اپنی قوم کی
طرف کہ پہونچادون مین اپنے رب کی کلام کو کیونکہ قریش مانع ہین مجکو اسبات سے کہ پہونچاون
مین اپنے ربکے کلام کو اور جب اوتاری اللہ پاک نے آیہ الم غلبت الروم کو نکلے ابوبکر صدیق رض
لوگوں کی طرف اور پڑھا اوسکو اونپر تو کہا لوگون نے کہ یہ تیرا کلام ہی یا تیرے صاحب محمد صلے اللہ

ذکر من ربهم محدث قیل هذه الاٰیة حجة علیك فانه لما قال ما یاتیهم
من ذکر من ربهم محدث علم ان الذکر منه محدث ومنه لیس بمحدث
لان النکرة اذا وصفت میز بها بین موصوف وغیره کما لو قال ما یاتینی
من رجل مسلم الا اکرمته وما اکل الا طعاماً حلالاً ونحو ذلك
ویعلم ان المحدث فی الاٰیة لیس هو المخلوق الذی یقوله الجهمی ولکنه
انزل جدیداً فان کان ینزل القراٰن شیئاً بعد شیئ فالمنزل اولا هو
قدیم بالنسبة الی المنزل اخر وکلما تقدم علی غیره فهو قدیم فی لغة
العرب کما قال کالعرجون القدیم وقال تالله انك لفی ضلالك

علیہ وسلم کا تو فرمایا حضرت ابوبکر نے نہ تو یہ میرا کلام ہے اور نہ میرے صاحب کا یہ کلام
اللہ پاک کا ہی اور اگر عدم ثبوت کلام الٰہی مین ساتھ اس قول باری عز اسمہ ما یاتیھم
من ذکر من ربھم محدث کے کوئی دلیل پکڑے تو کہا جاویگا کہ یہ آیت تمھارے
ہی اوپر حجت ہے کیونکہ جب اللہ جل جلالہ نے وما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث فرمایا
تو معلوم ہوا کہ قرآن مجید کے اندر بعض ذکر محدث ہین اور بعض نہین اسلئے کہ نکرہ جب
صفت واقع ہوتا ہی تو فرق کیا جاتا ہی اوسکے سبب کر موصوف وغیرہ کے اندر جیسا اگر
کوئی کہے ما یاتینی رجل مسلم الا اکرمتہ وما اکل الا طعاما حلالا ترجمہ
نہ آیا کوئی مرد مسلمان میرے پاس مگر کہ تعظیم عزت کی مین نے اوسکی اور نہ کھایا مگر حلال
کھانا اور مثل اسکے اور معلوم ہوا کہ آیت کی اندر محدث سے وہ مخلوق نہین مراد ہی جسکو جہمی
کہتا ہی لیکن محدث سے مراد ہی کہ اوسکو نیا اوتارا کیونکہ قرآن شیئاً بعد شیئ اوترا تھا پس پہلے
جو اوترا وہ دوسرے کے اعتبار کر قدیم ہوا اور جب اپنے غیر پر مقدم ہوا تو وہ لغت عرب میں قدیم
ہے کما قال اللہ تعالے کالعرجون القدیم وتاللہ انك لفی ضلالك

القديم وقال واذ لم يهتدوا به فسيقولون هذا افك قديم وقال
افرايتم ما تعبدون انتم وآباؤكم الاقدمون وكذلك قوله
جعلناه قرانا عربيا لم يقل جعلناه فقط حتى يظن انه بمعنى خلقناه
ولكن قال جعلناه قرانا عربيا اى صيرناه عربيا لانه قد كان قادرا
على ان ينزله عجميا وينزله عربيا فلما انزله عربيا كان قد جعله مسئله
عربيا دون عجمى **مسئله** قال زيد من الجماعة المحمدية من اهل السنة
ان القران حرف وصوت وقال عمر من الجماعة الجهمية ليس كذلك
بل القران ليس بحرف ولا صوت لانه كلام الله وليس فى كلامه تعالى
حرف وصوت فما الصواب فى ذلك **الجواب** هذه المسئلة جهمية

القديم واذ لم يهتدوا فسيقولون هذا افك قديم افرايتم ما تعبدون
انتم وآباؤكم الاقدمون اور اسيطرح اوپر تنزیل قرآن مجید کے باین الفاظ
ملفوظ کے آسمان سے دال ہے قول باری عزاسمہ کا جعلناه قرانا عربیا اور
جناب باری نے صرف جعلناه ہی نفرمایا تاکہ گمان کیا جاتا کہ جعلناه بمعنی خلقناه ہے
ولیکن جعلناه قرانا عربیا فرمایا کیا معنی گردانا ہمنے اوسکو عربی کیونکہ وہ قادر بیشک
تھا اس بات پر کہ قرآن مجید عجمی اوتارتا حالانکہ عربی ہی اوتارا سو جب اوسکو عربی
اوتارا تو عربی ہی گردانا عجمی نہین **مسئلہ** زید اہل سنت والجماعۃ سے ہے وہ کہتا ہے
کہ قرآن کے لئے حرف وصوت ہے اور عمر جماعت جہمیہ سے ہے وہ کہتا ہے
ایسا نہین بلکہ قرآن کے لئے حرف وصوت نہین تو اس مین صواب
کیا ہے **جواب** بہت سے لوگ جھگڑتے ہین اور حق کو باطل کے
ساتھ آمیز کرتے ہین الا حق وصواب وہی ہے جو زید نے کہا کہ قرآن

يتنازع فيها كثير من الناس ويخلطون الحق بالباطل فالحق والصواب
ما قال زيد ان القران حرف وصوت ان اراد بذلك ان هذا
القران الذي يقرؤ المسلمين هو كلام الله الذي نزل به
الروح الامين على محمد خاتم النبيين والمرسلين وان جبرئيل
سمعه من الله والنبي صلعم سمعه من جبرئيل والمسلمون
سمعوه من النبي صلى الله عليه وسلم كما قال تعالى قل نزله
روح القدس من ربك بالحق وقال والذين اتيناهم الكتاب
يعلمون انه منزل من ربك بالحق فان هذا مذهب سلف
الائمة وائمتها والدلائل على ذلك كثيرة من الكتاب والسنة
والاجماع ومن قال ان القران العربي لم يتكلم الله به وانها

کے لئے حرف وصوت ہی اگر مراد اوسکی اسی قرآن مجید سے ہی جسکو مسلمین پڑھتے ہیں
اور جسکو روح الامین لیکر خاتم النبیین والمرسلین محمد صلعم پر اوترے اور جبرئیل نے
نے اللہ سے سنا اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے سنا اور مسلمانون نے آنحضرتؐ
سے جیسا کہ فرمایا اللہ پاک نے قل نزله روح القدس من ربك بالحق یعنی تو
کہدے اوتارا ہی اوسکو روح القدس نے تیرے رب کے پاس سے حق کے ساتھ اور
فرمایا والذین اتینهم الکتب یعلمون انه منزل من ربك بالحق یعنی
جنکو ہمنے کتاب دیا ہی وہ جانتے ہین کہ وہ اللہ پاک کے پاس سے حق کے ساتھ
اوتاری گئی ہے اور سلف الامۃ وائمتہا کا یہی مذہب ہی اور کتاب وسنت
واجماع سے اسپر بہت سی دلیلین ہین اور جو کوئی کہے کہ قرآن عربی
کے ساتھ اللہ پاک نے نہین تکلم فرمایا ہے یہ کلام جبرئیل کا ہے یا کسی

هو کلام جبرئیل او غیرہ عبر بہ عن المعنی القائم بذات اللہ کما
یقول ذلک ابن کلاب والاشعری ومن وافقہما فہو قول باطل
من وجوہ کثیرۃ فان ہؤلاء یقولون انہ معنی واحد قائم بالذات
وان معنی التوراۃ والانجیل والقرآن واحد انہ لا یتعدد
ولا یتبعض وانہ ان عبر عنہ بالعربیہ کان قرآنا وبالعبرانیہ کان
توراۃ وبالسریانیہ کان انجیلا فیجعلون معنی آیۃ الکرسی وآیۃ
الدین وقل ہو اللہ احد وتبت یدا ابی لہب والتوراۃ والانجیل
وغیرہما معنی واحد وہذا قول فاسد بالعقل والشرع وہو قول
احدثہ ابن کلاب لم یسبقہ الیہ غیرہ من السلف وان اراد زید
القائل بالحرف والصوت ان الاصوات المسموعۃ من القراء

اور کا لفظ تعبیر کیا گیا ہے اسکے ساتھ وہ معنی جو قائم بذات باری ہے یعنی
یہہ الفاظ کلام باری نہیں ہین جیسا کہ ابن کلاب اور اشعری اور اونکی اتباع
کا قول ہی سو یہہ قول بہت سی وجہون سے باطل ہے کیونکہ وے لوگ کہتے ہین
کہ کلام اللہ وہ ایک معنی قائم بالذات ہی یعنی کلام نفسی جو صفت اللہ اور بیشک
معنی توریت وانجیل و قرآن کے ایک ہی ہین متعدد و متبعض نہین پھر اگر
تعبیر کیگئی اوسی معنی قائم بالذات سے عربی مین تو قرآن ہوا اور عبرانی مین توریت
اور سریانی مین انجیل پس آیۃ الکرسی و آیہ الدین و قل ہو اللہ احد و تبت یدا
ابی لہب اور توریت اور انجیل وغیرہ کے ایک ہی معنی بیان کرتے ہین اور یہہ قول
عقلا و شرعا دونون طرح سے فاسد ہی اور یہہ بات پہلی پہل نکالی ہوی ابن کلاب
کی ہی اوسکے سوا سلف سے کوئی اسکی طرف نہین گیا اور اگر مراد زید کی حرف و صوت سے

والمداد الذی فی المصاحف القدیم ازلی اخطاو ابتدع وقال مایخالف العقل والشرع فان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال زینوا القران باصواتکم فبین ان الصوت صوت القاری والکلام کلام الباری کما قال تعالی وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ فالقران الذی یقرءہ المسلمون کلام اللہ لا کلام غیرہ کما ذکر اللہ ذلک وفی السنن عن جابر بن عبداللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض نفسہ علی الناس بالموسم فیقول الا رجل یحملنی الی قومہ لابلغ کلام ربی فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی قالوا لابی الصدیق لما قرا علیہم الم غلبت الروم اھذا کلامک ام کلام صاحبک فقال لیس بکلامی ولا کلام صاحبی ولکنہ کلام اللہ

یہی اصوات مسموعہ عن القراء اور روشنائی جو مصاحف مین ہین ہے اور بھی اوسکے نزدیک قدیم وازلی ہین تو خطا کیا اور مبتلای بدعت ہوا اور خلاف عقل وشرع بات کہی اسواسطے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے زینوا القران باصواتکم یعنی زینت دو قرآن کو اپنی آوازون سے کیا معنی خوش الحانی سے پڑھو سواس حدیث سے ظاہر ہوا کہ آواز تو قاری کی آواز ہے اور کلام کلام باری ہے کما قال اللہ تعالے وان احد من المشرکین استجارک فاجرہ حتی یسمع کلام اللہ وفی السنن عن جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض نفسہ علی الناس بالموسم الحدیث جسکا ترجمہ پہلے گزرچکا صفحہ ۲۱ مین کہا مشرکین نے حضرت ابوبکر رض سے جب اونپر الم غلبت الروم پڑھا گیا یہ تیرا کلام ہے یا تیرے صاحب کا کلام ہی تو فرمایا نہ میرا

صوت العبد صفة لله ثم جعل كلام الله المتنوع شيئاً واحداً
لا فرق بين القديم والحادث وهو مصيب في هذه الفرق دون
ذات النافي الذي فيه نوع من الالحاد والتعطيل حيث جعل الكلام
المتنوع شيئاً واحداً لا حقيقة له عند التحقيق واذا اثبت جعل
صوت الرب هو صوت العبد او سكت عن التميز بينهما مع قوله
ان الحروف متعاقبة في الوجود مقترنة في الذات قديمة ازلية
الاعيان فجعل عين صفة الرب تحل في العبد او يتحد بصفته فقال
نوع من الحلول والاتحاد يفضي الى نوع من التعطيل وقد علم
ان نفي الفرق والمباينة بين الخالق وصفاته والمخلوق وصفاته
خطأ وضلال لم يذهب اليه احد من سلف الامة وائمتها

انکار کیا پھر متنوع کلام اللہ کو شی واحد گردانا اور قدیم اور حادث کی درمیان فرق نکیا
تو اوسکے اندر ایک قسم الحاد و تعطیل کی ہے اور یہہ مخطی ہے مصیب نہین اس جہت سے
کہ کلام متنوع کو ایک ہی شئے گردانا کہ جسکی عند التحقیق کوئی حقیقت نہین
اور مصیب وہی ہی جو صوت الرب اور صوت العبد کے اندر فرق کرتا ہی اور جب
اثبات کیا تو صوت الرب کو بعینہ صوت العبد گردانا اور باوجود قائل ہونے
اس بات کی کہ حروف وجود مین متعاقبہ ہین اور ذات مین مقترنہ قدیمہ ازلیہ
الاعیان ہین اور تمیز بینہما سے سکوت کیا تو قائل ہوا ایک قسم حلول واتحاد
سے کہ پہونچانے والا ہے نوع من التعطیل کیطرف اور بیشک یہ بات یقینی
ہے کہ نفی فرق اور مباینت کی درمیان خالق اور مخلوق کے اور اونکی صفات
کی خطا اور ضلالت ہی کوئی بھی سلف الامۃ و ائمتہا سے اوسکی طرف نہین گیا

مسئلہ من حلف بالقرآن المجید او بسورۃ منه انعقد یمینه عند جمیع اهل السنة والجماعة لانه کلام الله بالنظم والمعنی جمیعا والکلام صفة الله تعالی والیمین بصفة الله جایز و منعقد خلافا للحنفیة فان نظم القرآن عند الحنفیة مخلوق والقسم بالمخلوق ممنوع عن ابن مسعود وابرهیم النخعی عن النبی صلی الله علیه وسلم مرسلا من حلف بسورة من القرآن فعلیه بکل اية منها کفارة فاما اصوات المخلوقین فلیس فیها کفارة رواه البخاری فی کتاب افعال العباد وفی الهدایة فی مذهب الحنفیة من حلف بغیر الله لم یکن حالفا کالنبی والکعبة لقوله علیه السلام من کان منکم حالفا فلیحلف بالله او لیذر وکذا اذا حلف بالقرآن

مسئلہ جس شخص نے قرآن مجید کے ساتھ یا کسی سورہ قرآن کے ساتھ قسم کھایا تو جمیع اہل السنتہ والجماعۃ کے نزدیک اوسکی یمین منعقد ہو جائیگی کیونکہ قرآن مجید بالنظم والمعنی کلام اللہ ہے اور کلام صفت اللہ تعالے کا ہی اور قسم کھانا اللہ تعالے کی صفات کے ساتھ جائز ہے الا حنفیہ کا اسمین خلاف ہی اسلئے کہ نظم قرآن اونکے نزدیک مخلوق ہی اور مخلوق کے ساتھ قسم کھانا ممنوع ہی۔ ابن مسعود اور ابراہیم نخعی سے ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا مروی ہی کہ جسنے قرآن مجید کے کسی سورہ کے ساتھ قسم کھایا تو ـــــ اوس پر اوس سورہ کی ہر آیت کے عوض مین کفارہ لازم آئیگا اور لیکن کسی نے اصوات مخلوقین کے ساتھ قسم کھایا مثلا یون کہا قسم ہی مجکو کلام رسول اللہ کی تو یہہ قسم جائز نہین اور اسمین کفارہ نہین لازم آتا اسکو بخاری نے کتاب افعال العباد مین روایت کیا ہی اور ہدایہ مین ہو جس نے غیر اللہ کے ساتھ قسم کھایا مثلا یون کہا کہ قسم ہی رسول اللہ کی اور بیت اللہ کی تو حالف نہوگا

لانه غیر متعارف قال معناه ان یقول والنبی و القران انتہی وفی در المختار
لا یقسم بغیر الله کالنبی و القران والکعبة انتہی وفی فتح القدیر لانه
مخلوق لانه حروف وغیر المخلوق هو الکلام النفسی انتہی وفی شرح الوقایہ
لا یقسم بغیر الله کالنبی و القران والکعبة انتہی والتحقیق عندی من
کتب الحنفیة القران اسم للنظم والمعنی جمیعا لکن النظم عندهم حادث
و مخلوق ولیس بصفة له تعالی والمعنی عندهم عبارة عن کلام النفسی
غیر مخلوق وهو صفة له تعالی وقول الاحناف هذا مردود لانهم
قسموا کلام الله تعالی علی قسمین احدهما مخلوق وثانیهما غیر مخلوق

حسب فرمان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے من کان منکم حالفا فلیحلف باللہ
اولیذر یعنی جس کسی کو تم مین سے قسم کھانیکی حاجت پڑے تو اللہ کی قسم کھاے یا اس سے
باز رہے ایسا ہی جب قرآن کے ساتھ حلف کیا تو حالف نہوگا کیونکہ وہ غیر متعارف ہے
معنی اوسکے یون بیان کئے کہ کہے والنبی والقران پوری ہوئی عبارت ہدایہ کی اور در المختار
مین ہے کہ غیر اللہ مثل نبی اور قرآن اور کعبہ کی قسم نکی جاوے ۱۲ اور فتح القدیر مین ہے کہ
حلف بالقرآن اسلئے جائز نہین کہ وہ مخلوق ہے کیونکہ وہ حروف ہین اور غیر مخلوق تو کلام
نفسی ہے انتہے اور شرح وقایہ مین ہے غیر اللہ مثل نبی و قرآن و کعبہ کے ساتھ قسم نکھائی
جاوے انتہے اور کتب حنفیہ سے میرے نزدیک تحقیق یہہ ہے کہ قرآن نظم و معنی دونون کا
نام ہے لیکن نظم اونکے نزدیک حادث و مخلوق ہے اللہ کی صفت نہین اور معنی اون
کے نزدیک کلام نفسی سے ہے جو غیر مخلوق ہے اور وہ اللہ کی صفت ہے اور یہہ قول
احناف کا مردود ہے اسلئے کہ اونھون نے کلام اللہ کو دو قسم مخلوق و
غیر مخلوق پر تقسیم کیا حالانکہ قرآن کل نظم و معنی اوسکا غیر مخلوق اور

والحال ان القرآن کله نظمه ومعناه غیر مخلوق وصفة له تعالے
لانه تعالی یقول ولکن حق القول منی ولا یکون من الله شئ مخلوق
القرآن والحدیث حجة علیهم وهذا القول قاله غیر واحد من السلف
وقال احمد بن حنبل کلام الله من الله لیس ببائن منه وهذا معنی
قول السلف القرآن کلام الله منه بدأ ومنه خرج والیه یعود
وفی فتح القدیر ثم لا یخفی ان الحلف بالقرآن الان متعارف
فیکون یمینا کما هو قول الائمة الثلاثة انتهی کان النبی
صلی الله علیه وسلم یستعیذ بکلمات الله لا بکلام غیره وقال نعیم
لا یستعاذ بالمخلوق ولا بکلام العباد والجن والانس والملائکة

اور صفت اللہ تعالے کی ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے ولکن حق القول منی اور
کوئی چیز اللہ تعالے سے مخلوق نہین اور اون کے اقوال کی تردید پر قرآن اور
حدیث حجت ہے اور یہی کہا ہے بہتون نے سلف سے اور فرمایا امام احمد
بن حنبل رحمہ اللہ نے کہ کلام اللہ کا اللہ سے ہے اوس سے مبائن نہین اور
سلف کے قول القرآن کلام الله منه بدأ ومنه خرج والیه یعود
کے یہی معنی ہین اور فتح القدیر مین ہے پھر مخفی نہ ہے کہ حلف بالقرآن تو
اسوقت متعارف ہے سو حلف بالقرآن سے یمین منعقد ہو گی جیسا کہ قول
ائمہ ثلاثہ کا ہے انتہی اور استعاذہ کرتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کلمات
اللہ تعالے کے ساتھ نہ غیر کے کلام کے ساتھ اور کہا نعیم نے استعاذہ
بالمخلوق نکیا جاوے اور نہ ساتھ کلام عباد اور جن اور انس اور ملائکہ
کے اور اسمین دلیل ہے اسکی کہ کلام اللہ غیر مخلوق ہے اور سوا اوسکے

وفی هذا دلیل ان کلام الله غیر مخلوق وان سواه خلق رواه
البخاری فی کتاب افعال العباد وایضاً قال تعالیٰ لنبیه علیه
الصلوٰة والسلام بالاستعاذة بالقرآن المجید لوکان نظم القرآن
مخلوقاً کما قال الحنفیة ما امر الله لنبیه علیه السلام بالاستعاذة بالمخلوق
قل رب اعوذ بك من همزات الشیاطین واعوذ بك رب ان
یحضرون بسم الله الرحمٰن الرحیم قل اعوذ برب الفلق الخ بسم الله
الرحمٰن الرحیم قل اعوذ برب الناس الخ عن علی قال ان النبی صلعم
کان یقول فی اخر وترہ اللهم انی اعوذ بك برضاك من سخطك
وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك
انت کما اثنیت علی نفسك رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی

مخلوق ہیں روایت کیا اسکو بخاری نے کتاب افعال العباد میں - اور ایضاً
اللہ تعالےٰ نے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو استعاذہ بالقرآن کے لئے فرمایا
سو اگر نظم قرآن مخلوق ہوتا جیسا کہ حنفیہ نے کہا تو اللہ پاک حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو استعاذہ بالمخلوق کا حکم نکرتا قال اللہ تعالےٰ نے قل رب اعوذ بك
من همزات الشیاطین واعوذ بك رب ان یحضرون بسم الله
الرحمٰن الرحیم قل اعوذ برب الفلق الخ بسم الله الرحمٰن الرحیم
قل اعوذ برب الناس الخ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اخیر وتر میں اللهم انی اعوذ بك برضاك من سخطك
وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك
انت کما اثنیت علی نفسك روایت کیا اسکو ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور

ابن ماجة وعن ابن عباس ان رسول الله صلعم كان يقول اللهم
اني اعوذ بعزتك الخ رواه البخاري والمسلم وعن القعقاع ان
كعب الاحبار قال لولا كلمات اقولهن لجعلتني يهود حمارا فقيل
له ما هن قال اعوذ بوجه الله العظيم الذي ليس شيء اعظم منه و
بكلمات الله التامات التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنى
ما علمت منها وما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ رواه مالك وفي المراد
بالكلمات علم الله تعالى او القرآن المجيد كما ذكره الطيبي و
سيد جمال الدين وشيخ عبد الحق المحدث الدهلوي في شرح
المشكوة ومعلوم ان النبي صلعم لم يتعوذ بمخلوق وليس الفرق
في باب الاستعاذة بين هذه الكلمات المذكورة وبين قوله تعالى

ابن ماجہ نے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی صلے اللہ
علیہ وسلم اللهم اني اعوذ بعزتك الخ فرماتے تھے ذکر کیا اسکو بخاری اور مسلم نے
اور قعقاع سے نقل ہے کہ کعب الاحبار کہتے تھے اگر نہوتے چند کلمات جسکو مین
کہتا ہون تو یہود مجھکو گدھا بنادیتے سو کہا گیا او نکو وہ کون کلمے ہین تو کہا او سنے
اعوذ بوجه الله العظيم الذي ليس شيء اعظم منه وبكلمات الله التامات
التي لا يجاوزهن بر ولا فاجر وباسماء الله الحسنى ما علمت منه و
ما لم اعلم من شر ما خلق وذرأ وبرأ ذکر کیا اسکو امام مالک نے اور مراد
کلمات اللہ سے علم اللہ ہے یا قرآن مجید جیسا کہ ذکر کیا اوسکو طیبی اور سید جمال الدین نے
اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے شرح مشکوۃ مین اور یہ بات یقینی ہے کہ نبی صلعم نے
استعاذہ بالمخلوق نہین فرمایا ہے اور باب الاستعاذہ مین درمیان ان کلمات مذکورہ کے اور

قل رب اعوذ بك من همزات الشياطين واعوذ بك رب ان يحضرون وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس الی اخرهما؟ وعن عقبة بن عامر قال بینا انا اسیر مع رسول الله صلعم بین الجحفة والابواء اذ غشیتنا ریح وظلمة شدیدة فجعل رسول الله صلعم یتعوذ باعوذ برب الفلق واعوذ برب الناس ویقول یا عقبة تعوذ بهما فما تعوذ متعوذ بمثلهما رواه ابوداؤد وفی شرح فقه الاکبر لعلی القاری وکثیر من متاخری الحنفیة علی انه معنی واحد و التعدد والتکثر والتجزی والتبعیض فی محاصل الدلالات لافی المدلول وهذه العبارات مخلوقة وسمیت کلام الله لدلالتها

قوله تعالے قل رب اعوذ بك من همزات الشیاطین واعوذ بك رب ان یحضرون وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس الخ کے درمیان کوئی فرق نہین اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہتے ہین کہ ایک وقت ہملوگ جحفہ اور ابوا کے درمیان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلے جاتے تھے اچانک باد تند اور تاریکی شدید نے ڈھانپ لیا پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے ساتھ استعاذہ کرنے لگے اور فرمانے لگے اے عقبہ پناہ مانگ ان دونون کے ساتھ سو نہین استعاذہ کیا کسی استعاذہ کرنیوالے نے ان دونون کے مثل کے ساتھ ذکر کیا اسکو ابوداود نے اور شرح فقہ اکبر مولفہ ملا علی قاری مین ہے وکثیر من متاخری الحنفیة الخ اور بہت سے متاخرین حنفیہ کے اسپر ہین کہ وہ ایک معنے ہی اور تعدد اور تکثر اور تبعیض اور تجزی حاصل فی الدلالات مین ہے نہ مدلول

علیه وتادیه فان عبر بالعربیه قرآن وان عبر بالعبرانیه فهو تورئة
فاختلف العبارات لا الکلام قالوا ویسمی هذه العبارات کلام الله
مجازا وهذا کلام فاسد فان لازمه ان معنی قوله تعر ولا تقربوا الزنا
هو معنی قوله واقیموا الصلوة ومعنی اية الکرسی هو معنی اية
المداینة ومعنی سورة الاخلاص هو معنی تبت یدا ثم قال ومن
قال ان المکتوب فی المصاحف عبارة عن کلام الله او حکایة کلام الله
ولیس فیها کلام الله او حکایة کلام الله ولیس فیها کلام الله۔
فقد خالف الکتاب والسنة وسلف الامة وکلام الطحاوی

ہین اور یہہ عبارتین مخلوق ہین اور انکا نام کلام اللہ اسواسطے رکھا گیا کہ یہہ دلالت
کرتی ہین اوسی معنی واحد پر اور اوسکا ادب کرکے پھر اگر وہی معنی واحد تعبیر کیا گیا
عربی مین تو قرآن ہوا اور عبرانی مین توریت سو عبارات مختلف ہوئے نہ کلام
اور کہتے ہین کہ ان عبارتون کا مجازاً کلام اللہ نام ہے اور یہہ قول متاخرین کا فاسد
ہے اسلئے کہ لازم ہے اسکو یہہ بات کہ جو معنی قولہ تعالے ولا تقربوا الزنا کا ہے
وہی معنی اقیموا الصلوۃ کا اور جو معنی آیۃ الکرسی کا ہے بعینہ وہی معنی آیۃ الدین
کا اور سورہ اخلاص کا جو معنی ہے وہی تبت یدا کا پھر بعد نقل اقوال متاخرین
کے فرمایا ملا علی قاری نے اور جو کوئی کہے کہ مکتوب فی المصاحف عبارت کلام اللہ
کی ہے یا حکایت اوس سے اور اوس مین کوئی کلام اللہ نہین سو بیشک اوسنے خلاف
کتاب وسنت یعنی قرآن وحدیث اور سلف الامہ کا کیا اور کلام طحاوی اوس شخص
کے قول کو جو کہتا ہے کہ کلام اللہ ایک معنی ہے کہ اوسکی سماعت اللہ تعالے
مقصور نہین کیجا سکتی ہے اور جو سنا جاتا ہے اور اوتارا گیا اور پڑھا گیا اور لکھا جاتا ہے

يرد قول من قال انه معنى واحد لا يتصور سماعه منه وان المسموع المنزل المقروء المكتوب ليس بكلام الله وانما هو عبارة قال الطحاوى نقول كلام الله منه بدا بلا كيفية اى لا نعرف كيفية تكلمه به وكذا قال غيره من السلف منه بدا واليه يعود وانما قالوا منه بدا لان الجهمية والمعتزلة وغيرهم كانوا يقولون انه خلق الكلام فى محل فبدا الكلام فى ذلك المحل فقال السلف منه بدا اى هو المتكلم به فمنه بدا اى لا من بعض المخلوقات كما قال الله تعالى تنزيل من الرحمن الرحيم ومعنى قولهم واليه يعود انه يرفع من الصدور والمصاحف كما ورد فى الاحاديث انتهى وعند الحنفية ان كلام الله يطلق على النوعين احدهما على الكلام اللفظى الحادث المولف من السور والآيات

کلام اللہ نہین سوا اسکے نہین کہ وہ مضمون کلام اللہ سے رد کرتا ہے کہا طحاوی نے مین کہتا ہون کہ کلام اللہ نے بلا کیف اللہ تعالے سے بدایت کیا یعنی مین نہین جانتا کہ کسطرح اللہ پاک نے ساتھ اوسکے تکلم فرمایا اور ایسا ہی کہا ہے سواے طحاوی کے بہتون نے سلف سے منہ بدا والیہ یعود اور سوا اسکے نہین کہ سلف نے منہ بدا والیہ یعود اسواسطے کہا کہ جہمیہ اور معتزلہ وغیرہم کہتے تھے کہ اللہ نے کلام کو بعض محل مین پیدا کرکے اوسی محل مین مقید کردیا تو سلف نے منہ بدا کہا یعنی وہی ساتھ اوسکے متکلم ہے کیا معنی بعض مخلوقات سے نہین پیدا ہوا جیساکہ فرمایا اللہ تعالے نے تنزیل من الرحمن الرحیم اور معنی سلف کے قول والیہ یعود کا یہ ہے کہ قریب قیامت قرآن مجید حافظونکے دلون سے اور مصحفون سے اوٹھا لیا جائیگا جیساکہ احادیث مین آیا ہے انتہی اور حنفیہ کے نزدیک اطلاق کلام اللہ کا دو قسم پر ہے ایک کلام لفظی حادث مولف من السور والآیات پر

ويسمون هذا القسم مخلوق الله وثانيهما على الكلام النفسي القديم وهم
يسمون هذا القسم صفة الله تعالى كما يظهر من شرح المقاصد وشرح
فقه اكبر لعلي القاري وشرح عقايد نسفي فان قيل لو كان كلام الله تعالى
حقيقة في المعنى القديم مجازا في النظم المؤلف يصح نفيه عنه بان
يقال ليس النظم المنزل المعجز المنفصل الى السور والآيات كلام الله والاجماع
على خلافه قلنا التحقيق ان كلام الله تعالى اسم مشترك بين الكلام النفسي
القديم ومعنى الاضافة كونه صفة له تعالى وبين اللفظي الحادث المؤلف
من السور والآيات ومعنى الاضافة انه مخلوق الله تعالى ليس من
تاليفات المخلوقين فلا يصح النفي اصلا ولا يكون الاعجاز والتحدي الا في

اور اس قسم کو مخلوق اللہ کہتے ہیں اور دوسرے کلام نفسی قدیم پر اور اس قسم کو
صفت اللہ کہتے ہیں جیسا کہ شرح مقاصد و شرح فقہ اکبر ملا علی قاری اور شرح
عقائد نسفی سے ظاہر ہوتا ہے پھر اگر کہا جاوے کہ جب حقیقۃ اطلاق کلام اللہ
کا معنی قدیم پر ہے اور نظم مولف پر مجازا تو نفی اوسکی کلام اللہ سے البتہ صحیح ہوگی
یعنی یوں کہا جاویگا کہ نظم اول معجز منفصل الی السور والآیات کلام اللہ نہیں
حالانکہ اجماع اسکے خلاف پر ہے تو ہم کہینگے تحقیق یہ ہے کہ کلام اللہ اسم مشترک
ہے درمیان کلام نفسی قدیم کے جو معنی الاضافۃ اوسکے صفت ہے اور درمیان
کلام لفظی حادث مولف من السور والآیات کے جو معنی اضافی کے کہ مخلوق اللہ
ہے تالیفات مخلوقین سے نہیں پس اصلا نفی اوسکی صحیح نہیں اور اعجاز اور تحدی
نہیں ہوتی مگر کلام اللہ میں انتہی فی شرح فقہ اکبر لعلی القاری اسی طرح
شرح مقاصد اور شرح عقائد وغیرہما میں ہے اور فقہ اکبر میں امام ابو حنیفہ رح

کلام اللہ تعالی انتہی ما قال علی القاری فی شرح فقہ الاکبر ھکذا فی
شرح المقاصد وشرح العقائد وغیرھما وقال ابو حنیفہ فی فقہ الاکبر
والقران کلام اللہ تعالی فی المصاحف مکتوب وفی القلوب محفوظ
وعلی الالسنۃ مقرو وعلی النبی علیہ الصلوۃ والسلام منزل ولفظنا
بالقران مخلوق وکتابتنا لہ مخلوق وقراتنا لہ مخلوق انتہی وایضاً
فیہ کلام اللہ تعالی غیر مخلوق انتہی وایضا فیہ ویکلم لا ککلامنا
ویسمع لا کسمعنا نحن نتکلم بالالات والحروف واللہ یتکلم بلا آلۃ
والحروف والحروف مخلوقۃ وکلام اللہ تعالی غیر مخلوق انتہی وایضا
قال ابو حنیفۃ رح فی وصیۃ نقر بان القران کلام اللہ تعالی ووحیہ
وتنزیلہ وصفۃ لا ھو ولا غیرہ بل ھو صفۃ علی التحقیق مکتوب فی
المصاحف مقرو بالالسن محفوظ فی الصدور من غیر حال فیہا والحروف

نے فرمایا ہے کہ قرآن کلام اللہ ہے جو مصحفون مین مکتوب ہی اور حفاظ کے دلون
مین محفوظ اور لوگون کی زبانون پر جو پڑھا گیا اور جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اوتارا
گیا اور ہمارے الفاظ یعنی اداکرنا زبان سے ساتھ قرآن مخلوق ہین اور لکھنا ہمارا
اوسکو اور پڑھنا ہمارا اوسکو مخلوق ہی اور جو ذکر کیا ہے اللہ تعالے نے قرآن مین
حضرت موسے اور اونکے سوا انبیا علیہم السلام اور فرعون اور شیطان کے احوال
سے یہ سب کلام اللہ تعالے مین خبر دیتا ہے اونسے اور کلام اللہ تعالے کا مخلوق
نہین انتہے اور اوسی مین ہی اور کلام کرتا ہی نہ ہمارا کلام اور سنتا ہی نہ ہمارا سا سننا ہم کلام
کرتے ہین ساتھ اسباب اور حروف کے اور اللہ پاک کلام کرتا ہی بغیر اسباب اور حروف
کے اور حروف مخلوق ہین اور کلام اللہ کا مخلوق نہین اور اپنی وصیت فرمایا ہے

والحبر والكاغذ والكتاب كلها مخلوقة لانها افعال العباد وكلام الله
تعالى غير مخلوق لانه الكتابة والحروف والكلمات والايات
كلها آلة القران لحاجة العباد اليه وكلام الله تعالى قائم بذاته و
معناه مفهوم بهذه الاشياء فمن قال بان كلام الله تعالى مخلوق
فهو كافر بالله العظيم والله تعالى معبود لا يزال عما كان وكلامه مقرو
مكتوب محفوظ من غير مذائلة عنه انتهى **فائدة جليلة**
و في كلام الامام الذي نقلناه عنه آنفا عن الفقه الاكبر والوصية
في تعريف القران المجيد خروجه الامام عن مسلك المحدثين اما
التناقض فلان خلاصة تعريف القران عنده الالفاظ والحروف

ہم اقرار کرتے ہین کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اور اوسکا وحی اور اوسکا اوتارا ہوا ہی اور اوسکی
صفت ہی نہ عین ہی اللہ کا اور نہ غیر بلکہ وہ صفت ہی اوسکی ملے التحقیق لکھا ہوا ہی مصحفون
مین پڑھا ہوا ہی زبا نون پر محفوظ دلون مین نہ حلول کیا ہوا اون مین اور حروف اور روشنائی
اور کاغذ اور لکھا ہوا سب مخلوق ہین کیونکہ یہ سب بندون کے کام ہین اور اللہ کا کلام
مخلوق نہین اسلئے لکھنا اور کلمے اور آیتین یہ سب اسباب قرآن کے ہین بندون
کی حاجت کی جہت کر جو انکی طرف ہوتی ہی اور اللہ کا کلام تو اوسکے ذات کے ساتھ
قائم ہے معنی اوسکا ان سب چیزون سے سمجھی جاتی ہین پھر جو کوئی کہے کلام اللہ کا
مخلوق ہی سو وہ کافر ہے اللہ عظیم کا اور اللہ تعالی معبود ہی ہمیشہ رہنے والا ہی جیسا پہلے سے
ہے اور کلام اوسکا پڑھا جاتا ہی اور لکھا جاتا ہی اور یاد کیا جاتا ہی بغیر زوال کے اوسکی ذات سے
فائدہ جلیلہ اور کلام مین امام ابو حنیفہ رحمہ کے جسکو ابھی فقہ اکبر اور انکی وصیت سے
تعریف قرآن مجید مین نقل کر چکا ہون تناقض اور خروج کرنا مسلک محدثین رضوان اللہ

والكلمات والآيات لانه لا المكتوب في المصاحف والمحفوظ في الصدور
والمقرء على الالسنة والمنزل على النبي صلعم حقيقة الا هذه الحروف
والالفاظ والكلمات والآيات فاذا كان الامر كذلك فمجموع هذه
الاشياء كلام الله تعالى وكل كلام الله تعالى عنده غير مخلوق فثبت ان
مجموع هذه الاشياء عنده غير مخلوق وقال الامام في وصية ان الحروف
والكلمات والآيات كلها مخلوقة فصار شئ واحد عند الامام مخلوق
وغير مخلوق من جهة واحدة وهو المحال عند الكل والتناقض صريح
من ظاهر كلامه ليس لنا حاجة الى التاويل لانه قال في موضع اخر النص
يحمل على ظواهرها واما الخروج عن مسلك المحدثين لان حاصل الكلام

علیہم اجمعین سے ہے تناقض تو اسطرح ہے کہ خلاصہ تعریف قرآن مجید کی
اونکے نزدیک یہہ ہے کہ الفاظ اور حروف اور کلمات وآیات کلام اللہ ہین کیونکہ
لکھے ہوئے صحیفون مین اور یاد دلون مین اور پڑھے گئے زبانون پر اور اوتارے گئے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر حقیقۃً نہین ہین مگر یہی حروف اور الفاظ اور کلمے اور آیتین
پھر جب ایسا ہوا تو یہہ سب چیزین کلام اللہ ہوئین اور کلام اللہ اونکے نزدیک
مخلوق نہین جیساکہ اوپر گذرا تو ثابت ہوا کہ یہ سب چیزین اون کے نزدیک غیر مخلوق
ہین پس ایک ہی چیز امام صاحب کے نزدیک مخلوق بھی ہے اور غیر مخلوق ہے اور یہہ محال ہے
سب کے نزدیک اور تناقض اونکے کلام سے صاف صاف ظاہر ہے ہمارے تاویل کرنیکی
کوئی ضرورت نہین کیونکہ وہ دوسرے مقام مین فرما چکے ہین النصوص یحمل
علی ظواهرها یعنی نصوص ظاہر پر حمل کی جاتے ہین اور خروج کرنا مسلک
محدثین سے اسطرح ہے کہ حاصل کلام ہمارے امام اعظم ابی حنیفہ

عند امامنا الاعظم ابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی رح ومقلدیہ ان القرآن علی القسمین احدهما مخلوق وهو حروفه وحرکاته وتلفظه ونظمه ولفظه وهذا القسم لیس له تعالی صفته لانه مخلوق والمخلوق لایکون صفة للخالق وثانیهما غیر مخلوق وصفة له تعالی وهو الکلام النفسی والقرآن عندهم اللفظ والمعنی جمیعا وعند الامام ومقلدیه المعنی فقط لا الالفاظ التی هی مکتوبة فی المصاحف لانها دالة علی المعنی الذی هو الکلام النفسی

العجب کل العجب منهم الذین	هم المتقون فی سائر الازمان
والله اکبر کیف کان اعتقادهم	بکلام الباری جل جلاله سبحان
ربنا اغفر لی ذنوبی کلها	ولهم بفضلک ارحم الرحمن

نعمان ابن ثابت کوفی کے نزدیک اور اونکے مقلدین کے نزدیک یہ ہے کہ قرآن دو قسم پر ہے ایک تو مخلوق ہے اور وہ قرآن مجید کے حروف اور اوسکی حرکتین اور تلفظ اور نظم الفاظ ہین یہہ اللہ تعالے کے صفات نہین کیونکہ یہہ مخلوق ہین اور مخلوق صفت خالق نہین ہوسکتی اور دوسرا غیر مخلوق ہی اور اوسکی صفت اور وہ کلام نفسی ہے اور محدثین کے نزدیک قرآن لفظ ومعنی دونون ہین اور امام صاحب اور اونکے مقلدین کے نزدیک صرف معنی قرآن ہی الفاظ جو مصحفون مین لکھے ہوئے ہین نہین کیونکہ وہ دال ہین اوسی معنی پر جو کلام نفسی ہے

نظم

بہت ہی تعجب ہے اون سے مجھے	جو موصوف بازہد وتقوے ہوئے
تمامی خلائق مین ہین وہ مدام	کرے اونپہ رحمت خدائے انام
عقیدہ تھا اون کا عجیب وغریب	کلام خدا مین اے سب سے حبیب

كلامك ربي منزه بالحرف والصوت — ونعتقد بانهما غير مخلوقان
لا يشك قط من له عقل سليم — يفهم هذا القول بالبرهان
وليت شعري لو اعتقد امامنا — الاعظم ابو حنيفة النعمان
في كلام الرب تعالى شانه — مثل اعتقاد الحق والايمان
هم المحدثون وهم اهل الرسول — رضي عنهم الرحمن ذو غفران
لكان هذا احسن في حقه — لانه هو عظيم الشان
لكنه قد خالف اهل الحديث — والا يليق له بمثل هذا الشان
والوجه في هذا وهو انه — قد مال الى علم الكلام غاية الميلان
وعند اهل الحديث كلامه — ذو احرف وكلمات ومعان
والسور والالفاظ والآيات — كلها عندهم غير مخلوقان

خدایا تو دے بخش میری خطا — اور اونکی بھی اے ملک دوسرا
عقیدہ ہے اپنا کہ قرآن مجید — منزل ہے با حرف وصوت ای حمید
کریگا نہ شک اسمین عاقل کبھی — وہ سمجھے گا اسکو نہ حجت قوی
جو اے کاش میرے امام ہوئے — رہے اونسے راضی ہمیشہ خدا
عقیدہ کلام خدا مین اگر — وہ رکھتے بمانند اہل خبر
جو مشہور دوران ہین اہل رسول — سدا اون پہ ہو رحمت حق نزول
وہ ہین تابع قول خیر البشر — رہے اون سے راضی خدا سربسر
تو ہوتا بہت خوب اون کے لئے — سبب یہ کہ وہ اصفیا سے ہوئے
ہوئے عکس اہل خبر کر گئے — مراتب سے اپنے گزر کر گئے
یہہ شایان نہین اونکے تھا شان کو — سر رہبران اہل ایمان کو

هكذا قال ائمة السلف وامامنا ابن قيم فی کتابه وهوذوشان
الموسومة بالكافية هي في انتصار للفرقة الناجية عن النيران
الان نشرح عبارة كتابه التي هي مقبولة عند صاحب الايمان
والله ربي لم يزل متكلما وكلامه المسموع بالاذان
صدقا وعدلا احكمت كلماته طلبا واخبارا بلا نقصان
ورسوله قد عاذ بالكلمات من لدغ ومن عين ومن شيطان
ايعاذ بالمخلوق حاشاه من الاشراك وهو معلم الايمان
بل عاذ بالكلمات وهي صفاته سبحانه ليست من الاكوان
وكذلك القران عين كلامه المسموع منه حقيقة ببيان
هو قول ربي كله لا بعضه لفظا ومعنى ما هما خلقان

سبب اسمین یہہ تھا کہ وہ راہبر گئے میل سوے کلام اسے پسر
کلام خدا پیش اہل رسول ؐ ہوئی پیش حق سعی جنکی قبول
ہے باحرف وکلمات ومعنے ضرور سمجھتے ہین وہ جنکو ہے کچھ شعور
اورالفاظ وآیات وسورہ تمام بلاشک یہہ سب ہین خدا کے کلام
یہہ نزدیک اہل رسول امین ؐ ہوئے غیر مخلوق ہین بالیقین
اسیطرح میرے امام ہمام ؒ لکھا ابن قیم نے اسے نیک نام
پئے نصرت فرقۂ ناجیہ ؒ عجب نسخہ کافیہ وافیہ
اوسمین یہہ قول اونکا مسطور ہے مطالع کرے جسکو منظور ہے
مین کرتا ہون اسوقت اوسکو رقم سمجھ لو اوسے خوب اسے ذی حشم
پئے دفع اوہام خاطر عوام ؒ لکھی مین نے اوسکی عبارت تمام

تنزیل رب العلمین وقوله　　اللفظ والمعنی بلا روغان
لکن اصوات العباد وفعلهم　　کمدادهم والرق مخلوقان
فالصوت للقاری ولکن الکلا　　م کلام رب العرش ذی الاحسان
هذا اذا ما کان ثم وساطة　　کقراءة المخلوق للقران
فاذا انتفت تلك الوساطة مثل ما　　قد کلم المولی ابن عمران
فهنالك المخلوق نفس السمع لا　　شیٔ من المسموع فافهم ذان
هذی مقالة احمد ومحمد (ای البخاری)　　وخصومهم من بعد طائفتان
احداهما زعمت بان کلامه　　خلق له الفاظه ومعان
والاخرون ابوا وقالوا شطره　　خلق وشطر قام بالرحمان

انتهی وایضا فی الکافیة صفحة ٤٧

کیا نظم ہندی زبان مین اوسے　　کہ تفہیم مطلب ہو آسان سے
کرے بات دایم وہ سبحان ہے　　کلام اوسکا مسموع آذان سے ہے
ہین بالصدق والعدل کلمات رب　　بلا نقص محکم ہین آیات رب
رسول خدا نے اے میرے خلیل　　کیا استعاذہ ہے بے قال وقیل
کلام خداوند جبار سے　　نظر بد سے اور سحر سحار سے
گزند عقرب و مار خونخوار سے　　اور آسیب شیطان مکار سے
مین اب تم سے سائل ہون اس بات کا　　جواب اسکا کیا مجکو دوگے بھلا
کہ سلطان دین سید المرسلین　　امام الہدی شافع المذنبین
کرین استعاذہ بمخلوق آہ　　کہ جو شرک لاریب ہے اور گناہ
نہین بلکہ وہ سرور انبیا　　بکلمات حق استعاذہ کیا

واتكم حديثا لابن مسعود صريحا — انه ذو احرف ببيان

الحرف منه في الجزاء عشر من الحسنات — ما فيهن من نقصان

وانظر الى السور التى افتتحت — باحرفها ترى سرا عظيم الشان

لم يات قط بسورة الا اتى — في اثرها خبر عن القران

اذ كان اخبارا به عنها وفي — هذا الشفاء لطالب الايمان

ويدل ان كلامه هو نفسها — لا غيرها والحق ذو تبيان

فانظر الى مبدء الكتاب بعدها — الاعراف ثم كذا الى لقمان

مع تلوها ايضا ومع حم — مع يس وافهم مقتضى القران

انتهى وايضا فيه صفحه ۵۱

والله اخبر انه سبحانه — متكلم بالوحي والفرقان

جو اوصاف باری تعالے کے ہین — نہ مخلوق باری تعالے سے ہین

اسیطرح قرآن کو جانیئے — بعینہ کلام اوسکا پہچانئے

خدا سے ہے مسموع فرقان حمید — تکرتا ہے شک اسمین کوی سعید

وہ فرمودہ باری ہے کل بے گمان — نہین بعض کا دہیان رکھہ اے جوان

نہ مخلوق تو لفظ و معنے کو جان — منزل من اللہ تو اسکو مان

تو قول اوسکا بالفظ و معنے سمجھ — خلاف اسکے اصلا عقیدہ نرکھہ

عیان کردیا تجھپہ راز نہان — فسنہ و کردیا اپنا بار گران

مگر صوت و فعل عباد اسے ضرور — یہہ مخلوق ہین یاد رکھئے ضرور

مثل اوسکی تمکو بتاہون اب — مداد اور اوراق اسے باادب

یہہ دونون ہی مخلوق ہین بالیقین — خلاف اسمین سمجھو ذرا بھی نہین

وكذالك اخبرنا بانه كلامه | بصدور اهل العلم والايمان
وكذالك اخبرانه المكتوب في | صحف مطهرة من الرحمن
وكذالك اخبرانه المتلو و | المقرو عند تلاوة الانسان

ہے مخلوق آواز قاری بھی ہاں | ولیکن کلام اے میرے مہربان
کلام خداوند عرش برین | سے بے شبہ اے صاحب حق گزین
یہ جب ہی کہ وان پر وساطت بھی ہو | تلاوت کرے جیسے قرآن کو
کوئی آفریدہ خداوندگار | سدا او سپہ ہو رحمت کردگار
پہ جب یہ وساطت ہوئی منتفی | تو باقی رہا بس کلام اے ذکی
کلام خدا جو کہ ہیگا قدیم | یہی قول ہے معتبر اے حمیم
کیا جسطرح بات مولود نے | رسول خداوند معبود نے
نسل سے جو عمران کے پیدا ہوا | جو مریم سے پیدا ہویدا ہوا
سوا اس جا یہ مخلوق ہے نفس سمع | نہیں کچھ بھی مسموع سے ای نیک طبع
یہی قول احمد محمد کا ہے (امام احمد بن حنبل امام بخاری) | جو اشراف ہین دین کے ای نیک پی
اور بعد اون کے دو طائفہ خاص کا | کلام اسطرح پر ہویدا ہوا
کلامون کو ہر اک کے کر لو خیال | کہ کرتے ہین وے کسطرح قیل و قال
کہ قول خداوند جل و علا | ہے مخلوق اوسکا نہ شک اسمین لا
اور اوسکے لئے لفظ و معنی بھی ہے | سمجھ لے اسے خوب فرخندہ پے
یہ اون مین سے اول کا بس قول ہے | بڑا جس سے دل مین بڑا ہول ہے
اور قوم دیگر نے کیا یون بیان | کہ نصف اوسکا مخلوق ہے بیگمان
اور نصف اوسکا قائم برحمان ہے | عقیدہ یہ اون کا بقرآن ہے

والکل شیٔ واحد لا انہ ۔ ھو اربع وثلاثة واثنان
وتلاوة القران افعال لنا ۔ وکذا الکتابة فہی خط بنان
لکنہما المتلوو المکتوب ۔ والمحفوظ قول الواحد الرحمن

ولے یہ عقیدہ ہے دور از صواب ۔ صواب ہی وہی جو کہ گذرا شتاب
ونیز ہے اوسی کافیہ مین لکھا ۔ صفحہ سات وچالیس کا ہے پتا
عبارت کو اوسکی کرون اب رقم ۔ بانصاف دیکھین اوسے ذی ہمم
عبارت یہ اوسکی ہی ای باخبر ۔ حدیث ابن مسعود کو یاد کر
جو ہیگی بتصریح اسبات پر ۔ کہ قول خدا ہیش اہل اثر
ہے با حرف ہرگز نہ شک اسمین لا ۔ عقیدہ خلاف اسکے ہیگا خطا
عوض حرف واحد کے دس نیکیان ۔ ہے ثابت پے قاری خوش الحان
نہین نقص اسمین کسی طور سے ۔ سمجھ لے اسے خوب تو غور سے
کہ فرمودہ ہے خاص حضرت رسول ﷺ ۔ سدا اونپہ ہو رحمت حق نزول
اور اونکے سبھی آل اطہار پر ۔ اور اصحاب اخیار وانصار پر
نظر کر ذرا سورتون کے تئین ۔ جو مفتوح با حرفہا وہ ہوئین
کہ اسرار اسمین ہین کیسے عظیم ۔ نہادہ خدا کے جو ہیگا علیم
نہ لایا کسی خاص سورہ کے سنگ ۔ مگر بعد اوسکے کہا بیدرنگ
کہ فرقان سے ہے اسطرح کی کتاب ۔ فوائد لکھے جسمین ہین بے حساب
خداوند جل وعلا نے کہین ۔ ہے کافران حزب شیطان لعین
کیا وعدہ ایصال نار سقر ۔ پس از بعث یوم الجزا المحذر
کہین یہ بیان ہے کہ فرقان حمید ۔ خدا سے منزل ہوا اسے سعید

کثیر البشر

[illegible]

والعبد یقرأه بصوت طیب
وبضده فهماله صوتان
وکذاک یکتبه بخط جید
وبضده فهماله خطان
اصواتنا ومداد نا واداتنا
والرق ثم کتابة القرآن

کہین اہل ایمان کو وعدہ دیا
کہ جنات کا تمکو وارث کیا
جو کرتے رہے تم سدا کار خیر
عوض اوسکے تمکو ہے جنت کی سیر
رہو شاد و فرحان ہمیشہ وہین
کبھی اوس سے تمکو نکلنا نہین
یہ جب اون سے اخبار قرآن ہے
تو اسمین شفا اہل ایمان ہے
اور دال ہے کہ بیشک کلام خدا
وہی نفس سورہ ہے ای خوش لقا
نہ غیر اوسکا ہے اسکو ست مانیو
کلام خدا اوسکو ست جانیو
اور حق ہے وہی جو کہ بتلا دیا
خلاف اسمین اصلا نہین ہے کیا
تو مبدء کتاب اور بعد اوسکے کو
ذرا دیکھ لے اسے حقائق شنو
سو اعراف سے لیکے لقمان تلک
دخان اور حم ویس تلک
سمجھ لے تو بس مقتضائے قرآن
کہ اسرار اسمین ہین کیسے نہان
و نیز ہے اوسی کافیہ مین رقم
اکاون صفحہ بیچ اسے محترم
یہ اوسکی عبارت کا مفہوم ہے
لکھا ہے جنے جسکو یہ منظوم ہے
کہ اللہ ہے یون خبر دے رہا
سدا حق سبحانہ کہہ رہا
اسیطرح اوسنے خبر یہہ کیا
کہ اوسکا کلام اسے سرا ذکیا
ہے محفوظ لاریب اس آن مین
صدور اہل علم اور ایمان مین
اور نیز اسطرح اوسنے بتلادیا
کہ قرآن صحیفون مین لکھا گیا
وہی یہہ خبر ہے کہ قرآن مجید
بوقت تلاوت ہی سفرہ عبید

ولقد اتی فی ضمنه من قال — قول الحق غیر جبان
ان الذي هو فی المصاحف مثبت — بانامل الاشیاخ والشبان
هو قول ربی ایه وحروفه — ومدادنا والرق مخلوقان

اور سل ایک ہی چیز ہین بے خطر — نہین دو دو سہ چار اے باخبر
تلاوت قرآن کو مرا فعل جان — کتابت کو بھی تو اسیطرح مان
ولے جوکہ خوانده و مکتوب ہے — اور محفوظ ہے اور محبوب ہے
وہ ہے ایک ہی قول رحمان جان — نہین ہی وہ کچھ اور اے مہربان
ہے پڑھتا کوئی اوسکو بندہ خدا — بالحان نیکو ترین بے خطا
کوئی اوسکو پڑھتا بآواز بد — غنی از بیان اسکی ہیگی سند
اسیطرح اوسکو ہے لکھتا کوئی — بخط خوش اسلوب و بدتر کوئی
ہمارے حروف اور آواز سب — مداد اور اوراق اے خوش لقب
کتابت قرآن کی پھر اے مہربان — ہے صنعت سے کاتب کی بن بیگمان
ہین مخلوق مذکورہ بالا سبھی — تو شک اسمین اصلا نکر مشفقی
بضمن اسکے ایک شخص کا قول ہے — بھرا راستبازی سے وہ قول ہے
وہ وہ ہے جو اس جا یہ لکھا گیا — سمجھنے کو ناظر کے لکھا گیا
صحیفون ہین مثبت جو ہے لا کلام — انامل سے شیخ و جوان کے تمام
وہ ہے قول ربی بلا شبہہ و شک — اور اوسکے حروف اور آیہ تلک
مداد اور اوراق مخلوق ہین — سوا اسکے سب غیر مخلوق ہین
سو اوس شخص سے قول شافی کہا — حقیقت قرآن کی ہویدا لکھا
کہ متلو و مصنوع کے درمیان — کیا راز پنہان کو اوسنے عیان

فشتى وفرق بين متلو ومصنوع وذاك حقيقة العرفان
الكل مخلوق وليس كلامه المتلو مخلوق هما شيئان

انتهى فصل

القرآن بحروفه وكلماته وآياته غير مخلوق لانه كلام الله تعالى فهذه
كلها غير مخلوق قال البخاري في صحيحه باب ما جاء في تخليق السموات
والارض وغيرها من الخلائق وهو فعل الرب وامره فالرب بصفاته
وبفعله وامره وكلامه هو الخالق المكون غير مخلوق وما كان بفعله
وامره وتخليقه وتكوينه فهو مفعول مخلوق مكون انتهى وفي الجلد السابع
القسطلاني شرح صحيح البخاري صفحه ٢٥٥ في كتاب التفسير في سورة

اور کل جو مذکور بالا ہوئے مداد اور اوراق جیسے ہوئے
یہہ مجموع مخلوق ہینگے ضرور نہ متلو نہ مصنوع اے باشعور
کلام اوسکا مقروء ہے بالیقین ولیکن وہ مخلوق اصلا نہین

فصل

قرآن اپنے حرفون اور آوازون اور کلمون اور آیتون کے ساتھہ غیر مخلوق
ہے کیونکہ وہ اللہ کا کلام ہے اور یہہ سب غیر مخلوق ہین کہا بخاری نے اپنے صحیح
مین یہہ بات بیان مین اون حدیثون کے ہے کہ آئی ہین پیدایش آسمان و
زمین وغیرہ کے بیان مین اور یہہ فعل اور حکم اللہ تعالے کا ہے پس پروردگار
ساتھہ فعل اور امر اور کلام اپنے کے وہ پیدا کرنیوالا اور بنانیوالا ہے مخلوق نہین اور
جو چیز کہ ہوتی ہے اوسکے فعل اور حکم اور پیدا کرنے اور بنانے سے سو وہ کئے گئے
مخلوق ومکون ہے انتہے اور قسطلانی شرح صحیح بخاری ساتوین جلد کے صفحہ ۲۵۵ مین

المؤمن تحت تفسير قوله تعالى حم عن علي لكل كتاب صفوة وصفوة هذا الكتاب حروف التهجي انتهى وايضا فيه في صفحه ۱۰۸ في تفسير باب قول الله عز وجل ان كان هذا هو الحق الخ روي ان النضر بن الحارث لعنه الله لما قال ان هذا الا اساطير الاولين قال النبي صلى الله عليه وسلم ويلك انه كلام الله فقال هو وابو جهل اللهم ان كان هذا هو الحق فامطر علينا حجارة الى اخر الاية وفيه ايضا في صفحة ۱۰۴ في تفسير سورة مريم فقيل الكاف من كريم والهاء من هادي والياء من حكيم والعين من عليم والصاد من صادق قاله ابن عباس فيما رواه الحاكم من طريق عطاء ابن السائب عن سعيد بن جبير عنه وروي الطبري عنه ان كهيعص من اسماء

بیچ کتاب التفسیر کے سورہ مومن مین تحت تفسیر قولہ تعالے حم مین ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہر کتاب کے واسطے خلاصہ ہے اور خلاصہ اس کتاب کے حروف تہجی ہین انتہے اور اوسیمین بیچ صفحہ ۱۰۸ کی تفسیر مین باب قول اللہ عز و جل انکان ھذا ھو الحق الخ کے مروی ہے کہ نضر بن حارث لعنۃ اللہ علیہ نے جب کہا نہین ہے یہہ یعنی قرآن مجید مگر قصے پہلون کے تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تجھپر سخت عذاب اللہ کا ہووے تو اللہ کا کلام ہے تو پھر اوسنے اور ابو جہل نے کہا اے اللہ اگر یہہ حق ہے تو ہمپر پتھر برسا کے ہمپر سخت عذاب لا اور اوسیمین صفحہ ۱۰۴ مین سورۂ مریم کی تفسیر مین پھر کہا گیا کہ کاف نام پاک کریم سے ہے اور ہا ہادی سے اور یا حکیم سے اور عین علیم سے اور صاد صادق سے اسکو حضرت عباس نے فرمایا ہی اوس روایت مین جسکو حاکم نے عطا بن سائب کی سند اور وہ سعید بن جبیر سے روایت کرتا ہے نقل کیا ہی اور طبری نے روایت

الله تعالى وعن على انه كان يقول يا كهيعص اغفر لي وعن قتادة اسم من اسماء الله القران رواه عبد الرزاق انتهى وفى غنية الطالب مؤلفة شيخ جيلى عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال لعثمان بن عفان لما سئل عن ا ب ت ث الى اخر الحروف فقال الالف من اسم الله الذي هو الله والباء من اسم الله الذي هو الباري والتاء من اسم الله الذى هو المتكبر والثاء من اسم الله الذي هو الباعث والوارث حتى الى اخرها فذكر انها كلها من اسماء الله وصفاته واسماؤه عز وجل غير مخلوقة وقال النبى صلى الله عليه وسلم فى حديث على كرم الله وجهه لما سئله عن معنى ابجد هوز حطى الى اخرها يا على الا تعرف تفسير ابي جاد الالف من اسم الله عز وجل

حضرت ابن عباس نے نقل کیا ہے کہ کہیعص اللہ تعالے کے ناموں سے ہے اور علی سے مذکور ہے وہ کہا کرتے تھے یا کہیعص اغفر لی اور قتادہ سے منقول ہے کہ وہ اللہ کے قران کی ناموں سے ہے روایت کیا اوسکو عبد الرزاق نے پوری ہوئی عبارت قسطلانی کی اور غنیۃ الطالب مین جو شیخ عبد القادر جیلانی رح کی جمع کی ہوئی ہے حضرت نبی صلعم سے منقول ہے کہ آپنے حضرت عثمان بن عفان سے فرمایا جب پوچھے گئے الف بے تے ثے الی اخر الحروف سو تو فرمایا کہ الف اللہ کے نام اللہ سے ہے اور با بارے اور تا متکبر سے اور ثا باعث اور وارث ہے اسیطرح آخر تک بیان کیا پھر ذکر کیا کہ یہہ سب اللہ کے ناموں اور صفتوں سے ہین اور اللہ عز وجل کے اسما مخلوق نہین اور فرمایا نبی صلعم نے جواب مین علی رضی اللہ عنہ کی جب ابجد ہوز حطی الی آخرہا کے معنی سے سوال کیا تھا ای علی تم تفسیر ابجد کی نہین جانتے الف تو اللہ عز وجل کے نام اللہ سے ہے اور با باری اور جیم جلیل سے آخر تک پھر ذکر کیا کہ وہ اللہ کے

الذي هو الله والباء من اسم الله الذي هو الباء والجيم من اسم
الله الذي هو الجليل الى اخرها فذكر النبي صلعم انها من
اسماء الله وهي في كلام الآدميين انتهى قوله تعالى كن فيكون
وهي حرفان فلو كان كن مخلوقة لاحتاجت الى كن اخرى تخلق بها
الى ما لا نهاية له عن جابر بن عبد الله رض انه قال كان النبي
صلعم يعرض نفسه على الناس بالموقف فيقول هل من رجل
يحملني الى قومه فان قريشا قد منعوني ان ابلغ كلام ربي وقال عز و
جل وان احد من المشركين استجارك فاجره حتى يسمع كلام الله
وكلام الله تعالى هو القرآن الشريف غير مخلوق كيف ما قرئ وتلي
وكتب وكيف ما تفرقت به قرأة قاري ولفظ لافظ وحفظ حافظ

ناموں سے ہین اور وہ آدمیوں کی بولی مین ہین انتہے اور قول اللہ تعا
کے کن فیکون کے دو حرف ہین سو اگر کن مخلوق ہوتا تو البتہ حاجت پڑتی
دوسرے کن کی طرف کہ پیدا کیا جاوے اوس سے پھر تیسرے چوتھے وغیرہ
کی طرف جسکی نہایت نہین۔ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے
وہ کہتے ہین کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم ایام حج مین موقف مین حجاج کے
روبرو آکر فرماتے تھے کیا ایسا کوئی آدمی ہے کہ مجکو اپنی قوم کی طرف لے چلے
اسواسطے کہ بیشک قریش نے مجکو کلام اللہ کے پہونچانے سے روکا ہے اور
فرمایا اللہ عز وجل نے اور اگر کوئی مشرکین کا تجھسے پناہ چاہے تو پناہ
دے اسے تاکہ سن لے کلام اللہ کو اور کلام اللہ تعا کا وہی قرآن شریف ہے
جیسے پڑھا جاوے اور لکھا جاوے اور جسطرح ساتھ اوسکے قرأۃ قاری کی اور بولی بولنے والی

هو كلام الله وصفة من صفات ذاته غير مخلوق ولا مبدل و
لا مغير وفي تفسير خازن في تفسير سورة زمر تحت قرانا عربيا غير
ذي عوج قال ابن عباس غير مختلف وقيل غير ذي لبس وقيل
غير مخلوق ويروي ذلك عن انس بن مالك وحكي عن سفيان
ابن عيينه عن سبعين من التابعين ان القران ليس بخالق و
لا مخلوق انتهى **فصل** لكلامه تعالى حروف منطوقة
قال تعالى في سورة البقرة الم وفي سورة ال عمران الم وفي سورة
يوسف الر و في سورة رعد المر وفي سورة ابرهيم الر وفي سورة
حجر الر وفي سورة مريم كهيعص وفي سورة طه طه وفي سورة

اور یاد یا ذکر نیوالے کا متفرق ہووہ اللہ کا کلام ہے اور اوسکے صفات
ذاتیہ سے ہے مخلوق نہین اور بدلنے والا نہین اور تفسیر خازن مین
بیچ تفسیر سورہ زمر کے تحت مین قول تعالے قرانا عربیا غیر ذی
عوج کے ہے فرمایا ابن عباس رضے اللہ عنہ نے غیر مختلف اور
کہا گیا غیر ذی لبس اور کہا گیا غیر مخلوق اور یہہ ہے روایت کیگئی
انس بن مالک سے۔ اور سفیان بن عیینہ سے مروی ہے وہ ستر
تابعین سے نقل کرتے ہین کہ قرآن نہ تو خالق ہے اور نہ مخلوق۔
فصل واسطے کلام اللہ تعالے کے حروف منقوطہ ہین فرمایا اللہ تعالے
نے سورہ بقرہ مین الم اور سورہ آل عمران مین الم و سورہ یوسف مین
الر اور رعد مین المر اور ابراہیم مین الر اور حجر مین الر اور سورہ
مریم مین کہیعص اور سورہ طہ مین طہ اور یس مین یس اور سورہ

یس ؔ في سورة يس وفي سورة سجدة حم وفي سورة شورى حم عسق وفي سورة زخرف حم وفي سورة دخان حم وفي سورة جاثية حم وفي سورة احقاف حم وفي سورة ق ق وفي سورة ن ن قال الامام السيوطي في در المنثور اخرج البخاري في تاريخه والترمذي وصححه ابن الضريس ومحمد بن نصر وابن الانباري في المصاحف والحاكم وصححه وابن مردويه وابو ذر الهروي في فضائله والبيهقي في شعب الايمان عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلعم من قرأ حرفا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر امثالها لا اقول الم حرف ولكن الف حرف ولام حرف وميم حرف واخرج سعيد بن منصور وابن شيبة والدارمي وابن الضريس والطبراني ومحمد بن نصر عن ابن مسعود وهو موقوفا مثله واخرج محمد بن نصر

سجدہ مین حم اور شوریٰ مین حم عسق اور سورہ زخرف مین حم اور دخان مین حم اور جاثیہ مین حم اور سورہ احقاف مین حم اور سورہ ق مین ق اور سورہ ن مین ن کہا سیوطی نے در المنثور مین اور نکالا بخاری نے اپنی تاریخ مین اور ترمذی نے اور صحیح کیا اوسکو اور ابن ضریس اور محمد بن نصر اور ابن الانباری نے مصاحف مین اور حاکم نے تصحیح کیا اوسکی اور ابن مردویہ اور ابوذر ہروی نے اپنی کتاب فضائل مین اور بیہقی نے شعب الایمان مین ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہتے ہین فرمایا رسول اللہ صلعم نے جسنے ایک حرف کتاب اللہ سے پڑھا تو اوسکے واسطے نیکی ہے اور نیکی دس گونی ہین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے لیکن الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے اور مثل اسیکے سعید بن منصور اور ابن شیبہ اور دارمی اور ابن ضریس اور طبرانی اور محمد بن نصر نے موقوفاً ابن مسعود سے روایت

وابو جعفر النحاس في کتاب الوقف والابتداء والخطيب في تاريخه
وابو نصر السجزی فی الابانة عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم اقرؤا القرآن فانکم توجرون علیه اما انی لا اقول
الم حرف من الف عشر ولام عشر ومیم عشر فتلك ثلاثون انتهى وفی
سورة الاعراف واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون
فالمقرؤ کلام الله تعالی وما المقرؤ الا الحروف وقراتنا واصواتنا وسمعنا
غیر کلام الله لانه افعالنا وافعالنا مخلوقة وفی سورة البقرة
وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورة من مثله الخ
وفی سورة هود ام یقولون افتراه قل فاتوا بعشر سور مثله مفتریات
وادعوا من استطعتم من دون الله ان کنتم صادقین فان لم یستجیبوا لکم

کیا ہی اوسکا محمد بن نصر اور ابو جعفر النحاس نے کتاب الوقف والابتدا مین اور خطیب
نے اپنی تاریخ مین اور ابو نصر سنجری نے ابانہ مین ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلعم نے پڑھا کرو قرآن کو سو بیشک تم اجر دیے جاوگے اوسپر متنبہ رہو مین یہہ نہین
کہتا کہ الم مجموعہ ایک حرف ہی نہین الف کی بدلے دس نیکیان اور لام کے بدلے دس
اور میم کے بدلے دس سو یہہ تیس نیکیان ہوئین انتہے اور سورہ اعراف مین ہے
اور جب پڑھا جاوے قرآن تو سنو اوسکو اور چپ چاپ رہو شاید تم رحم کئے جاؤ
پس مقرؤ کلام اللہ تعالے کا ہی اور نہین پڑھی گئی ہی مگر حروف اور پڑھنا ہمارا اور
آوازین ہماری اور سننا ہمارا کلام اللہ نہین اس سبب سے کہ وے ہمارے فعلون سے
ہین اور ہمارے فعل پیدا کئے ہوئے ہین اور سورہ بقرہ مین ہے اور اگر تم شک مین
ہو اوس سے جسکو اوتارا ہمنے اپنے بندے محمد صاحب پر تو لے آؤ کوئی سورہ اوسیطرح کی

فاعلموا انما انزل بعلم الله وان لا اله الا هو فهل انتم مسلمون وفي
سورة الحاقة انه لقول رسول كريم وما هو بقول شاعر
قليلا ما تؤمنون ولا بقول كاهن قليلا ما تذكرون تنزيل من رب
العالمين ولو تقول علينا بعض الاقاويل لاخذنا منه باليمين وفي
سورة الرحمن الرحمن علم القران وغير ذلك من الآيات والاحاديث
تدل على ان القران كلامه تكلم به بحروف وصوت ليس منه كلاما
لغيره لا جبرئيل ولا غيره وان العباد يقولونه باصوات انفسهم
وافعالهم فالصوت المسموع من العبد صوت القاري والكلام كلام
الباري اعلموا ايا ايها المتكلمون انتم منكرون من انه ليس في كلامه نغم

آخر تک اور سورہ ہود مین ہی کیا وہ کہتے ہین کہ باندھ لیا ہی اوسکو یعنی قرآن کو
کہ پھر لے آؤ دس سورتین ویسے ہی باندھ لائی ہوئی اور پکارو جہان تک
ہو سکے تم سے ورے اللہ کے اگر ہو تم سچے پھر اگر نہ جواب دین تمکو تو جانو سوا
اسکے نہین کہ اوتارا گیا اللہ کے علم سے اور یہہ کہ کوئی پوجنے کے لائق نہین مگر
وہی اگر ہو تم ماننے والے اور سورہ الحاقہ مین ہی تحقیق وہ البتہ قول رسول کریم
کا ہے اور نہین ہی وہ قول شاعر کا تھوڑا سا جو ایمان لاتے ہو تم اور نہین ہی قول
کاہن کا تھوڑا جو کچھ نصیحت پکڑتے ہو اوتارا ہوا ہی رب العالمین سے اور اگر باندھ لیتا
ہمپر بعضی باتین البتہ پکڑتے ہم اوسکا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالتے ہم اوس سے رگ گردن
کی اور سورہ رحمن مین ہی سکھایا قرآن کو اور سوا اسکے آیتون اور حدیثون سے
دلالت کرتی ہین اسپر کہ بیشک قرآن اوسکا یعنی اللہ ہی کا کلام ہے بولا ہے
ساتھ اوسکے حروف اور آواز کے ساتھ کلام اسمین دوسرے کی بولی نہین

حروف ولا اصوات وقسمتم الکلام علی قسمین نفسی ولفظی وقلتم
ان النفسی قدیم وان اللفظی حادث مخلوق وان اللفظی کلام الله
مجازا لا حقیقة انکان عندکم علی دعویکم حجة من القران والحدیث
فاتوا بها ان کنتم صادقین وان لم یکن عندکم علی دعویکم حجة
فاسلموا واقروا بان فی کلامه تعالیٰ حروف واصوات فاعتقدوا
من بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین الی اٰخر قل
اعوذ برب الناس ان الفاظه ومعانیه کلام الله تعالیٰ حقیقة
لا مجازا وهو غیر مخلوق وان دعوانا مدلل بالایات والاحادیث

نہ جبرئیل کی نہ دوسرے کی اور تحقیق بندے پڑھتے ہین اوسکو اپنی ذاتی آوازون
سے اور فعلون سے سو آواز سنی گئی بندہ سے آواز پڑھنے والے کی ہے اور کلام
کلام باری کا۔ جانو اے متکلمین تم جو منکر ہو اس سے کہ اوسکے کلام مین حروف اور
آوازین نہین اور تمنے تقسیم کلام کی جو نفسی و لفظی پر کی ہے اور کہتے ہو کہ نفسی
قدیم ہے اور لفظی حادث اور مخلوق ہے اور لفظی کلام اللہ مجازا ہے حقیقةً نہین اگر
تمھارے اس دعوے پر کوئی حجة قرآن وحدیث سے ہو تو لے آؤ جو تم سچے ہو اور
اگر کوئی حجة اس دعوی پر تمھارے نہین تو مان لو اور اقرار کر لو کہ بیشک اللہ تعالیٰ
کے کلام مین حروف اور آوازین ہین پھر اعتقاد کرو کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین سے آخر قل اعوذ برب الناس تک بیشک الفاظ اور معانی اوسکی
حقیقةً کلام اللہ ہین نہ مجازاً اور وہ غیر مخلوق ہے اور یہہ کہ دعوے ہمارا مدلل
آیات اور احادیث مذکورہ کے ساتھہ ہین پس عبرت پکڑو اے بینائی والو
اور غنیة الطالب مین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے ہے اور بیشک امام

المذکورة فاعتبروا یا اولی الابصار وفی غنیة الشیخ عبد القادر جیلانی رح
وقد نص احمد بن حنبل رح علی قدم حروف الهجاء فقال فی رسالته
الی اهل نیسابور وجرجان ومن قال ان حروف التهجی محدثة
فهو کافر بالله ومتی حکم ان ذلک مخلوق فقد جعل القران مخلوقا
ولما قیل له رحمه الله ان فلانا یقول ان الله تعالی لما خلق الحروف
انضجعت اللام وانتصب الالف فقالت لا اسجد حتی اومر فقال
احمد هذا الکفر من قائله وقال الشافعی رح لا تقولوا بحدوث الحروف
فان الیهود اول ما هلکت بهذا ومن قال بحدوث حرف من الحروف
فقد قال بحدوث القران ولانه لا یخلوا اما ان یقال هی قدیمة فی
القران فوجب ان تکون قدیمة فی غیره لانه لا یجوز ان یکون الشئ

احمد بن حنبل رح نے حروف ہجا کے قدیم ہونے پر نص لایا ہی اور کہا ہے اپنے
رسالہ مین جسکو اہل نیسا پور و جرجان کیطرف سے لکھا اور جو کہے کہ حروف
تہجی محدث ہین سو وہ اللہ کا نا فرمان ہے اور جب حکم کیا کہ یہ مخلوق ہے
تو بہ تحقیق قرآن کو مخلوق گردانا اور جب کہا گیا اونسے کہ فلان کہتا ہے
جب اللہ تعالے نے حرفون کو پیدا کیا تو لام گر پڑا اور الف سیدھا کھڑا رہا
پھر کہا کہ مین نہین سجدہ کرونگا جب تک کہ حکم کیا جاؤن سجدہ کا تو فرمایا
امام احمد رح نے کہ یہہ کفر ہے اوسکے کہنے والے سے یعنی اوسنے کلمہ کفر کہا
اور فرمایا شافعی رح نے نہ گفتگو کرو حرفون کے حادث ہونے مین اسلئے کہ
یہود اسیکی جہت کر ہلاک ہوئے اور جو قائل ہوا نوپیدا ہونے کا کسی حرف
کے حرفون سے سو بیشک قائل ہوا حدوث قرآن کا اور یہ اس بات سے خالی نہین

الواحد قديما وهو بعينه محدث فان قال هي محدثة في القران
فقد تقدمت الادلة على قدمها في القران فاذا ثبت ذلك في
القران فكذلك في غيره انتهى وقال الله تعالى وكلم الله موسى
تكليما نحن لا نقول في هذا انه كلم موسى بكلام قديم ولا بكلام
مخلوق بل هو سبحانه يتكلم اذا شاء ويسكت اذا شاء كما انه
سبحانه وتعالى خلق السموات والارض في ستة ايام ثم
استوى على العرش وانه سبحانه استوى الى السماء وهي
دخان وانه سبحانه ياتي في ظلل من الغمام والملائكة كما قال
وجاء ربك والملك صفا صفا وقال هل ينظرون الا ان ياتيهم

یا تو یون کہا جاوے کہ وہ قرآن مین قدیم ہین پھر جب قرآن مین قدیم ہوئے تو
واجب ہوا کہ دوسرے مین بھی قدیم ہون کیونکہ یہہ تو جائز نہین کہ ایک ہی چیز
قدیم ہو اور وہی بعینہ محدث بھی ہو پھر اگر کہئے کہ وہ محدث ہین قرآن مین تو
پہلی دلیلین اون کے قدیم ہونے پر قرآن مین لائی جا چکی ہین پس جب
قرآن مین انکا قدیم ہونا ثابت ہوا تو اسیطرح اوسکے غیر مین ہوا انتہے اور
فرمایا اللہ تعالے نے اور بات کی اللہ نے موسیٰ سے بات کرنے کر ہم اسمین یہہ
نہین کہتے کہ اوسنے بات کی موسے علیہ السلام سے کلام قدیم کے ساتھہ اور نہ مخلوق کے ساتھہ
بلکہ یہہ کہتے ہین کہ وہ سبحانہ بات کرتا ہے جب چاہتا ہے اور چپ ہوتا ہی جب
چاہتا ہے بلا کیفیت جیسا کہ اوس سبحانہ وتعالے نے آسمانون اور زمینون کو چھہ دنون
مین پیدا کیا پھر قرار پکڑا اوپر عرش کے اور اوس پاک نے قصد کیا طرف آسمانون کے
اور وہ دھوان تھا اور وہ سبحانہ مع اپنے فرشتون کے بدلیون کے سایون مین

یاتیهم الملائکة او یاتی ربك او یاتی بعض آیات ربك وقال تعالیٰ انما امره اذا اراد شیئاً ان یقول له کن فیکون وقال تعالیٰ وقل اعملوا فسیری الله عملکم ورسوله والمؤمنون وامثال ذلك فی القرآن والحدیث کثیرة یبین الله سبحانه اذا شاء فعل ما اخبر عنه من تکلیمه وافعاله القائم بنفسه وما کان قائما بنفسه فهو کلامه لا کلام غیره والمخلوق لا یکون قائما بالخالق ولا یکون الرب محلا للمخلوقات هل هو سبحانه یقوم به ما شاء من کلماته وافعاله ولیس من ذلك شیء مخلوق انما المخلوق ما کان بائنا عنه وکلام الله من الله لیس ببائن منه ولهذا قال السلف القرآن کلام الله غیر مخلوق منه بدء والیه یعود فقالوا

آتا ہی جیسا کہ فرمایا اور آویگا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھکر اور فرمایا نہین منتظر ہین مگر اسکے کہ آوین اون کے پاس فرشتے یا آوے پروردگار تیرا یا آوین بعض نشانیان پروردگار تیرے کی اور فرمایا سوا اسکے نہین کہ حکم اوسکا جب ارادہ کرتا ہے کسی چیز کا یہہ ہے کہ کہتا واسطے اوسکے ہوجا سو ہوجاتا ہے اور فرمایا برتر نے اور کہدے ای نبی صلعم عمل کرو سو قریب ہی کہ دیکھے اللہ تمھارے کامون کو اور رسول اوسکا اور ایمان والے اور مانند انکے قرآن اور حدیث مین بہت سی مثالین ہین جو بیان کرتی ہین اسکو کہ اللہ پاک جب چاہتا ہے کرتا ہی جسکی خبر دیتا ہے اپنی طرف سے اپنی بات کرنے سے اور افعال اوسکے اوسکی ذات کے ساتھہ قائم ہین اور جو اوسکی ذات کی ساتھہ قائم ہے سو وہ اوسیکا کلام ہے دوسریکا کلام نہین اور مخلوق خالق کے ساتھہ قائم نہین ہوسکتا اور پروردگار محل مخلوقات کا نہین بلکہ اوس سبحانہ کے ساتھہ اوسکی بولیون اور فعلون سے جب تک چاہے قائم ہین اور

منه بدا ای هو المتکلم به لا انه خلقه فی بعض الاجسام المخلوقة وفی
الخازن ان الله تعالی لما تحدا هم بقوله فاتوا بسورة من مثله وفی
آیة بعشر سور مثله فعجزوا عنه انزل هذه الاحرف ومعناه ان
القران لیس هو الا من هذه الاحرف وانتم قادرون علیها فکان یجب
ان تاتوا بمثله فلما عجزتم عنه دل ذلک علی انه من عند الله لا من
عند البشر انتهی وفیه ایضا واعلم ان المجموع الاحرف المنزلة فی اوائل
السور اربعة عشر حرفا فی تسع وعشرین سورة وهی الالف واللام و
المیم والصاد والراء والکاف والهاء والیاء والعین والطاء

اور انمین سے کوئی چیز مخلوق نہین سوا اسکے نہین کہ مخلوق وہ ہی جو اوس سے
علحدہ ہوا اور بولی اللہ کی اوس سے علحدہ نہین اور اسیواسطے سلف نے
کہا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہین - اوس سے شروع ہوا اور اوسی
کی طرف عود کریگا پہر کہا اونھون نے منہ بدا کیا معنی وہی متکلم ہے ساتھ اوسکے
نہ بعض اجسام مخلوقہ کے اندر اوسنے اوسکو پیدا کیا جیساکہ جہمیہ وغیرہ کا مسلک
ہے اور تفسیر خازن مین ہے کہ اللہ تعالے نے جب تحدید کیا اونپر ساتھ قول اپنے
فاتوا بسورة من مثله او فاتوا بعشر سور مثله مفتریات کے تو وہ اس سے
عاجز ہوئے تو اوتارا اللہ پاک نے ان حرفون کو اور مطلب اسکا یہہ ہی کہ نہین ہے
قرآن مگر انہی حرفون سے اور تم قادر ہوا سپر تو واجب ہوا کہ لے آؤ واسطے اسکا
پھر جب تم اس سے عاجز ہوئے تو یہ عجز تمھارا اسپر دال ہے کہ قرآن پاک اللہ کے
پاس سے ہے بشر کے پاس سے نہین ہو چکی عبارت خازن کی آور ایضا اوسمین ہے
اور جان تو کہ کل حروف جو اوائل مین سورتون کے اوتری چودہ ہین بیچ انتیس ۲۹

والسين والحاء والقاف والنون وهي نصف حروف المعجم انتهى
فالحاصل فی هذا الفصل الرد علی من قال لیس فی کلامه تعالی
حرف ولا صوت وعلی من قال کلامه اللفظی مخلوق وکلام النفسی
غیر مخلوق بل کلامه تعالی کله بالحرف والصوت غیر مخلوق

فصل فی قرأة رب العالمین القرآن المجید وسمع الملائکة
منه تعالی والقرأة والسمع من الغیر لا یکونان الا بالحرف والصوت
عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلے الله علیه وسلم ان الله تبارک
وتعالی قرأ طٰهٰ ویٰسٓ قبل ان یخلق السموات والارض بالف عام
فلما سمعت الملائکة القرآن قالت طوبی لامة ینزل هذا علیها وطوبی

سورتون مین الف لام میم اور صاد اور را اور کاف اور ہا اور یا اور عین اور طا
اور سین اور حا اور قاف اور نون ہین اور نصف حرف معجم ہین انتہے پس حاصل
اس فصل کے اندر رد کرنا اوس پر ہے جو کہتا ہے اللہ کی بولی مین حرف و آواز
نہین اور اوسپر جو کہتا ہے کلام لفظی اوسکا مخلوق ہے اور کلام نفسی غیر مخلوق بلکہ کل
کلام اوس برتر کا حرف اور آواز کے ساتھ غیر مخلوق ہے۔

فصل پڑھنے مین رب العالمین کے قرآن مجید کو اور سننا فرشتون کا
اللہ تعالے سے اوسکو اور پڑھنا اور سننا غیر سے نہین ہوتا مگر حرف و آواز
کے ساتھ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے کہ اللہ تبارک و تعالے نے طٰهٰ ویٰسٓ کو ہزار برس قبل پیدا کرنے
آسمان اور زمین کے پڑھا پھر جب فرشتون نے قرآن مجید کو سنا کہنے لگے
خوشخبری واسطے اوس امت کے کہ جس پر یہہ اوتارا جاویگا اور خوشخبری ہے

لاجوان تحمل هذا وطوبیٰ لالسنة تتکلم بهذا رواه الدارمی

فصل ان القران المجید صفة من صفات الله تعالےٰ وکل من صفاته تعالےٰ غیر مخلوق فالقران بالحروف والاصوات غیر مخلوق قال البخاری فی صحیحہ عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم بعث رجلا علی سریة وکان یقرء لاصحابه فی صلوٰتهم فیختم بقل هو الله احد فلما رجعوا ذکروا ذالك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال اسئلوه لای شیٔ یصنع ذلك فسئالوه فقال لانها صفة الرحمٰن وانا احب ان اقرأبها فقال النبی صلی الله علیه وسلم اخبروه ان الله یحبه وفیه ایضا وسمی النبی صلی الله علیه وسلم القران شیئا وهو صفة من صفات الله

اے فی البخاری

اون دلون کے لئے جو اسکا تحمل کرینگے یعنی یاد کرینگے اور طوبیٰ ہے اون زبانون کے لئے جو اسکے ساتھ بولینگے روایت کیا اسکو دارمی نے **فصل** بیشک قرآن مجید ایک صفت ہی اللہ تعالےٰ کی صفتون سے اور کل صفتیں اللہ تعالےٰ کی غیر مخلوق ہین پس قرآن معہ حروف واصوات غیر مخلوق ہے کہا بخاری نے اپنے صحیح مین عائشہ رضی سے ہے کہ نبی صلعم نے ایک مرد کو ایک سریہ یعنی چھوٹی لشکر پر سردار کرکے بھیجا اور وہ اونکی نماز پڑھایا کرتا تھا سو ختم کرتا تھا ہر رکعت کی قرأت کو ساتھ قل ہو اللہ احد کے پھر جب وے لوگ واپس آئے تو اسکا تذکرہ نبی صاحب سے کیا تو فرمایا کہ اوس سے پوچھو ایسا کیون کرتا ہے پھر لوگون نے اوس سے پوچھا تو کہا اسواسطے کہ وہ صفت ہی رحمٰن کی اور مین نہایت محبوب رکھتا ہون کہ اوسکو پڑھا کرون پھر بعد اسکے فرمایا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دو اوسکو کہ اللہ بھی اوسکو چاہتا ہی اور اوسمین ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو شئے فرمایا ہے اور وہ صفت ہے صفات اللہ سے

واستدل البخاري على هذا الترجمة بحديث سهل بن سعد قال النبي صلعم لرجل امعك من القرآن شئ قال سورة كذا وسورة كذا السور سماها فمن تامل وتفكر فيما ذكرنا من اول بحث القرآن المجيد الى هذا المقام فيظهر له جواب سوال مولائی وشیخی جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول حضرت اوستاذي مولانا مولوي سيد محمد احسن الجيلانوي البهاری رحمه الله

سوال هذا چه میفرمایند درین عقیده واہل این عقیده موافق نصوص شرعیه لفظ کلام الله گاہے بر کلام نفسی که صفت ازلی باریست اطلاق کرده میشود وگاہے بر قرآن مجید که مرادف کتابست وگاہے این صفت

اور استدلال کیا ہے بخاری نے اس ترجمہ پر ساتھ حدیث سہل بیٹے سعد کے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے کیا ساتھ تیرے قرآن سے کچھ ہے یعنی کچھ یاد ہے کہا ہاں یہ سورہ اور یہہ سورہ اور سب سورتونکا نام بیان کیا عقیدہ جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب گیلانوی جو قرآن مجید کے باب مین بطور استفتا ارقام فرمایا ہے اللہ اونکی قبر شریف کو ٹھنڈک سے بھردے اور جنت فردوس اعلی مقام عالی عطا فرمائے آمین آمین امین اوسکا ترجمہ یہہ ہے

ترجمہ نصوص شرعیہ کے موافق اس عقیدہ مین اور اس عقیدہ والے کے حق مین کیا فرماتے ہین کہ اطلاق اللہ کا کبھی تو کلام نفسی پر جو صفت ازلی جناب باری ہے ہوتا ہے اور کبھی قرآن مجید پر جو مرادف کتاب سے اور کبھی اس صفت (یعنی کلام نفسی) کو بھی قرآن کہتے ہین اور کلام نفسی سے (جو صفت جناب باری عز اسمہ ہے) صفت واحد بسیط مراد ہے

راہم قرآن میگویند و مراد از کلام نفسی کہ صفت باریست صفتے واحد بسیط
قائم بذاتش ست نہ مدلول لفظ و این صفت فی حد نفسہ نہ انشا است
ونہ خبر و حرف و صوت و کلمہ و سورہ قدیم غیر مخلوق بالاختیار ست و از
صفات ذاتیہ مثل علم ست نہ از صفات فعلیہ مثل تخلیق و این صفت را
تعلق بمعانی مختلفہ ست و این صفت از خود اللہ تعالے بہمین علاقہ در پیرایہ
این معانی بالفاظ مخصوصہ بلا کیف ظاہر و خارج میشود و در وقت ظہور درین
پیرایہ انشا و خبر و مسموع جبرئیل و از صفات فعلیہ باری میگردد و ہمچنین ہرگاہ
این صفت بزبان متکلمے دیگر در پیرایہ ہمون معانی و الفاظ مخصوصہ ظہور میگردد
ذات اجزاء لفظ غیر قار الذات میشود و ہر جزئے را کہ تعلقے خاص بمعانی
خاص ست آن جز بر آن معنی خاص دلالت میکند و درین مرتبہ موصوف

جو اوسکی ذات کے ساتھ قائم ہے نہ مدلول لفظ اور یہ صفت فی حد نفسہٖ انشا
ہے و نہ خبر اور حرف و آواز و کلمہ و سورۃ قدیم غیر مخلوق بالاختیار ہے
اور صفات ذاتیہ سے (جناب باری عز اسمہ کے) ہے جیسے کہ علم ہے اور صفات
فعلیہ سے نہیں جیسے کہ تخلیق ہے (یعنی جیسے کہ پیدا کرنا جناب باری کے صفات
فعلیہ سے ہے ویسے یہ صفت جو قرآن مجید سے مراد ہے نہیں) اور اس صفت کو
معانی مختلفہ کے ساتھ تعلق ہے اور یہ صفت خود اللہ تعالے سے بہمین
علاقہ انھین معانی کے پیرایہ مین بالفاظ مخصوصہ بلا کیف ظاہر و خارج ہوتی
ہے اور جسوقت اس پیرایہ مین ظاہر ہوتی ہے تو انشا و خبر و مسموع جبرئیل اور جناب
باری کی صفات فعلیہ سے ہو جاتی ہے اور اسیطرح یہی صفت جب کسی دوسرے متکلم
کی زبان پر اونھین معانی و الفاظ مخصوصہ کے پیرایہ مین ظاہر ہوتی ہے تو ذات

بہ نزول و اعجاز و ہدی و عربیہ و مجعولہ ارادی از باری و مسمے بقران کہ مرادف
کتابست میگردد و این اسم اسم جنس ہست و باریتعالے باعتبار این صفت فعلیہ
گاہے متکلم ست و گاہے ساکت و بالجملہ مصداق کلام اللہ ظاہر و مظہر ہر دو
است ظاہر ازلیست و مظہر غیر ازلی و اطلاق قران بر این مظہر عام ازین
است کہ خارج و ظاہر از باری شود یا از غیر او حقیقی ست و نفی قرانیہ ازین مظاہر
حقیقہ روا نیست و نقوش کتابیہ خاصہ گو بر لوح صبیان باشند چون از مظاہر
او اند ہم قرآن ہستند مسموع محفوظ مقرو مکتوب بودن قرآن حقیقہ صحیح ست و
اتصاف این صفۃ ازلی او تعالے باین اوصاف از قبیل اتصاف الشئ باوصاف
متعلقاتہ میتواند شد مرقومہ ۱۲۹۹ھ

اجزا و لفظ غیر قار الذات ہو جاتی ہے اور جون سے جزو کو کہ تعلق خاص یعنی خاص
پر دلالت کرتی ہے تو اسی مرتبہ مین وہ صفت موصوف بہ نزول و اعجاز
وہدی و عربیہ و مجعولہ ارادی از باری اور مسمے بقرآن کہ مرادف کتاب ہے
ہو ہے اور یہ اسم اسم جنس ہے اور باریتعالے اسی صفت فعلیہ کے اعتبار کر
گاہے متکلم و گاہے ساکت ہے و بالجملہ مصداق کلام ظاہر و مظہر دونون ہین
ظاہر ازلی ہے اور مظہر غیر ازلی اور اطلاق قرآن کا اس مظہر پر حقیقی ہے
عام ازین کہ جناب باری سے خارج ہو یا اوسکے غیر سے اور نفی قرانیت کی ان مظاہر
سے حقیقہ روا نہین اور نقوش کتابیہ خاصتہ گو لوح صبیان پر ہون جب مظاہر
اوسکے ہین تو قرآن ہی ہین مسموع مقرو مکتوب ہونا قرآن کا حقیقہ صحیح ہے اور جناب
باری کی اس صفت ازلی کا ان اوصاف کے ساتھ متصف کرنا اتصاف الشئ باوصاف
متعلقاتہ کے قبیل سے ہے۔ ترجمہ علی حسن عفی عنہ ۱۳۰۶ھ

فصل فی الرد علی من انکر ان غنیة الطالبین لیس من تالیف
شیخ عبد القادر جیلانی قدس الله سره قال ابن تیمیة فی الحمویة
فی الرد علی الجهمیة فی صفحہ ۶۶ ومن متاخرهم الامام ابو محمد
عبد القادر بن ابی صالح الجیلی قال فی کتاب الغنیة له اما معرفة
الصانع بالاثبات والدلالات علی وجه الاختصار فهوان یعرف
ویتیقن ان الله تعالی واحد احد الی ان قال هو بجهة العلو مستو
علی العرش محتوی علی الملك محیط علمه بالاشیاء الیه یصعد
الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعه یدبر الامر من السماء الی الارض
ثم یعرج الیه فی یوم کان مقداره الف سنة مما تعدون ولا یجوز

فصل بیچ رد اوس شخص کے ہے جو انکار کرے کہ غنیۃ الطالبین شیخ
عبد القادر جیلانی قدس سرہ کی تالیف سے نہین کہا ابن تیمیہ نے حمویۃ فی
الرد علی الجہمیۃ کے ۶۶ صفحہ مین اور علماے متاخرین سے امام ابو محمد عبد القادر
بیٹے ابی صالح جیلی رح نے کتاب غنیۃ مین اپنے فرمایا ہے لے پہچان صانع کی
ساتھ اثبات اور دلیلون کے مختصر طور پر یہ ہے کہ وہ تعرف اور یقین کرے
کہ بیشک اللہ تعالے واحد احد یعنی اکیلا ہی یہانتک فرمایا کہ وہ بجانب
علو قرار پکڑ نیوالا ہے عرش پر محتوی ہے ملک پر علم اوسکا محیط ہے کل چیزونکو
اوسیکی طرف صعود کرتی ہے کلمہ طیب اور عمل صالح کو بڑھاتا ہی تدبیر کرتا ہے کام
کی آسمان سے طرف زمین کے پھر چڑھ جاتا ہے طرف اوسکے بیچ ایکدن کے
کہ اندازہ اوسکا ہزار برس کا اون برسون سے کہ گنتے ہو تم اور نہین جائز ہے
توصیف اوسکی ساتھ اس کے کہ وہ ہر جگہ مین ہے بلکہ کہا جاے کہ وہ آسمان مین عرش پر

وصفه بانه تعالیٰ فی کل مکان بل یقال انه فی السمآء علی العرش کما قال الرحمن علی العرش استوی وذکر ایات واحادیث الی ان قال وینبغی اطلاق صفة الاستواء من غیر تاویل وانه استوی بالذات علی العرش قال وکونه علی العرش مذکور فی کل کتاب انزل علی کل نبی ارسل بلا کیف وذکر کلاما طویلا لا یحمله هذا الموضع وذکر سائر الصفات نحو هذا انتهی قال العلی القاری الحنفی فی النهج الازهر شرح فقه اکبر واما ما وقع فی الغنیة للشیخ عبد القادر الجیلی عند ذکر الفرق المرجیة حیث قال ومنهم القدریة وذکر اصنافا منهم ثم قال ومنهم الحنفیة وهم اصحاب ابی حنیفة نعمان بن ثابت

ہے جیسا کہ فرمایا رحمن نے اوپر عرش کے قرار پکڑا اور ذکر کیا آیات اور احادیث کا حتی کہ فرمایا اور لائق ہے اطلاق استوے کا بغیر تاویل کے اور او سکے بالذات قرار پکڑا ہے عرش پر فرمایا اور ہونا اوسکا اوپر عرش کے ذکر کیا گیا کل کتابون مین جو اوتاری گئی ہر نبیون پر جو بھیجے گئے بلا کیفیت ہی اور ذکر کیا کلام طویل جسکو یہ جگہ محتمل نہین اور باقی صفات مین بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے انتہے کہا ملا علی قاری حنفی نے نہج الازہر شرح فقہ اکبر مین ولیکن جو واقع ہے غنیہ مین شیخ عبد القادر جیلی کے نزدیک ذکر فرقہ مرجیہ کے جہان کہا ہے اور او نمین سے قدریہ ہے اور ذکر کیا اون کے اقسام کو پھر کہا اور او نمین سے حنفیہ ہین اور وہ اصحاب ابی حنیفہ نعمان بیٹے ثابت کے ہین جو کہتے ہین کہ ایمان معرفۃ اور اقرار کرنا ہے ساتھ اللہ اور اوسکے رسول کے اور اوسکے ساتھ جو آئی اوسکے پاس سے یعنی قرآن اور کل

زعموا ان الایمان هو المعرفة والاقرار بالله ورسوله وبما جاء من عنده جملة علی ما ذکره البرهوتی فی کتاب الشجرة فهو اعتقاد فاسد وقول کاسد مخالف لاعتقاد فی الفقه الاکبر انتہی وقال الولی الله دهلی فی تفہیم اما بعد فقد سألنی عن قول امام الطریقة قطب الحقیقة الشیخ عبد القادر الجیلی عند ذکر الفرق الغیر الناجیة فی الغنیة حیث قسم المرجئة الی اثنی عشر فرقة منهم الحنفیة لم قال بعد التفصیل واما الحنفیة الخ وقال العلامة الذهبی فی کتاب العرش الکبیر فی ورق ۶۹ الشیخ عبد القادر قال الشیخ الاسلام سید الواعظ ابو محمد عبد القادر ابن ابی صالح جنگی دوست الجیلی الحنبلی شیخ العراق فی کتاب الغنیة له وهو مجلد امامعرفة الصانع بالایات والدلائل علی

کے ساتھ موافق اوسکے جسکو برہوتی نے کتاب الشجرة مین ذکر کیا سو یہہ اعتقاد فاسد اور قول کاسد ہے اور مخالف اوس اعتقاد کے ہے جو فقہ اکبر مین ہے انتہی اور کہا ولی اللہ دہلی نے تفہیم مین اما بعد پس تحقیق پوچھا مجکو قول سے امام الطریقة قطب الحقیقة شیخ عبد القادر جیلی رحمہ اللہ کے جو غنیہ مین بیچ نزدیک ذکر غیر فرقہ ناجیہ کے جہان تقسیم کیا ہے مرجیہ کے بارہ فرقون پر او نہین سے ایک حنفیہ ہے پھر بعد تفصیل کے فرمایا ہے ولیکن حنفیہ آخر تک انتہی اور کہا علامہ ذہبی نے اپنی کتاب عرش کبیر مین بیچ ورق اونہتر ۶۹ کے شیخ عبد القادر لئے کہا کہ شیخ الاسلام واعظون کے سردار ابو محمد عبد القادر بیٹے ابی صالح جنگی دوست جیلی حنبلی شیخ العراق نے کتاب غنیہ مین جو اونکی ہے اور وہ مجلد ہے اسے پر معرفت صانع کے ساتھ نشانیون اور دلیلون کے مختصر طور پر سو وہ یہہ ہے

وجه الاختصار فهو ان يتعرف ويتيقن ان الله واحد احد الى ان قال وهو مستو على العرش محتوٍ على الملك محيط علمه بالاشياء اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه ولا يجوز وصفه بانه فى كل مكان بل يقال انه فى السماء على العرش كما قال الرحمن على العرش استوى وينبغى اطلاق ذلك من غير تاويل وكونه تعالى على العرش فمذكور فى كل كتاب انزل على كل نبى ارسل بلا كيف انتهى قال العلامة ابو الفرج عبد الرحمن بن شهاب الدين المشهور بابن رجب فى الطبقات للشيخ عبد القادر رحمه الله كلام حسن فى التوحيد والصفات والقدر وفى علوم المعرفة موافق للسنة وله كتاب الغنية لطالبى طريق الحق عزوجل وهو وله كتاب

کو پہچانے اور یقین کرے کہ اللہ اکیلا ہے آخر تک جیسا کہ اوپر گزرا کہا علامہ ابو الفرج عبد الرحمن شہاب الدین کے بیٹے نے جو مشہور سا تھا ابن رجب کے ہیں طبقات میں اور واسطے شیخ عبد القادر کے اچھی بات ہی توحید اور صفات اور قدر میں اور علوم معرفت میں موافق حدیث کے اور واسطے اونکے کتاب غنیہ ہے واسطے طالب طریق حق عزوجل کے اور واسطے اون کے کتاب فتوح الغیب ہے انتہی اور ذکر کیا محمد نے دراسات اللبیب میں بیچ صفحہ ۲۵۹ کے اور قول غوث الاعظم رحمہ اللہ تعالےٰ کا غنیہ میں جہان پر اہل مدینہ کیطرف اشارہ کر کے فرمایا نہ مواکلت کرو اونسے اور نہ مناکحت کرو اونسے اگر ثابت ہو کہ وہ فقیر مدسوس علیہ ہے سو وہ بیچ مذہب متجاسرین کے ہے نہ حنفیہ سے نہ ابی حنیفہ کے مذہب میں اور محفوظ رکھے اونکو اللہ اس سے انتہی اور کشف الظنون

فتوح الغيب انتهى و ذكر محمد في دراسات اللبيب في صفحہ ۳۵۹ و
قول الغوث الاعظم رحمه الله تعالى في الغنية حيث قال مشيرا
الى اهل مذهبه لا تواكلوهم ولا تناكحوهم ان ثبت انه غير
مدسوس عليه فهو في مذهب المتجاسرين من الحنفية دون
ابي حنيفة وحاشاه من ذلك انتهى وفي كشف الظنون جلد
ثاني صفحہ ۵۹ غنية الشيخ عبد القادر الجيلاني المتوفى ۵۶۱ه
احدى وستين وخمس مائة انتهى قال شاه محمد علي حبيب
الفلواروى في اسوة حسنة في صفحہ ۱۹ غنية الطالبين حضرت
غوث اعظم محبوب سبحانى شيخ محي الدين ابو محمد عبد القادر
جيلانى رضي الله عنه و تعتقد اهل السنة ان امة محمد صلعم
خير الامم الخ انتهى هكذا قال ابن حجر عسقلاني وعبد الغنى
النابلسى وعبد الحكيم سيالكوتى وغيرهم من الاكابر فانكار
شيخ عبد الحق دهلوى و اتباعه ان غنية الطالبين ليس من تاليف
شيخ عبد القادر جيلانى قدس الله سره غير مقبول

کی دوسری جلد صفحہ ۵۹ مین ہی غنیہ شیخ عبد القادر جیلانی کی ہی جنکا ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ مین انتقال
ہے انتہی اور کہا شاہ محمد علی حبیب پھلواروی نے اسوۂ حسنہ مین بیچ صفحہ ۱۹ کی غنیہ الطالبین
مین حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی کے ہی اور
اعتقاد رکھتے ہین اہل سنت کہ امت محمد صلعم کی بہتر امتون سے ہی انتہی ایسے ہی کہا ہی ابن حجر
عسقلانی نے اور عبد الغنی نابلسی اور عبد الحکیم سیالکوٹی وغیرہم نے اکابر سے پس انکار
شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور اونکی اتباع کا اسمین کہ غنیہ الطالبین شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ
کی تالیف سے نہین غیر مقبول ہی

فصل فی تذمیم علم الکلام واهله کان السلف والائمة یعیبون کلامهم هذا ویذمونه ویقولون من طلب الدین بالکلام تزندق کما قال ابو یوسف ویروی عن مالک ویقول الشافعی حکمی فی اهل الکلام ان یضربوا بالجرید والنعال ویطاف بهم بین القبائل والعشائر ویقال هذا جزاء من ترک الکتاب والسنة واقبل علی الکلام وقال الامام احمد بن حنبل علماء الکلام زنادقة وما ارتدی احد بالکلام فافلح وقد صدق الائمة فی ذلک فانهم یبنون امرهم علی کلام مجمل یروج علی من لم یعرف حقیقة فاذا اعتقد انه حق تبین انه مناقض للکتاب والسنة فبقی فی قلبه مرض ونفاق وریب وشک بل یطعن فیما جاء به الرسول وهذه هی الزندقة وهو کلام باطل من جهة العقل کما قال بعض السلف

فصل بیچ بیان برائی علم کلام اور متکلمین کے تھے سلف اور ائمہ اس کلام کو اون کے معیوب جانتے اور مذمت کرتے اور کہتے تھے جسنے طلب دین کی کیا علم کلام سے زندیق ہوا جیسا کہ کہا ابو یوسف نے اور روایت کیگئی مالک سے اور امام شافعی سے کہ کہتے تھے میرا حکم اہل کلام کے حق مین یہ ہے کہ پیٹے جاوین چھڑی اور جوتے سے اور تمام قبائل اور عشائر مین پھرائے جاوین اور کہا جاوے یعنی منادی یون پکار پکار کے یہہ بدلا ہے اوسکا جسنے قرآن وحدیث کو چھوڑدیا اور علم کلام کیطرف متوجہ ہوا اور کہا امام احمد بن حنبل رح نے علماے کلام زندیق ہین اور نہ مرتد ہوا کوئی علم کلام کے سبب کر پھر نجات پایا اور تحقیق سچ کہا اسمین اماموں نے پھر دے اونکے امر کو بنی اوپر کلام مجمل کے کرتے ہین جسکا رواج ایسے شخص پر ہو جو حقیقتا نہ پہچانتا ہو پھر جب اوسکے

العلم بالكلام هو الجهل فهم يظنون ان معهم عقليات وانما معهم جهليات كسراب بقيعة يحسبه الظمان ماء حتى اذا جاءه لم يجده شيئا ووجد الله عنده فوفاه حسابه والله سريع الحساب هذا هو الجهل المركب لانهم كانوا في شك وحيرة فهم في ظلمات في بحر لجي يغشاه موج من فوقه موج من فوقه سحاب ظلمات بعضها فوق بعض اذا اخرج يده لم يكد يراها ومن لم يجعل الله له نورا فما له من نور اين هؤلاء من نور القران والايمان قال الله تعالى الله نور السموات والارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح المصباح في زجاجة الزجاجة كانها كوكب دري يوقد من شجرة مباركة زيتونة لا شرقية و

حق ہونیکا اعتقاد کیا تو ظاہر ہوئی یہہ بات کہ وہ کتاب وسنت کے مناقض ہے سو باقی رہگئی اوسکے دل مین بیماری اور نفاق اور شک بلکہ طعن کرتا ہے رسول کی لائی ہوئی چیز یعنی قرآن پر اور یہی زندیقی ہوتا ہے اور یہہ کلام عقل کی جہت کر باطل ہے جیساکہ کہا بعض سلف نے جاننا علم کلام کا جہل ہے پھر وے یعنی سلف کہتے ہین کہ ساتھ اونکے عقلیات ہین اور سوا اسکے نہین کہ ساتھ اونکے جہلیات ہین مانند ریت کے ہین بیچ میدان کے گمان کرتا ہے اوسکو پیاسا پانی یہان تک کہ جب آیا اوسکے پاس نہ پایا اوسکو کچھہ اور پایا اللہ کو نزدیک اوسکے سو پورا دیا اوسکو حساب اوسکا اور اللہ جلد لینے والا ہے حساب کا یہہ ہے جہل مرکب کیونکہ وے شک مین تھے اور حیرت مین سو وہ تاریکیون مین ہین بیچ دریا گہری کے ڈھانکتی ہے اوسکو موج اوپر اوسکے موج ہے اوپر اوسکے بادل ہے اندھیرے ہین بعض اونکے اوپر بعضون کے جب نکالے ہاتھہ اپنا نہین نزدیک کہ دیکھے اوسکو اور جو کوئی کہ نکرے اللہ واسطے

لا غربية يكاد زيتها يضيء ولو لم تمسسه نار نور على نور يهدي الله
لنوره من يشاء ويضرب الله الامثال للناس والله بكل شيء عليم
فصل نشهد لله بالوحدانية وللرسول بالرسالة والنبوة ونعرف
ربنا بصفاته التي نطق بها وحيه وتنزيله او شهد بها رسوله على
ما وردت الاخبار الصحاح به ونقلت العدول الثقات عنه ونثبت
لله جل جلاله ما اثبته لنفسه في كتابه وعلى لسان رسوله صلى الله
عليه وسلم ولا نعتقد تشبيها بصفاته بصفات خلقه ونقول انه خلق
ادم بيده كما نص سبحانه عليه في قوله عز من قائل قال يا ابليس ما منعك
ان لا تسجد لما خلقت بيدي ولا نحرف الكلم عن مواضعه بحمل اليدين

نور پس نہیں واسطے اوسکے کچھ نور کہاں سے ان کے لئے نور قرآن اور ایمان
سے فرمایا اللہ تعالی نے اللہ نور ہے آسمانوں کا اور زمین کا مثال نور اوسکے کے مانند
طاق کے ہے بیچ اوسکے چراغ ہو اور چراغ بیچ قندیل شیشہ کے ہے وہ قندیل
گویا کہ وہ تارا ہے چمکتا روشن کیا جاتا ہے وہ چراغ درخت مبارک زیتون کے سے نہ مشرق
کی طرف ہے اور نہ مغرب کی طرف ہے نزدیک ہے کہ تیل اوسکا روشن ہو جاوے اور اگرچہ نہ لگے
اوسکو آگ روشنی اوپر روشنی کے راہ دکھاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جسکو
چاہتا ہے اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں واسطے لوگوں کے اور اللہ ساتھ ہر چیز کے جاننے والا ہے
فصل گواہی دیتے ہیں ہم اللہ کی وحدانیت کی اور رسول کی رسالت کی اور نبوۃ کی
اور پہچانتے ہیں ہم اپنے پروردگار کو اون صفتوں کے ساتھ جسکے ساتھ وحی اور
تنزیل اوسکی ناطق ہے یا جسکی شہادت اوسکے رسول نے دی ہے موافق اوسکے جو کہ
ساتھ اخبار صحاح وارد ہوئے ہیں اور ثقہ اور عادلوں نے اوسے نقل کیا اور ثابت کرتے ہیں

على النعمتين او القوتين تحريف المعتزلة الجهمية اهلكهم الله تعالى ولا نكيفها
بكيف او تشبيهها بايدي المخلوقين تشبيه المشبهة خذلهم الله وقد
اعاذنا الله تعالى من التحريف والتشبيه والتكييف ومن علينا بالتعريف
والتفهيم حتى سلكنا سبيل التوحيد والتنزيه وتركنا القول بالتعطيل
والتشبيه وتتبع قول الله عز وجل ليس كمثله شئ وهو السميع البصير
وكذلك نقول في جميع الصفات التي نزل بذكرها القران وورد ت
به الاخبار الصحاح من السمع والبصر والعين والوجه والعلم والقوة و
القدرة والعزة والعظمة والارادة والمشيئة والقول والكلام والرضا

ہم جل جلالہ کے لئے جو اوسنے اپنے واسطے اپنی کتاب مین اور اپنے نبی صلے اللہ علیہ
وسلم کی زبان پر ثابت کیا ہی اور نہین اعتقاد رکھتے ہین اوسکی صفتونکی تشبیہ کا ساتھہ صفتون
مخلوق اوسکے کے اور کہتے ہین کہ آدم علیہ السلام کو اوسنے اپنے ہاتھہ سے پیدا کیا جیسا
نص بیان کیا اوس سبحانہ نے اسپر اپنے قول بزرگ مین فرمایا ای ابلیس کسنے منع کیا
تجکو اس سے کہ سجدہ کرے اوسکو جسکو ہمنے اپنے ہاتھون سے پیدا کیا اور نہین تحریف
کرتے ہم کسی کلمہ کو اونکی جگہون سے کہ حمل کیجاوین یدین دو نعمتون پر جیسا کہ تحریف
کرتے ہین معتزلہ اور جہمیہ ہلاک کرے اونکو اللہ برتر اور ہم اونکی کوئی کیفیت نہین بیان
کرتے یا تشبیہ مخلوقیت کی ہاتھہ کے ساتھہ نہین دیتے جیسا مشبہ اللہ اونکو رسوا کرے
دیتے ہین اور بے شک اللہ نے ہمکو پناہ مین رکھا تحریف اور تشبیہ اور تکییف سے اور احسان
کیا ہمپر تعریف اور تفہیم کے ساتھہ یہانتک کہ چلے ہم توحید اور تنزیہ کے رستہ پر
اور چھوڑ دیا ہمنے تعطیل اور تشبیہ کی بات کو اور پیروی کرتے ہین اللہ غالب اور بزرگ
کے قول کی نہین ہے مانند اوسکے کوئی اور وہ سننے والا اور بینائی والا ہے اور ایسا ہی

والسخط والحب والبغض والفرح والضحك وغيرها من غير تشبيه بشيء من ذلك بصفات المربوبين المخلوقين بل ننتهي فيها الى ما قال الله تعالى وقال رسوله صلعم من غير زيادة عليه ولا اضافة اليه ولا تكييف له ولا تشبيه ولا تحريف ولا تبديل ولا تغيير ولا ازالة للفظ الخبر عما تعرفه العرب ويضعه عليه بتاويل منكر يستنكر ونجريه على الظاهر ونكل علمه الى الله تعالى ونقر بان تاويله لا يعلمه الا الله كما اخبر الله عن الراسخين في العلم ولكن نقول امنا به كل من عند ربنا وما يذكر الا اولوا الالباب كل يوم هو في شان يسوق ما قدر الى ما وقت والله اعلم

کہتے ہیں کل صفتوں میں جسکے ذکر میں قرآن نازل ہوا اور صحیح حدیثیں وارد ہوئیں سننے اور دیکھنے اور آنکھ اور منہ اور علم اور قوت اور قدرت اور عزت اور بزرگی اور ارادہ اور مشیت اور قول اور کلام اور خوشی اور ناراضی اور حب اور بغض اور فرح اور ہنسی وغیرہا سے بغیر مشابہت انکے کے ساتھہ صفات مربوبین مخلوقین کے بلکہ پہنچا دیتے ہیں انہیں طرف اوسکے کہ کہا اوسکو اللہ تعالیٰ اور اوسکے رسول صلعم نے بغیر زیادتی کے اوسپر اور بغیر اضافت کے طرف اوسکے اور بغیر کیفیت بیان کرنے اوسکے کے اور بلا تشبیہ اور تحریف اور بدل ڈالے اور تغیر اور ازالۃ لفظ خبر کے اوس سے کہ جانتے ہیں اوسکو عرب اور رکھتے ہیں ساتھہ تاویل منکر کے اور جاری رکھتے ہیں ہم اوسکو ظاہر پر اور سونپ دیتے ہیں اوسکے علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف اور اقرار کرتے ہیں کہ تاویل اوسکی کوئی نہیں جانتا مگر اللہ جیسا خبر دیا اللہ نے راسخین فی العلم سے اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے ہم ساتھہ اوسکے کل ہمارے پروردگار کے پاس سے اور نہیں نصیحت پکڑتے مگر عقل والے ہر روز وہ بیچ ایک شان کے ہے چلا رہا ہو جسکا اندا

حي بحياة وعالم بعلم وقادر بقدرة ومريد بارادة وسميع بسمع وبصير
ببصر ومدرك بادراك ومتكلم بكلام وآمر بامر وناه بنهي
ومخبر بخبر وانه تعالى عادل في حكمه وقضائه ومحسن متفضل
في عطائه وانعامه مبدئ ومعيد محي ومميت محدث وموجد مثيب
ومعاقب جواد لا يبخل عليم لا يجهل حفيظا لا ينسى يقظان لا يسهو
لا يغفل يقبض ويبسط ويضحك ويفرح ويحب ويكره ويبغض
ويرضى ويغضب ويسخط يرحم ويغفر يعطي ويمنع له يدان وكلتا
يديه يمين قال جل وعلا والسموات مطويات بيمينه بلا كيفية
روى نافع عن ابن عمر رض انه قال قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم

کردیا وقت مقرر تک اور وہ برتر زندہ ہے ساتھ زندگی کے اور جاننے والا ہے
ساتھ علم کے اور قادر ہے ساتھ قدرت کے اور مرید بالارادہ ہے اور سننے والا ہے
ساتھ شنوائی کے اور دیکھنے والا ہے ساتھ بینائی کے اور دریافت کرنیوالا ساتھ
ادراک کے اور متکلم ہے ساتھ کلام کے اور حکم کرنیوالا ہے امر کا اور روکنے والا
نہی عنہ سے اور خبر دینے والا کسی خبر کا اور وہ برتر اپنے حکم اور قضا مین عادل ہے
اور احسان کرنیوالا اور بڑھکر دینے والا اپنی بخششون اور انعام مین اور شروع
کرنیوالا اور لوٹا لینے والا اپنی طرف زندہ رکھنے والا اور مارنے والا اور نیا پیدا کرنیوالا
ثواب دینے والا ایمان والون کا اور عذاب کرنیوالا کافرون پر بڑا سخی ہے بخیل نہین
ہے والا جلدی نہین کرتا یاد رکھتا بھولتا نہین بیدار ہے سوتا نہین ہوشیار
ہے غافل نہین بند کرتا ہے اور کھولتا ہے ہنستا اور خوش ہوتا ہے دوست رکھتا اور
کروہ جانتا اور بغض رکھتا اور راضی رہتا اور غصہ ہوتا ناخوش ہوتا اور رحم کرتا اور بخشتا

علی المنبر والسموات مطویات بیمینه وقال تکون فی یمینه یرمی بها
کما یرمی الغلام بالکرة ثم یقول انا العزیز قال فلقد رایت رسول الله
صلی الله علیه وسلم یتحرک علی المنبر حتی کاد یسقط قال ابن عباس رض
یقبض الارضین والسموات جمیعاً فلا یری طرفهما من قبضة وعن انس
بن مالک عن ابن عباس رض عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال المقسطون
یوم القیمة علی منابر من نور علی یمین الرحمن وکلتا یدیه یمین و
خلق ادم علیه السلام بیده علی صورته وغرس جنة عدن بیده

اور دیتا اور روکتا ہوا اسطے اوسکے دو ہاتھ ہین اور دونون داہنے ہین فرمایا بزرگ
و برتر نے اور کل آسمان لپیٹے ہوئے ہین اوسکے دہنے ہاتھ ہین بلا کیفیت روایت
نافع نے ابن عمر سے وہ کہتے ہین پڑھا رسول اللہ صلعم نے منبر پر اور آسمانین لپیٹے
ہوئے ہین اوسکے دہنے ہاتھ ہین اور فرمایا ہے اوسکے دہنے ہاتھ مین پھینکتا ہے
اوسکو جیسا پھینکتا ہے چھوٹا لڑکا غلہ کو پھر فرماتا ہے مین غالب ہون کہا ابن عمر نے
سو البتہ تحقیق دیکھا مین نے رسول اللہ صلعم کو ہلنے لگے منبر پر یہانتک کہ قریب
گرنے کے ہوئے کہا ابن عباس رض نے کہ بند کرتا ہے زمینون اور آسمانون
کو اکٹھا پھر نہین دیکھا جاتا کنارہ اونکا اوسکے قبضہ سے اور انس بیٹے مالک سے
مروی ہے وہ ابن عباس سے اور اوسنے حضرت صلعم سے ذکر کیا کہ آنحضرت صلعم نے
فرمایا انصاف کرنیوالے قیامت کے دن نور کے منبرون پر دہنے جانب رحمن کے
ہونگے اور دونون ہاتھ اوسکے دہنے ہین اور پیدا کیا آدم علیہ السلام کو اپنے
ہاتھ سے اونکی صورت پر اور بویا جنت عدن کو اپنے ہاتھ سے اور بویا درخت
طوبے کو اپنے ہاتھ سے اور لکھا توریت کو اپنے ہاتھ سے اور دیا اوسکو موسے

وغرس شجرة طوبى بيده وكتب التورية بيده وناديها موسى من يده الى يده وكلمه تكليما من غير واسطة ولا ترجمان وقلوب العباد بين اصبعين من اصابع الرحمن يقلبها كيف يشاء ويوعيهما اراد والسموات والارض يوم القيامة في كفه كما جاء في الحديث ويضع قدمه جهنم فينزوي بعضها الى بعض وتقول قط قط ويخرج قوم من النار بعده وينظر اهل الجنة في وجهه ويرونه لايضامون في رؤيته ولا يضارون كما جاء في الحديث سيتجلى لهم ويعطيهم ما يتمنون وقال عز من قائل للذين احسنوا الحسنى وزيادة قيل الحسنى الجنة والزيادة النظر الى وجهه الكريم وقال تعالى وجوه يومئذ ناضرة

کو اپنے ہاتھ سے اونکے ہاتھ مین اور بات کی موسے بات کرنے کر بغیر واسطے اور مترجم کے اور دل بندون کا درمیان دو انگلیون کے ہے رحمن کے انگلیون سے پھیرتا ہے اوسکو جسطرح چاہتا ہے اور رکھے رہتا ہے اوسکو جب تک چاہتا ہے اور آسمان اور زمین قیامت کے دن اوسکی موٹھی مین ہونگے جیسا حدیث مین آیا ہے اور رکھیگا پیر کو اپنے جہنم مین سو سمٹ جائیگا بعض اوسکا بعض کیطرف اور کہیگی بس بس یعنی بھرگئی بھرگئی اور نکلیگی ایک قوم آگ دوزخ سے بعد اوسکے اور دیکھینگے جنت والے اوسکے منہ کیطرف اور شک وشبہہ اوسکے دیکھنے مین نکرینگے جیسا حدیث مین آیا ہے کہ تجلی کریگا اونکے واسطے پروردگار اونکا اور دیگا اونکو جسکی وہ تمنا اور چاہ کرینگے اور کہا سب کہنے والے بزرگ کہنے والے یعنی اللہ نے واسطے اونکے جنہوں نے نیکیان کین بھلائی ہے اور زیادتی کہا گیا بھلائی وہی جنت ہے اور زیادتی دیکھنا اوسکے وجہ کریم کیطرف اور فرمایا کتنے منہ

الی ربها ناضرة و يعرض عليه العباد يوم الفصل والدين يتولى حسابهم
بنفسه ولا يتولى ذلك غيره كل ذلك بلا كيفية وتشبيه المخلوقين
وهو قول المعظم السلف او كلهم انه لا يتكلم في معنى هذه الآيات
والاحاديث بل يقولون يجب علينا ان نؤمن بها و نعتقد ان لها
معنا يليق بجلال الله تعالی وعظمته مع اعتقادنا الجازم ان الله
ليس كمثله شئ وانه منزه عن التجسيم

فصل نحن نعتقد ان الماء فوق السماء والعرش على الماء والله
على العرش بلا كيف لا يخفى عليه شئ من اعمال المخلوقين خلق

اوسدن تازے ہین اپنے رب کیطرف دیکھتے اور حاضر کئے جاوینگے اوسکے
پاس بندے فیصلہ کی اور جزا کے دن تبفسہ اونکے حساب کا والی ہوگا اوسکے
سواے کوئی اوسکا والی نہوگا یہہ سب بلا کیفیت اور تشبیہ المخلوقین ہین
اور یہی قول ہے بڑے بڑون کا سلف سے وے ان آیتون اور حدیثون کے
معنی مین کچھ نہین بولتے بلکہ کہتے ہین ہم پر واجب ہے کہ اونکے ساتھ ایمان
لاوین اور اعتقاد رکھین کہ اونکے لئے معنی ہین جو اللہ تعالے کے جلال اور عظمت
لائق ہے باوجود اعتقاد جازم ہمارے کہ اوسکا مثل کوئی نہین اور وہ جسم رکھنے
سے پاک ہے

فصل ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ پانی آسمان پر ہے اور عرش پانی پر
اور اللہ تعالے عرش پر بلا کیفیت ہی یعنی کیفیت معلوم نہین کس طرح سے کچھ
بھی بندے کے عملون سے اوسپر چھپا نہین پیدا کیا سات آسمانون کو بعض کو
بعض پر اور سات زمینون کو ایک کو ایک سے نیچے اور اوپر کے طبقے زمین سے

سبع سموات بعضها فوق بعض و سبع ارضين بعضها اسفل بعض ومن الارض العليا الی السماء الدنيا خمس مائة عام و بين كل سماء و سماء مسيرة خمس مائة عام والعرش حملته يحملونه و في صحيح الترمذي عن العباس بن عبد المطلب زعم انه كان جالسا في البطحاء في عصابة و رسول الله صلی الله عليه وسلم جالس فيهم اذ مرت عليهم سحابة فنظروا اليها فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم هل تدرون ما اسم هذه قالوا نعم هذا السحاب فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول الله صلی الله عليه وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال لهم رسول الله صلعم هل تدرون كم بعد ما بين السماء والارض قالوا لا والله ما ندري

آسمان دنیا تک پانسو برس کا فصل ہے اور اسیطرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہے اور عرش کے اوٹھانیوالے ہین جو اوسکو اوٹھائے ہین اور صحیح ترمذی مین عباس عبد المطلب کے بیٹے رضہ سے مذکور ہے کہتے ہین وہ بطحا مین جو ایک جگہ ہے مدینہ مین ایک جماعت کے اندر تھے اور اونمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے تھے اچانک ایک ٹکڑا بدلی کا اونپر گزرا سو دیکھا اونھون نے اوسکی طرف پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو اسکا کیا نام ہے سبھون نے کہا ہان یہ بادل ہے پھر فرمایا اور مزن کہا اور مزن بھی فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور عنان سب نے کہا عنان بھی پھر فرمایا اونکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتے ہو کسقدر دوری ہے درمیان آسمان اور زمین کے سب نے کہا اللہ کی قسم نہین جانتے ہم فرمایا سو بیشک دوری ان دونون کے درمیان ایکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی راہ کی ہے اور اسیطرح وہ آسمان جو اوسکے اوپر ہے

قال فقال بعد ما بينهما اما واحدة واما اثنتان او ثلث وسبعون سنة والسماء التي فوقها كذلك حتى عدد من سبع سموات كذلك ثم قال فوق السماء السابعة بحر بين اعلاه واسفله كما بين السماء الى السماء وفوق ذالك ثمانية اوعال بين اظلافهن وركبهن مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ظهورهن العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين السماء والسماء والله فوق ذلك قال عبد بن حميد سمعت يحيى بن معين يقول الا يريد عبد الرحمن بن سعد ان يحج حتى يسمع منه هذا الحديث هذا حديث حسن غريب وروى الوليد بن ابي ثور عن سماك نحوه ورفعه وروى شريك عن سماك بعض هذا الحديث ووقفه ولم يرفعه وعبد الرحمن

یہانتک کہ گنا سات کو پھر فرمایا ساتوین آسمان کے اوپر دریا ہے کہ اوسکے اوپر سے نیچے تک اسقدر بعد ہے جیسا ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک اور اوسکے اوپر آٹھ فرشتے ہین کہ درمیان پاؤن اون کے اور زانو اونکے کے اسقدر بعد ہے جیسا کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اوپر عرش ہے کہ اوسکے اعلے اور اسفل کے درمیان اتنا فصل ہی جیسا ایک آسمان سے دوسرے تک اور اللہ اوسکے اوپر ہے کہا عبد حمید کے بیٹے نے سنا ہمنے یحیی بن معین سے کہتے تھے نہین چاہتا عبد الرحمن سعد کا بیٹا حج کرنے کو یہانتک کہ سن لے اوس سے اس حدیث کو یہ حدیث حسن غریب ہی اور روایت کیا ولید ابی ثور کے بیٹے نے سماک سے اسیطرح اور مرفوع کیا اوسکو اور روایت کیا شریک نے اس حدیث کی بعض ٹکڑے کو اور موقوف کیا اسکو مرفوع نکیا اور عبد الرحمن وہ بیٹا عبد اللہ بن سعد رازی کا ہے پوری ہوئی عبارت ابن مسعود رضی سے ہے کہا اور کی

هو عبد الله بن سعد الرازی انتہی عن ابن مسعود قال ما بین السماء
والارض مسیرة خمس مائة عام وما بین کل سماء وارض خمس مائة عام
وفضاء کل سماء وارض خمس مائة عام وما بین السماء السابعة و
الکرسی خمس مائة عام وما بین الکرسی والماء خمس مائة عام والعرش
علی الماء والله علی العرش لا یخفی علیه شیء من اعمالکم اخرجه ابو سعید
الدارمی وابن خزیمہ وغیرهما موقوفا علی ابن مسعود قال ابن خزیمة
اختلاف خبر العباس وابن مسعود فی قدر المسافة علی اختلاف سیر
الدواب وعن ابن عباس قال لحملة العرش قرون ما بین اخمص احدهم
الی کعبة مسیرة خمس مائة عام ومن کعبة الی رکبته مسیرة خمس مائة

آسمان اور زمین کے درمیان پانسو برس کی راہ کی ہے اور درمیان ہر آسمان
اور زمین کی پانسو برس کے راہ کی اور کشادگی ہر آسمان اور زمین کے
پانسو برس کی راہ کی اور دوری ساتوین آسمان اور کرسی کے درمیان
پانسو برس کی ہے اور کرسی اور پانی کے درمیان پانسو برس کی اور
عرش پانی پر ہی اور اللہ عرش پر تمھارے عملون سے اوسپر کچھ بھی چھپا
نہین نکالا اسکو ابو سعید دارمی نے اور ابن خزیمہ وغیرہ موقوفا حضرت
عبداللہ ابن مسعود پر کہا ابن خزیمہ نے عباس اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما
کی خبر کا اختلاف دوری کے انداز مین اوپر اختلاف سیر دواب کے ہے
اور ابن عباس سے ہے کہا اوٹھاتے ہین اوسکے عرش کو قرون کہ درمیان
اخمص ایک اونکی کے گھٹنے تک پانسو برس کی راہ ہی اور گھٹنے سے زانو
تک پانسو برس کی راہ اور ترقوہ سے فرق تک پانسو برس کی راہ

عام ومن ترقوته الى موضع القرط مسيرة خمس مائة عام وعن عبد الله
ابن عمر قال الذين يحملون العرش ما بين موق احدهم الى موخر عينيه
خمس مائة عام وعن شهر بن حوشب قال حملة العرش ثمانية
فاربعة منهم يقولون سبحانك اللهم وبحمدك لك الحمد على حلمك بعد
علمك واربعة منهم يقولون سبحانك اللهم وبحمدك لك الحمد
على عفوك بعد قدرتك وروي عن ابن عباس في قوله يومئذ ثمانية قال ثمانية
صفوف من الملائكة لا يعلم عدتهم الا الله عز وجل **فصل** نحن نعتقد
ونقر ان الله تعالى فوق العرش مستو بلا كيف واحتياج اليه نطق به
القران المجيد وحديث رسول رب الحميد المجيد وعليه جميع اهل السنة

اور عبد اللہ ابن عمر سے کہا جو لوگ عرش کو اوٹھاتے ہین درمیان موق اونکے کے
مونخر آنکھ تک پانسو برس کی راہ ہی اور شہر بن حوشب کے بیٹے سے روایت ہی کہا اوٹھانے
والے عرش کے آٹھ ہین سو چار تو اونمین کہتے ہین پاکی ہی تجھکو اے اللہ اور حمد سب تعریف
تجھی کو ہی تیرے حلم پر بعد جاننے کے اور چار اونمین سے کہتے ہین پاکی تجھکو اے
اور حمد سب خوبیان واسطے تیرے ہین تیرے معاف کردینے پر باوجود قدرت اور سکت کے
اور ابن عباس سے روایت کیا گیا ہی اوسکے قول مین اور اوٹھاوینگے عرش تیرے رب کا
اوس دن یعنی قیامت مین آٹھ فرمایا ابن عباس نے آٹھ صف فرشتون کی ہونگی جنکی
گنتی کوئی نہین جانتا مگر اللہ بزرگ اور غالب **فصل** ہم اعتقاد رکھتے ہین اور اقرار
کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے عرش پر قرار پکڑا ہی بلا کیفیت اور بغیر حاجت کی قرآن مجید اور
حدیث رسول رب حمید اور مجید کی اسکے ساتھ ناطق ہی اور اسی پر تمام اہل سنت
اور جماعت صحابہ اور محدثین سے ہین اور چارون امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی

والجماعة من الصحابة والمحدثين والائمة الاربعة امام ابوحنيفة وامام مالك وامام الشافعي وامام احمد قال الله تعالى فى سورة الاعراف ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض فى ستة ايام ثم استوى على العرش وقوله فى سورة يونس ان ربكم الله الذي خلق السموات والارض فى ستة ايام ثم استوى على العرش يدبر الامر ما من شفيع الا من بعد اذنه وقوله فى سورة الرعد الله الذى رفع السموات بغير عمد ترونها ثم استوى على العرش وقوله فى سورة الفرقان ثم استوى على العرش الرحمن فاسئل به خبيرا وقوله فى سورة السجدة ثم استوى على العرش وقوله فى سورة طه الرحمن على العرش استوى وقال تعالى اليه يصعد الكلم الطيب والعمل الصالح يرفعه والنبى صلى الله عليه وسلم حكم بالاسلام الامة

اور امام احمد فرمایا الله تعالے نے سورہ اعراف مین بیشک پروردگار تمھارا الله ہی جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو چھہ دنون مین پھر قرار پکڑا عرش پر اور قول اوسکا سورہ یونس مین بیشک پروردگار تمھارا الله ہی جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمینون کو چھہ دنون مین پھر قرار پکڑا عرش پر تدبیر کرتا ہی امر کی کوئی شفاعت کرنیوالا نہین مگر اوسکی اجازت اور پروانگی سے اور قول اوسکا سورہ رعد مین الله وہ ہی جسنے بلند کیا آسمانون کو بے تھونیون کے کہ دیکھتے ہو اوسکو پھر قرار پکڑا عرش پر اور قول اوسکا سورہ فرقان مین پھر قرار پکڑا رحمن نے عرش پر سو پوچھہ اسکو خبر دینے والون سے اور قول اوسکا سورہ سجدہ مین پھر قرار پکڑا عرش پر اور قول اوسکا سورہ طہ مین رحمن نے عرش پر قرار پکڑا اور فرمایا برتر نے اوسکی طرف چڑھتے ہین کلمے پاکیزہ اور بھلے کام چڑھاتا ہے اوسکو اور نبی صلعم نے حکم کیا ساتھہ مسلمہ ہونے اوس لڑکی کے جب فرمایا

لما قال لها اين الله فاشارت الى السماء وقال النبي صلى الله عليه وسلم في حديث
ابي هريرة رض لما خلق الله الخلق كتب كتابا على نفسه وهو عنده فوق
العرش ان رحمتي غلبت غضبي وفي لفظ آخر لما قضى الله سبحانه
الخلق كتب على نفسه في كتاب فهو عنده فوق العرش ان رحمتي سبقت
غضبي وينبغي اطلاق صفة الاستواء من غير تاويل وانه استواء الذات
على العرش لا على المعنى القعود والمماسة كما قالت المجسمة والكرامية
ولا على المعنى العلو والرفعة كما قالت الاشعرية ولا على المعنى الاستيلاء
والغلبة كما قالت المعتزلة لان الشرع لم يرد بذلك ولا نقل عن احد
من الصحابة والتابعين من السلف الصالح من اصحاب الحديث ذلك

اوس سے الله کہان ہے تو اشارہ کیا اوسنے آسمان کیطرف اور فرمایا نبی صلے الله
علیہ وسلم نے ابی ہریرہ کی حدیث مین جب پیدا کیا الله نے مخلوقات کو تو ایک کتاب
مین جو اوسکے پاس عرش پر ہے لکھا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہوئی اور
دوسرے لفظ مین ہی جب الله پاک مخلوقات کو پیدا کر چکا تو ایک کتاب مین جو اوسکے پاس
عرش کے اوپر ہی لکھا کہ میری رحمت نے میرے غضب پر سبقت کیا اور چاہئے اطلاق
صفت استوا کا بغیر تاویل کے اور وہ استوا ذات کا ہی عرش پر نہ اوپر معنی قعود اور
مماس کے جیسا مجسمہ اور کرامیہ کہتے ہین اور نہ اوپر معنی علو اور رفعت کو جیسا اشعریہ نے
کہا اور نہ اوپر معنی استیلاء اور غلبہ کے جیسا معتزلہ نے کہا کیونکہ شرع اسکے ساتھ
وارد نہین ہوئی اور نہ ایسا کسی صحابہ او تابعین اور سلف صالح اور اصحاب حدیث
سے نقل کیا گیا بلکہ اوسنے حمل اوسکا علے الاطلاق منقول ہی اور تحقیق ام سلمہ رض
زوجہ نبی صلعم سے بیچ قول اوس غالب اور بزرگ رحمان کے رحمن نے عرش پر

بل المنقول عنهم حمله على الاطلاق وقد روى عن ام سلمة زوج
النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قوله عز وجل الرحمن على العرش استوى
قالت الكيف غير معقول والاستواء غير مجهول والاقرار به واجب
والجحود به كفر قد اسندہ مسلم بن الحجاج عنها عن النبی صلعم فی
صحیحه وكذلك فی حدیث انس بن مالك رض وقال احمد بن حنبل رح
قبل موته بقریب اخبار الصفات تمر كما جاءت بلا تشبيه ولا تعطيل
وقال ايضا فی رواية بعضهم لست بصاحب الكلام ولا ارى الكلام فی شئ
من هذه الا ما كان فی كتاب الله عز وجل او حدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
او عن اصحابه رض او عن التابعين فاما غير ذلك فان الكلام فيه غير محمود
فلا يقال فی صفات الرب عز وجل كيف ولم ولا يقول ذلك الا شاك وقال

قرار پکڑا کیسے ہی کہتے ہین کیفیت غیر معقول ہی اور قرار عرش پر مجہول نہین اور اقرار
ساتھہ اسکے واجب ہی اور انکار اسکا کفر ہے اور مثل اسکے مسند کیا ہی اس حدیث کو
مسلم بن حجاج نے ام سلمہ سے کہ وہ روایت کرتی ہین حضرت سے اپنی کتاب صحیح مسلم
مین اور انس بن مالک کی حدیث بھی ایسا ہی ہی اور احمد بن حنبل نے اپنی موت کے
قریب فرمایا اخبار صفات کو بلا تشبیہ وتعطیل چھوڑتا ہون اور کیا معنی اوسکی تشبیہ نہین
بیان کرتا اور بھی ایک روایت مین ہی کہ بعض اہل حدیث نے فرمایا کہ مین اہل کلام نہین
اور جائز نہین رکھتا کلام کو ان جگہون مین اللہ غالب اور بزرگ کے کتاب مین یا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مین یا صحابہ اور تابعین کے اقوال مین پس اسکے سوا اسکے
سو بیشک کلام اوس مین محمود نہین پس نہ کہا جاوے صفتون مین پروردگار غالب
اور بزرگ کے کیف ولم یہہ کلمے شک کے او فرمایا احمد رح نے ایک دوسری روایت

احمد رح فی روایة عنه فی موضع آخر نحن نؤمن بان الله عز وجل علی
العرش کیف شاء وکما شاء بلا حد ولا صفة یبلغها واصف او یحده
حاد لما روی عن سعید بن المسیب عن کعب الاحبار قال قال الله تعالی
فی التوراة انا الله فوق عبادی وعرشی فوق جمیع خلقی وانا علی عرشی علیه
ادبر عبادی ولا یخفی علی شیء من عبادی وکونه عز وجل علی العرش
مذکور فی کل کتاب انزل علی کل نبی ارسل بلا کیف ولان الله تعالی
فیما لم یزل موصوف بالعلو والقدرة والاستیلاء والغلبة علی جمیع
خلقه من العرش وغیره فلا یحمل الاستواء علی ذلک فالاستواء من
صفات الذات بعد ما اخبرنا به ونص علیه واکده فی سبع آیات
من کتابه والسنة الماثورة به وهو صفة لازمة له ولائقة به کما یلیق

مین ہم ایمان رکھتے ہین اللہ عز وجل کے ساتھ اسکا کہ وہ عرش پر ہے جیسے چاہے بلا
وصف کی کہ کوئی صفت بیان کرنیوالا اوس حد کو پہونچے اور واسطے اوسکے
کہ سعید بن المسیب سے مروی ہے اور وہ کعب الاحبار سے روایت کرتے ہین کہا
فرمایا اللہ تعالے نے توریت مین مین ہی معبود اپنے بندون پر اور عرش میرا ہمارے
تمام مخلوقات کے اوپر ہے اور مین اپنے عرش پر ہون اپنے بندون کی تدبیر کرتا ہون
اور مجھپر کوئی چیز میرے بندون سے پوشیدہ نہین اور اوسکا عرش پر ہونا کل کتابون مین
جو نبیون پر اوتاری گئی بلا کیف مذکور ہے اور بیشک اللہ تعالے موصوف ہے ساتھ
برتری اور قدرت اور غلبہ کے تمام مخلوقات پر عرش و غیرہ سے پس نہ محمول کیا جاوے
استوا کا اسپر اور استوا صفات ذات سے ہے بعد اوسکے کہ خبر دی ہمکو ساتھ اوسکے
اور نص بیان کیا اسپر [illegible]

والوجه والعين والسمع والبصر والحياة والقدرة وكونه خالقا ورازقا ومحيا ومميتا موصوف بها ولا نخرج من الكتاب والسنة نقرأ الآية والخبر ونؤمن بما فيها ونكل الكيفية في الصفات الى علم الله عز وجل كما قال سفيان بن عيينة رح كما وصف الله تعالى نفسه في كتابه فتفسيره قراءته لا تفسير له غيرها ولم نتكلف غير ذلك فانه غيب لا مجال للعقل في ادراكه ونسأل الله تعالى العفو والعافية ونعوذ به من ان نقول فيه وفي صفاته مالم يخبرنا به هو او رسوله عليه السلام وفي عرش الكبير للعلامة الذهبي قول ابي حنيفة عالم العراق رح اخبرنا جماعة اذنا عن ابي الفتح المبدأ اخبرنا عبيد الله

ماثورہ ساتھ اسکے وارد ہوئی اور وہ صفت ہی کہ لازم ہی اوسکو مثل ہاتھہ اور مُنہہ اور آنکھہ اور کان اور بینائی اور حیات اور قدرت اور ہونا پیدا کرنیوالا روزی دینیوالا جلانیوالا مارنیوالا صفت کیا گیا ساتھہ اون کے اور نہین نکالتے کتاب اور سنت سے پڑھتے ہین ہم آیت اور خبر کو اور ایمان لاتے ہین اوسکے ساتھہ جو انمین ہی اور صفات کے اندر کیفیت کو ہم سونپ دیتے ہین اللہ غالب اور بزرگ کے علم کیطرف جیسا کہا سفیان عیینہ کے بیٹے نے جیسے توصیف کی اللہ تعالے نے اپنی ذات پاک کی اپنے کتاب قرآن مجید کے اندر سو تفسیر اوسکی صرف پڑھنا اوسکا ہے سوا اسکے کوئی دوسری تفسیر اوسکی نہین اور کوئی تکلف ہم سوا اسکے نہین کرتے سو واسطے کہ وہ غیب کی بات ہی عقل کو سکت اوسکی دریافت کرنیکی نہین اور سوال کرتے ہین اللہ تعالے سے عفو اور عافیت کی اور پناہ چاہتے ہین اوس سے اوسکی ذات اور صفات مین ایسی بات کے کہنے سے جسکی اوس نے اور اوسکے رسول

ابن محمد الامام ابي بکر البیہقی انبا جدی فی کتاب الصفات له انبا ابو بکر
ابن الحارث انبا ابن حبان انبا نا احمد بن جعفر بن نصر ثنا یحیی بن یعلی سمعت
نعیم بن حماد یقول سمعت نوحا الجامع یقول کنت عند ابی حنیفة اول ما
ظهر اذ جاءته امراة من ترمذ کان تجالس جهما فدخلت الکوفة فاظنني
اقل ما رایت علیها عشرة الاف نفس فقیل لها ان ها هنا رجلا قد نظر
فی المعقول یقال له ابو حنیفة فاتته فقالت انت الذی یعلم الناس
المسائل وقد ترکت دینك این الهك الذی تعبده فسکت عنها ثم مکث
سبعة ایام لا یجیبها ثم خرج الیها وقد وضع کتابا ان الله عز وجل فی

نے کوئی خبر نہ دی اور علامہ ذہبی کے عرش کبیر مین ہی قول ابی حنیفہ عالم عراق رح
کا خبر کیا ہمکو ایک جماعت نے اذنا ابی الفتح میدانی سے خبر کیا ہمکو عبید اللہ
ابن محمد امام ابی بکر بیہقی نے بتلایا میرے دادا اپنی کتاب الصفات مین خبر دیا اونکو
ابو حارث کے بیٹے نے بتلایا حبان کے بیٹے نے بتلا احمد جعفر کے بیٹے جو نصر کا بیٹا ہی
حدیث کیا ہمکو یحیی بن یعلی نے سنا مین نے نعیم حماد کے بیٹے سے کہتا تھا سنا مین نے
نوح جامع سے کہتا تھا ایک روز پہلے پہل امام ابو حنیفہ کے نزدیک مین ہی ظاہر
ہوا یعنی آیا تو اچانک ایک عورت جہم بن صفوان کی مجلس کی ترمذ سے اونکے پاس
آئی سو کوفہ مین داخل ہوئی اور مین گمان کرتا ہون بہت کم جسکو مین نے دیکھا
اوسکے ساتھ دس ہزار آدمی ہونگے پھر کہا گیا اوسکو کہ یہان ایک مرد ہے بیشک اوسکی نظر
معقول مین ہے اوسکو ابو حنیفہ کہتے ہین سو آئی اونکے پاس اور کہا تو ہی ہی جو لوگونکو مسائل
سکھاتا ہی اور اپنے دین کو چھوڑ دیا ہی کہان ہی معبود تیرا جسکو تو عبادت کرتا ہی پس چپ
رہے اوسکے جواب سے پھر سات دن تک ٹھہری رہی اوسکا جواب نہ دیا بعد اوسکے نکلے اوسکی

السماء دون الارض فقال له رجل ارايت قول الله عز وجل وهو معكم اينما كنتم قال هو كما تكتب الى الرجل انى معك وانت غائب عنه قال ثم قال البيهقي لقد اصاب ابو حنيفة رح فيما نفى عن الله عز وجل من الكون فى الارض واصاب فيما ذكر من تاويل الاية وتبع مطلق السمع بان الله تعالى فى السماء انتهى وفى كتاب الفقه الاكبر المشهور المروى بالاسناد عن ابى مطيع الحكم بن عبد الله البلخي قال سئلت اباحنيفة عن من يقول لا اعرف ربى فى السماء او فى الارض قال قد كفر ان الله تعالى يقول الرحمن على العرش استوى وعرشه فوق سبع سموانه فقلت انه يقول اقول على العرش استوى ولكن قال لا ادرى العرش فى السماء ام فى الارض

طرف او ایک کتاب اس مسئلہ مین تیار کیا کہ اللہ غالب اور بزرگ آسمان مین ہے زمین مین نہین پھر کہا اون سے ایک شخص نے قول اللہ عزوجل اور وہ ساتھ تمھارے ہے جہان رہو تم کا کیا معنی کہوگے کہا اوسکا ساتھ رہنا ایسا ہی جیسے تو کسیکی طرف لکھے کہ مین تمھارے ساتھہ ہون حالانکہ تو اوس سے غائب ہوتا ہی کہتا ہے پھر کہا بیہقی نے البتہ تحقیق پہونچا ابو حنیفہ رح صواب کو اس بات مین کہ اللہ غالب اور بزرگ کی زمین مین ہونے سے انکار کیا اور برسر صواب ہے اوسمین کہ ذکر کیا آیت کی تاویل سے اور مطلق سمع کی اتباع کی باینطور کہ اللہ تعالے آسمان مین ہے ہوچکی عبارت عرش کبیر کی اور بیچ کتاب فقہ اکبر کے ہی جو مشہور اور بالاسناد ابی مطیع الحکم بن عبد اللہ البلخی سے مروی ہی کہتا ہے پوچھا مین نے ابو حنیفہ کو اوس شخص کی حالت سے جو کہتا ہی مین نہین جانتا کہ پروردگار میرا آسمان مین ہے یا زمین مین کہا تحقیق کافر ہوا اسواسطے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی رحمن نے عرش پر قرار

قال اذا انکر انه فی السماء فقد کفر لانه تعالی فی اعلیٰ علیین وانه یدعی

من اعلیٰ لا من اسفل وفی لفظ سألت اباحنیفة عمن یقول لا اعرف ربی

فی السماء اوفی الارض قال قد کفر ان الله یقول الرحمن علی العرش استوی

وعرشه فوق سبع سموات روی هذا الشیخ الاسلام ابو اسمعیل الانصاری

فی کتاب الفاروق وقال امام ابو محمد موفق الدین بن قوامه بلغنی

عن ابی حنیفة رح انه قال من انکر ان الله عز وجل فی السماء فقد کفر

فتامل هذا الکلام المشهور عن ابی حنیفة رح عند اصحابه انه کفر الواقف

الذی یقول لا اعرف ربی فی السماء ام فی الارض فکیف یکون حکم الماحد الینافی الذی

یقول لیس فی السماء ولا فی الارض واحتج ابو حنیفة علی کفره بقوله تع

الرحمن علی العرش استوی بین ان الله فوق السموات و فوق الارض

پکڑا اور عرش اوسکا ساتون آسمانون کی اوپر ہی پھر کہا مین نے وہ کہتا ہی کہ مین کہتا ہون

عرش پر قرار پکڑا ہی ولیکن وہ یہہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہ عرش آسمان مین ہے

یا زمین مین کہا امام ابو حنیفہ رح نے جب عرش کے آسمان مین ہونیکا انکار کیا تو بیشک

کافر ہوا اسواسطے کہ اللہ تعالے اعلی علیین مین ہی اور وہ پکارا جاتا ہی اعلےٰ سے اسفل

سے نہین اور دوسری روایت مین ہی پوچھا مین نے ابو حنیفہ کو اوس شخص سے کہ کہتا ہے

مین نہین جانتا پروردگار میرا آسمان مین ہی یا زمین مین کہا بیشک کافر ہوا اسلیے کہ

اللہ فرماتا ہی رحمن نے عرش پر قرار پکڑا اور عرش اوسکا ساتون آسمانون کے اوپر ہے

روایت کیا اسکو شیخ الاسلام ابو اسمعیل انصاری نے کتاب الفاروق مین اور کہا امام ابو محمد

موفق الدین قوامہ کے بیٹے نے پہونچا ہی ابی حنیفہ سے کہ وہ کہتے ہین جو اللہ غالب بزرگ

کے آسمان پر ہونے سے انکار کرے کافر ہے سو سوچ اس بات کو جو ابو حنیفہ رح سے

اونکے اصحاب کے نزدیک مشہور ہی کہ اونھون نے اوس توقف کرنیوالیکو جو کہتا ہی مین

وفی فقہ الاکبر عن ابی مطیع قلت لابي حنيفة قال قال انه على العرش ولكنه قال
لا ادري في السماء ام في الارض فقال عرشه فوق سبع سمواته وبين
بهذا ان قوله على العرش استوى فوق العرش ثم اردف بكفر من توقف
في كون العرش في السماء او في الارض قال لانه انكر ان يكون الله في السماء
وان الله في اعلى عليين وانه يدعى من اعلى لا من اسفل وكذلك اصحاب
ابي حنيفة من بعده كابي يوسف ومحمد كما قدمنا ما روى عنهم وكذلك
هشام بن عبيد الله كما روى بن ابي حاتم شيخ الاسلام باسنادهم ان
هشام بن عبيد الله صاحب محمد بن الحسن ناصر الرى حبس رجلا في التجهم

نهین جانتا پروردگار میرا آسمان پر ہے یا زمین پر کافر ہے سو کیونکر حکم اوس منکر اور منقی
کا ہی جو کہے نہ آسمان میں ہے وہ نہ زمین مین اور حجت پکڑی ابو حنیفہ رح نے اوسکے کافر
ہونے پر ساتھ قول اوس بر تر الرحمن علی العرش استوی کے تو ظاہر ہوا اس سے
کہ اسکا اوپر آسمانون کے ہے جو زمین سی اوپر ہی اور فقہ اکبر مین ابی مطیع سے ہے
کہ کہا مین نے ابی حنیفہ سے کہا کہتا ہی کہ وہ عرش پر ہے ولیکن وہ کہتا ہی مین نہین جانتا کہ
آسمان مین ہی یا زمین مین سو کہا کہ عرش اوسکا اوسکے ساتون آسمان کے اوپر ہے
اور ظاہر ہوا اس سے کہ قول اوسکا علی العرش یعنی قرار پکڑا اوپر عرش کے پھر حکم دیا اوس
شخص کے کفر کے قائل ہوئے جو توقف کرتا ہی عرش کے آسمان یا زمین مین ہونے
سے کیونکہ اوسنے انکار کیا کہ اللہ آسمان اور اعلی علیین مین نہین اور حالانکہ وہ اعلی
سے پکارا جاتا ہی نہ اسفل سے اور ایسا ہی بعد اونکے کہا ہی اونکے شاگردون مین سے
جیسے ابو یوسف اور محمد نے چنانچہ پہلے ان لوگون سے روایت کر چکا ہون اور اسیطرح
ہشام بن عبید اللہ نے کہا جیسا کہ شیخ الاسلام ابن ابی حاتم نے بالاسناد اونسے روایت

فتاب فجئ به ليمتحنه فقال الحمد لله على التوبة فامتحنه هشام فقال اشهد ان الله على عرشه بائن من خلقه فقال اشهد ان الله على عرشه ولا ادري مابائن من خلقه فقال ردوه الى الحبس فانه لم يتب هكذا ذكره ابن تيمية في الحموية وعلامه ذهبي في كتاب العرش الكبير ومولانا محمد ناصر الحازمي في جواب سوال وغيرهم من الفحول في كتبهم واما قول علي القاري في شرح الفقه الاكبر ان ابا مطيع الحكم ابن عبد الله ضعيف فليس بصحيح لان العلامة الذهبي في كتاب العرش الكبير وشيخ الاسلام ابن تيمية في الحموية استدلا على دعواهما بقول ابى مطيع الحكم وهما ماهران في فن

روایت کیا ہی کہ ہشام بیٹے عبد اللہ کے جو محمد بن حسن ناصر الری کے شاگرد ہین ایک مرد جہمی کو حبس کیا سو توبہ کیا اوس نے پھر امتحان کے لئے اونکے پاس لایا گیا تو کہا سب تعریف اللہ ہی کو ہی اوپر قبول کر لینے توبہ کے پھر امتحان لیا اوسکا ہشام نے اور کہا گواہی دیتا ہون اسکی کہ اللہ تعالے عرش پر ہی اپنے مخلوق سے جدا تو کہا اوس مرد نے گواہی دیتا ہون کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اور اسکو نہین جانتا کہ اپنے مخلوق سے کسطرح جدا ہے پس کہا ہشام نے پھر لیجاؤ اوسکو قید خانہ کی طرف سو اسلئے کہ اسنے توبہ نکیا اسیطرح ذکر کیا اسکو ابن تیمیہ نے حمویہ مین اور علامہ ذہبی نے کتاب العرش الکبیر مین اور مولانا محمد ناصر حازمی نے جواب سوال مین اور سوا اونکے اور بھی فحول سے ولیکن قول ملا علی قاری کا جو شرح فقہ اکبر مین ہی کہ ابی مطیع الحکم بن عبد اللہ ضعیف ہی سو صحیح نہین اسلئے کہ علامہ ذہبی نے بیچ کتاب عرش الکبیر کے اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے حمویہ مین استدلال کیا ہی اپنے دعوی پر ساتھ قول ابی مطیع الحکم کے اور یہہ دونون فن رجال کے خوب ماہر ہین اور ثقات سے ہین اور

الرجال وهما من الثقات ولو كان ضعيفا كما قال علي القاري ما استند بعوايد لا بلية والا بما وسيلة بقوله دال على عدم ضعفه وقول الامام مالك بن انس امام دار الهجرة قال عبد الله بن نافع قال مالك بن انس الله في السماء علمه في كل مكان لا يخلو منه شيء رواه عبد الله بن الامام احمد وروى ابو الشيخ والاصبهاني وابو بكر البيهقي عن يحيى بن يحيى قال كنا عند مالك بن انس فجاء رجل فقال يا ابا عبد الله الرحمن على العرش استوى كيف استوى فاطرق مالك براسه حتى علاه الرحضاء قال الاستوى غير مجهول والكيف غير معقول والايمان به واجب والسؤال عنه بدعة وما اراك الا مبتدعا فامر به ان يخرج هكذا ذكر علامة ذهبي في كتاب العرش الكبير

اور اگر وہ ضعیف ہوتا جیسا علی القاری نے کہا تو کبھی یہہ دونوں اوسکے قول کے ساتھ استدلال نکرتے اور استدلال اونکا اوسکے قول کے ساتھہ اوسکے عدم ضعف پر دال ہے اور قول امام مالک بن انس امام دار الہجرۃ رضی کا کہا عبداللہ نافع کے بیٹے نے کہا مالک انس کے بیٹے نے کہ اللہ آسمان مین ہی اور علم اوسکا ہر جگہ ہے کوئی جگہ اوسکے علم سے خالی نہین روایت کیا اسکو عبداللہ امام احمد کے بیٹے نے اور روایت کیا ابو الشیخ اور اصبہانی نے اور ابو بکر بیہقی نے یحیی بن یحیی سے کہا تھے ہم مالک بن انس کے پاس سو آیا ایک مرد اور کہا ای ابا عبداللہ رحمن نے اوپر عرش کے قرار پکڑا جو قول باری ہے سو کیونکر قرار پکڑا پھر نیچا کر لیا مالک نے اپنے سر کو یہانتک کہ اونکو پسینا چڑھ آیا کہا قرار پکڑنا مجہول نہین اور کیفیت غیر معقول ہی اور ایمان لانا اوسکے ساتھہ واجب ہی اور سوال استوی سے بدعت ہی اور تو بدعتی معلوم ہوتا ہی پھر اوسکے نکالدینے کو حکم کیا اسیطرح ذکر کیا علامہ ذہبی نے کتاب العرش الکبیر میں

ومولانا محمد ناصر الحازمی و غیرهما قال الامام محمد بن ادریس
الشافعی رح روی شیخ الاسلام ابوالحسن المکاری عن ابی شعیب
وابی ثور کلاهما عن محمد بن ادریس الشافعی رح قال القول فی
السنة التی انا علیها و رأیت علیها الذین رأیتهم مثل سفیان و مالک
وغیرهما الاقرار بشهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله وان
الله فی سمائه علی عرشه یقرب من خلقه کیف شاء و ینزل الی السماء
الدنیا کیف شاء ذکر سائر الاعتقاد قول الامام احمد بن حنبل رض
قال الخلال فی کتاب السنة حدثنا یوسف بن موسیٰ قال اخبرنا
عبد الله بن احمد قال لی ابی ربنا تبارک و تعالی فوق السماء

اور مولانا محمد ناصر حازمی وغیرہما نے کہا امام محمد بن ادریس شافعی نے روایت
کیا شیخ الاسلام ابو الحسن مکاری نے ابی شعیب اور ابی ثور سے اون دونو
نے محمد بن ادریس الشافعی سے کہا قول اوس طریقہ کے اندر جسپر مین
ہون اور جسپر بہتون کو مثل سفیان اور مالک وغیرہما کو دیکھا ہی کہ اقرار کرنا
ساتھ گواہی اسبات کے کہ کوئی عبادت کرنیکے لائق نہین مگر اللہ اور بیشک
محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کے ہین اور بیشک اللہ اپنے آسمانون پر اوپر
عرش کے ہے قریب ہوتا ہی اپنے مخلوقات سے جیسے چاہتا ہے اور نزول
فرماتا ہی آسمان دنیا کی طرف جیسے چاہے ذکر کیا کل اعتقاد کو قول امام احمد
ابن حنبل رح کا کہا خلال نے کتاب السنة مین حدیث کیا ہمکو یوسف بن
موسے نے کہا خبر کیا ہمکو عبد اللہ بن احمد نے کہا واسطے میرے میرے
والد نے کہ پروردگار ہمارا پاک و برتر ساتوین آسمان کے اوپر عرش

السابعة علی عرشه بائن من خلقه وقدرته وعلمه بکل مکان قال نعم
لا یخلواشئ من علمه وقال الخلال واخبرنی میمونی قال سئلت عبداللّٰہ
عمن قال ان اللّٰہ تعالی لیس علی العرش فقال کلامهم کله یدور علی الکفر
وقال حنبل لابی عبداللّٰہ ما معنی قوله ما یکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم
ولا خمسة الا هو سادسهم وقوله هو معکم قال علمه محیط بالکل وربنا علی
العرش بلا حد ولا صفة وسع کرسیه السموات والارض وقال ابوطالب
سألت احمد عن رجل قال ان اللّٰہ معنا وتلا ما یکون من نجوی ثلثة الا
هو رابعهم قال یاخذون بآخر الایة و یدعون اولها هلا قرأته علیه
الم تر ان اللّٰہ یعلم ما فی السموات بالعلم معهم وقال فی سورة ق و نعلم

پر ہے بائن ہے اپنے خلق سے اور قدرت اور علم اوسکا ہر جگہ ہے کہا ہان کوئی جگہ اوسکے
علم سے خالی نہین اور کہا خلال نے اور خبر کیا مجکو میمونی نے کہا پوچھا مین نے
عبداللہ کو اوس شخص سے جو کہے اللہ عرش پر نہین سو کہا اوسنے کل باتین
اوسکی کفر کی ہین اور کہا حنبل نے ابی عبداللہ سے کیا قولہ تعالے نہین ہوتا مشورہ
تین کا جہان وہ نہین چوتھا اور نہ پانچ کا جہان وہ نہین اون مین چھٹا اور قول اوسکا
اور وہ ساتھ تمھارے ہے ان کے کیا معنی ہین کہا ابی عبداللہ نے علم اوسکا ہر چیز کو
احاطہ کئے ہے اور پروردگار ہمارا عرش پر ہے بلاحد اور صفت کے اور سمالیا اوسکی
کرسی نے آسمانون اور زمینون کو اور کہا ابوطالب نے پوچھا مین نے امام احمد بن
حنبل کو اوس آدمی کی کیفیت سے جو کہتا ہے اللہ ساتھ ہمارے ہے اور پڑھا
مایکون من نجوی ثلثة الا هو رابعهم کو اور فرمایا لوگ دوسری آیت کو پکڑتے ہین اور
پہلی کو چھوڑ دیتے ہین کیون نہین تو نے اوسپر یہ آیت پڑھی کیا دیکھا تو نے کہ بیشک

ماتوسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد وقال المروزي قلت لعبد الله ان رجلا قال اقول كما قال الله ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم اقول هذا ولا اجاوزة الى غيره فقال ابو عبد الله هذا كلام الجهمية قلت فكيف تقول ما يكون من نجوى ثلثة الا هو رابعهم ولا خمسة الا هو سادسهم قال علمه في كل مكان وعلمه معهم قال اول الاية يدل على انه علمه وقال في موضع آخر ان الله عز وجل على عرشه فوق السماء السابعة يعلم ما تحت الارض السفلى وانه غير مماس شئ من خلقه هو تبارك وتعالى بائن من خلقه وخلقه بائنون وقال في كتاب

الله جانتا ہی اوسکو جو آسمانون مین ہی اور فرمایا سورہ ق مین اور ہم جانتے ہین جو کھٹکتے ہین اوسکے جی مین اور ہم اوس سے نزدیک ہین دھڑکتی رگ سے زیادہ اور کہا مروزی نے کہا مین نے عبد اللہ کو کہ ایک مرد کہتا ہی مین ویسا ہی کہتا ہون جیسا اللہ نے فرمایا نہین ہوتا مشورہ تین کا جہان وہ نہین اونمین چوتھا یہی کہتا ہون اور دوسرے معنی کی طرف نہین لیجاتا سو کہا ابو عبد اللہ نے یہہ بولی جہمیہ کی ہے کہا مین نے پھر آپ کسطرح کہتے ہین یعنی معنی قولہ ما یکون من نجوی الآیۃ کا کیا کرتے ہین فرمایا علم اوسکا ہر جگہہ ہی اور علم ہی اوسکا ساتھہ اونکے ہی یعنی بذاتہ اللہ اونکے ساتھہ نہین بلکہ بعلمہ لوگون کے ساتھہ ہی اور یہی معنی ہی **ھو معکم** کا کہا ابو عبد اللہ نے پہلی آیت دلالت کرتی ہے اسبات پر کہ وہ معیت اوسکا علم اور دوسری جگہہ مین فرمایا ہی کہ اللہ غالب و بزرگ اپنے عرش پر ہے ساتوین آسمان کے اوپر جانتا ہی اوسکو جو نیچلے طبقے مین زمین کے ہی اور وہ کسی اپنے مخلوق کے ساتھہ لگا نہین وہ پاک و برتر جدا ہی اپنے مخلوقات سے اور مخلوقات جدی ہین اوس سے اور کہا مروزی نے

الرد علی الجهمية الذی رواه الخلال وقال کتبت هذا الکتاب من خط عبد الله
ابن الامام احمد وکتبه عبد الله من خط ابیه قال فیه باب بیان ما انکرت
الجهمیة ان یکون الله علی العرش وقال الرحمن علی العرش استوی قلنا
لهم ما انکرتم ان یکون الله علی العرش فقال هو تحت الارض السابعة کما
هو علی العرش وفی السموات وفی الارض وفی کل مکان وتلوا وهو الله
فی السموات وفی الارض قال احمد فقلنا قد عرف المسلمون اماکن کثیرة لیس
فیها من عظمة الرب شیء اجسامکم واجوافکم والحشوش والاماکن
القذرة لیس فیها شیء من عظمته وقد اخبرنا الله عز وجل انه فی السماء
فقال ء امنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض الآیتین وقال الیه

یہ ایک کتاب ہے جہمیہ کی رد مین جسکو خلال نے روایت کیا ہی اور کہا لکھا مین نے
اس کتاب کو عبد اللہ بن امام احمد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی سے اور اونھون نے اپنے
باپ امام احمد کے نوشتہ سے نقل کیا تھا کہا اوسمین لکھا ہے یہ باب اوسکی رد مین ہے
جو جہمیہ نے اللہ تعالی کے عرش پر ہونے سے انکار کیا اور حالانکہ بیشک فرمایا اللہ تعالی
نے کہ رحمن نے عرش پر قرار پکڑا کہا ہمنے جہمیون سے کہ تم نے اللہ کے عرش پر ہونے
کا انکار کیا سو کہا وہ نیچے ساتوین زمین کے ہی جسطرح عرش پر ہی اور آسمانون اور
زمینون مین ہی اور تمام جگہ ہی اور اس آیت کو پڑھا وہ اللہ آسمانون مین ہی اور
زمینون مین فرمایا امام نے پھر کہا ہمنے تو حسب زعم تمھارے اہل اسلام جانتے ہین
کہ بہت سی جگہ مین پروردگار کی عظمت نہین جیسے تمھارے بدن اور تمھارے
اجواف وحشوش اور پلید پلید جگہین انمین تو اوسکی عظمت نہوئی سبحان اللہ عما
یصفون اللہ ایسے عقیدہ سے بچاوے بعض اہل اسلام کا بھی یہی عقیدہ ہی اللہم

يصعد الكلم الطيب وقال تعالى انى متوفيك ورافعك الى بل رفعه الله اليه
وقال ايضا فى الكتاب المذكور ومما انكرت الجهمية الضلال ان الله
على العرش وقد قال تعالى الرحمن على العرش استوى وقال ثم استوى على العرش
ثم ساق ادلة القران ثم قال ومعنى قوله وهو الله فى السموات وفى الارض
يقول هو اله من فى السموات واله من فى الارض على العرش استوى
وقد احاط علمه ما دون العرش لا يخلو من علمه مكان ولا يكون علم الله فى
مكان دون مكان وذلك لقوله تعالى لتعلموا ان الله على كل شئ قدير
وان الله قد احاط بكل شئ علما قال الامام حافظ المشرق شيخ الائمة عثمان
ابن سعيد الدارمى فى كتاب النقض على البشر المريسى قال الذهبى وهو

احفظنا من هذه العقيدة الفاسدة وطريقة الكاسدة اور تحقيق الله غالب بزرگ
نے خبر دیا ہملوگون کو اسکی کہ وہ آسمان مین ہے سو فرمایا کیا تم نے فکر ہوا اوس سے
جو آسمان مین ہے اس بات سے کہ تمکو زمین مین دھنسا دیوے پس اچانک وہ ہلنے لگے
کیا بے کھٹکے ہو تم اوس مالک سے جو آسمان مین ہے اس بات سے کہ بھیجے تم پر پتھراو
کا سو اب جانو گے کیسا ہے میرا ڈرانا اور فرمایا طرف اوسکے چڑھتے کلمے طیب اور
فرمایا اللہ نے اے عیسے مین تجکو پھیر لونگا اور اوٹھا لونگا اپنی طرف بلکہ اوٹھا لیا
اوسکو اللہ نے اپنی طرف اور بھی کتاب مذکور مین کہا اور بعض اونمین سے جنکا
جہمیہ گمراہ انکار کرتے ہین یہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے حالانکہ فرمایا اللہ برتر نے رحمان نے
عرش پر قرار پکڑا اور فرمایا پھر قرار پکڑا عرش پر پھر قرآن کی دلیلون کو لایا اور کہا کہ
معنی قوله اور اللہ آسمانون مین ہے اور زمینون کا یہ کہتے ہین کہ وہ معبود ہے اونکا جو آسمانون
مین ہے اور جو زمینون مین اور اوپر عرش پر قرار پکڑا اور بیشک احاطہ کر لیا اوسکے علم

سمعناه من ابی حفص الفواس قال فیه وقد اتفقت الکلمة من المسلمین
ان الله فوق عرشه فوق سمواته لا ینزل قبل یوم القیمة الی الارض
ولم یشکوا انه ینزل یوم القیامة لیفصل بین عباده ویحاسبهم وتشقق
السموات لنزوله فلما لم یشك المسلمون ان الله لا ینزل الی الارض
قبل یوم القیمة لشئ من امور الدنیا علموا یقینا ان ما یاتی الناس من العقوبات
انما هو امره وعذابه کقوله تعالی فاتی الله بنیانهم من القواعد انما هو

عرش کو کوئی جگہ اوسکے علم سے خالی نہین اور اللہ کا علم ایسا نہین کہ ایک
جگہ ہے دوسری جگہ نہین اور یہہ معنی موافق قول اوس برتر کے ہی تا کہ جانو تم
کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور بیشک اللہ نے اپنے علم مین سب چیز کا احاطہ
کر لیا ہے کہا امام حافظ الشرق شیخ الاسلام عثمان بیٹے سعید دارمی کے نے
کتاب النقض علی البشر المریسی مین کہا ذہبی نے وہ بڑی جلد ہے سنا ہمنے اوسکو ابی
حفص الفواس کیا اوسمین ہے اور تحقیق متفق ہوئی بات مسلمانون کی ایسے
کہ اللہ اپنے عرش پر ہے اپنے آسمانون کے اوپر نہین اوتریگا پہلے قیامت
کے زمین کی طرف اور نہ شک کیا مسلمانون نے اس بات مین کہ وہ اوتریگا
قیامت مین اپنے بندون کے درمیان فیصلہ اور حساب کے لئے اور پھٹ جاوینگے
آسمان اوسکے نزول کے لئے پھر جب مسلمانون نے اسکا شک نہین کیا کہ وہ نہین
اوتریگا طرف زمین کے قیامت سے پہلے کسی امور دنیا کے لئے تو یقینا جان لیا
کہ نہین آتی لوگون پر عقوبات سے پر وہ اوسکا حکم ہے اور عذاب مثل قول اوس
برتر کے پھر سوا اسکے نہین کہ وہ حکم اوسکا اور عذاب اوسکا ہے اور اوسی کتاب
مین دوسری جگہ ہے اور تحقیق ذکر کیا حلول کہ سو بہت ہی برا ہے یہ مذہب

امرہ وعذابہ وقال فی موضع اخر من ھذا الکتاب وقد ذکر الحلول وصفت ھذا المذھب انزہ اللہ من السوء ام مذھب من یقول ھو بکمالہ وجلالہ وعظمتہ وبھائہ فوق عرشہ فوق سمواتہ فوق جمیع الخلائق فی اعلیٰ مکان واعظم مکان حیث لاخلق ھناک ولا انسان ولاجان ای الحزبین اعلم باللہ وبمکانہ واشد تعظیما واجلالا للہ وقال فی موضع اخر من ھذا الکتاب علمہ بھم فوق العرش محیط وبصرہ فیھم نافذ وھو بیالہ فوق عرشہ ومع بعد المسافۃ بینہ وبین الارض یعلم ما فی الارض وقال فی موضع اخر والقران کلام اللہ وصفۃ من صفات اللہ خرج ما شاء ان یخرج منہ واللہ بکمالہ وعلمہ وقدرتہ وجمیع صفاتہ غیر مخلوق وھو بکمالہ علی عرشہ وقال فی موضع اخر وقد ذ

تنزیہ اور پاکی بیان کرتا ہو اللہ کی اس برے عقیدہ سے کیا ہی عمدہ ہی اوسکا جو کہتا ہی کہ وہ اپنے کمال اور بزرگیون اور عظمت کے ساتھ عرش پر ہی آسمانون کے اوپر سب خلائق کے اوپر بہت بلند اور اعلیٰ مکان میں جہان کوئی مخلوق جن و انس و غیرہا سے نہین جانتا ہو اللہ پاک اور اوسکے مکان کو اور بہت بڑی تعظیم اور بزرگی کے لائق ہو وہ اور کہا دوسری جگہ مین اوس کتاب کے اندر کہ علم اوسکا ساتھ اونکے میط ہی اور وہ عرش پر ہی اور بینائی اوسکی نافذ ہی اونکے اندر اور وہ اپنے خوبیون کے ساتھ عرش پر ہی اور باوجود بعد مسافت کے عرش اور زمین کے اندر جانتا ہی اوسکو جو زمین مین ہی اور دوسری جگہ مین کہا کہ قرآن اللہ کا کلام اور صفت ہی نکلا اوس سے جس طرح چاہا اوسنے اور اللہ اپنی خوبیون اور علم اور قدرت اور سلطنت اور سب صفتون کے ساتھ غیر مخلوق ہی اور وہ بکمالہ عرش پر ہی اور کہا دوسری جگہ بیچ اوس تحقیق ذکر کیا ہی اوس نے

حدیث براء بن عازب الطویل وشان الروح وقبضها وفیه تصعد
روحه حتی تنتہی الی السماء السابعة وذکر الحدیث ثم قال وفی قوله تعالیٰ
لا تفتح لهم ابواب السماء دلالة ظاهرة ان الله فوق السماء لانه لو لم یکن
فوق السماء لما عرج بالارواح والاعمال الی السماء ولما غلقت ابواب السماء
عن قوم وفتحت لآخرین وقال فی موضع آخر ولکنا نقول رب عظیم وملک
کبیر نور السموات والارض واله السموات والارض علی عرش مخلوق
عظیم فوق السماء السابعة دون ما سواها من الاماکن من لم یعرفه بذالک
کان کافرا به وبعرشه قال وقد اتفقت کلمة المسلمین والکافرین علی ان الله
فی السماء وعرفوه بذلک الا المریسی واصحابه حتی الصبیان الذین لم یبلغوا

والی حدیث کو جو بہت طویل ہی اور کیفیت روح کی اور اوسکے قبض کی بیان کیا اور اوسی
حدیث مین ہی چڑھتی ہی روح اوسکی جتنے کہ ساتوین کی طرف تک پہونچتی ہی اور ذکر کیا
پوری حدیث کو پھر کہا اور بیچ قول اللہ تعالے کے نہ کھولے جاوینگے اونکے لئے
دروازے آسمانون کے ظاہر دلالت ہی اس بات پر کہ اللہ آسمان پر ہی کیونکہ اگر وہ
آسمان پر نہوتا تو البتہ ارواحون اور عملون کا چڑھنا آسمان کی طرف نہوتا اور البتہ دروازے
آسمان کے ایک قوم کے یعنی کفار اور منافقین کے لیے بند اور دوسری قوم یعنی اہل
ایمان کے لیے کھولے نجاتے اور دوسری جگہہ مین کہا ولیکن ہملوگ کہتے ہین کہ پروردگار
ہمارا بزرگی والا اور بہت بڑا بادشاہ ہی نور ہی آسمانون اور زمینون کا اور معبود ہی آسمانون
اور زمین کا عرش پر ہی جو مخلوق عظیم ہی ساتوین آسمان کے اوپر اوسکے سوا دوسری
جگہہ نہین جسے اوسکی ایسی تعریف نہ کی بلکہ اوسکے ہر جگہہ بذاتہ ہونیکا اقرار کیا سو وہ
اوسکا اور اوسکے عرش کا منکر ہے کہا اور بیشک بات مسلمان اور کافرون کی اسپر اتفاق

الحنث وساق حديث حصين كم تعبد قال ستة في الارض وواحد في
السماء فقال النبي صلعم تعبد لرغبتك ورهبتك قال الذي في
السماء وقال ايضا في قول رسول الله صلى الله عليه وسلم للجارية اين الله
تكذيب لمن يقول هو في كل مكان وان الله لا يوصف بأين بل يستحيل
ان يقال اين هو والله فوق سمواته بائن من خلقه فمن لم يعرفه بذلك
لم يعرف الاله الذي يعبد هذا كله كلام عثمان بن سعيد في كتاب
المذكور وهو الذي قال فيه ابو الفضل القراب ما رأيت مثل عثمان بن
سعيد ولا رأى عثمان مثل نفسه اخذ الادب عن ابن عرابي والفقه عن

پائی ہی کہ اللہ عرش پر ہی اور اسکے ساتھ اون لوگون نے اوسکی تعریف بیان
کی ہی مگر مریسی اور اوسکے شاگردون نے جسے کہ بچے جو ابھی سن شعور کو نہین پہونچے
وہ بھی کہتے ہین کہ اللہ آسمان مین ہی دوسری جگہ نہین اور بیان کیا حصین کی حدیث
کتنے کی عبادت کرتا ہی تو کہا چھ کی تو زمین مین اور ایک اوسکی جو آسمان مین ہی
پھر فرمایا اوسکو رسول اللہ صلعم نے اپنی لالچ رغبت سے اور خوف سے کسکی عبادت
کرتا تھا اوسکی جو آسمان مین ہی اور بھی یہ قول رسول اللہ صلعم کے کہا وہ جو اون
لوگون کی تکذیب کے لئے جو کہتے ہین کہ اللہ ہر جگہ ہی اور موصوف باین نکیا جاوے
بلکہ محال ہی یہ کہ کہا جاوے کہان ہی وہ ایک لڑکی کو فرمایا تیرا اللہ کہان ہی تو اوسنے
آسمان کی طرف بتلایا اور وہ اللہ اپنے آسمانون کے اوپر اپنے مخلوقات سے علیحدہ
ہی سو جو کوئی اوسکے تعریف نکرے تو نہ پہچانا اوس معبود کو جسکو عبادت کرتا ہی یہ کل کلام
عثمان بن سعید کا اوسی کتاب مذکور مین ہی جسمین ابو الفضل القراب نے کہا نہین دیکھا
مین نے عثمان بن سعید کیطرح کسیکو اور نہین جانتا عثمان کو مثل نفس اوسکے کے

البویطی والحدیث عن یحیی بن معین وعلی ابن المدینی واثنی علیه اهل العلم هکذا ذکر حازمی وغیره **فصل** نحن نعتقد نزول رب العلمین بلاکیف فی کل لیلة الی السماء الدنیا من غیر تشبیه له بنزول المخلوقین ولکن لک نعتقد المجی والاتیان فی الرویة رب العالمین یوم القیمة بلاکیف وتشبیه بالناس قال تعالی هل ینظرون الا ان یاتیهم الله فی ظلل من الغمام والملائکة وقوله عز اسمه وجاء ربك والملك صفا صفا وفی المشکوة عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ینزل ربنا تبارك وتعالی کل لیلة الی السماء الدنیا حین یبقی ثلث اللیل الاخر یقول من یدعونی فاستجیب له

یعنی وہ بے نظیر آدمی ہی اور تو ابن عربی سے اخذ کیا اور فقہ بویطی سے اور حدیث یحیی بن معین اور علی ابن المدینی سے اور اوسکی اہل علم لوگون نے بڑی تعریف وثنا کی ہی ایساہی ذکر کیا حازمی وغیرہ نے **فصل** ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ رب العالمین بلاکیف آسمان دنیا تک نزول فرماتا ہی اوسکے نزول کی تشبیہ مخلوقات کے اوترنے کے ساتھ نہین دیتے اور اسی طرح بلاکیفیت اور بلا تشبیہ بالناس اوسکی مجی اور اتیان کا اعتقاد رکھتے اور رب العالمین کے دیکھنے کا قیامت کے دن اعتقاد رکھتے اسمین کوئی شبہ نہین جیسا آفتاب نیمروز کی رویت مین شک شبہہ نہین ہوتا فرمایا اللہ تعالے نے کیا لوگ یہی انتظار رکھتے ہین کہ آوسے اونپر اللہ ابر کے سایہ بانون مین اور فرشتے اور قول اوسکا جسکا نام بڑی عزت والا ہی اور آیا پروردگار تیرا اور فرشتے صف باندھے ہوئے اور مشکوۃ مین ابی ہریرہ رض سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اوترتا ہے پاک و برتر پروردگار ہمارا ہر شب کو آسمان دنیا کی طرف جسوقت پچھلے شب کی تہائی باقی رہتی ہی فرماتا ہے جو دعا کرتا ہی مجھسے سو مین

من يسالني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له متفق عليه وفي رواية لمسلم ثم يبسط يديه ويقول من يقرض غير عدوم ولا ظلوم حتى ينفجر الفجر وفي صحيح الترمذي عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل الله تبارك الى السماء الدنيا كل ليلة حين يمضي ثلث الليل الاول فيقول انا الملك من ذا الذي يدعوني فاستجيب له من ذا الذي يسالني فاعطيه من ذا الذي يستغفرني فاغفر له فلا يزال كذالك حتى يضيئ الفجر وفي الباب عن علي ابن ابيطالب وابي سعيد و رفاعة الجهني وجبير بن مطعم وابن مسعود وابي الدرداء وعثمان بن ابي العاص قال ابو عيسى حديث ابي هريرة حديث حسن صحيح و

قبول کرتا ہون اوسکو اور جو سوال کرتا ہی مجھسے دیتا ہون اوسکو جو مغفرت اپنے عصیان کی چاہتا ہی اوسکو بخش دیتا ہون روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین ہی پھر اپنے دونون ہاتھون کو پھیلاتا ہے اور فرماتا ہے کون قرض دیتا ہے غیر معدوم و ظلوم کو یہانتک کہ صبح ہوتی ہے اور صحیح ترمذی مین ابی ہریرہ رض سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم فرماتے ہین کہ اللہ تبارک و تعالے ہر شب کو آسمان دنیا کیطرف اوترتا ہی جسوقت پہلی شب کی تہائی گزر جاتی ہی پھر فرماتا ہی مین مالک ہون کون پکارتا ہے مجکو کہ قبول کرون اوسکی وہ کون ہی جو سوال کرے مجھسے تو دون اوسکو کون ہی جو مغفرت چاہے مجھسے پس بخش دون اوسکو ہمیشہ اسیطرح فرمایا کرتا ہی کہ صبح روشن ہوجاتی ہی اور اسی باب مین حضرت علی بن ابیطالب اور ابی سعید اور رفاعۃ جہنی اور جبیر بن مسلم اور ابن مسعود و ابی الدرداء و عثمان بن ابی العاص سے ہی کہا ابو عیسی ترمذی نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن صحیح ہی اور

قد روي هذا الحديث من اوجه كثيرة عن ابي هريرة عن النبي صلی الله عليه وسلم انه قال ينزل الله تبارك وتعالی حين يبقی ثلث الليل الآخر وهذا اصح الروايات انتهی وايضا فيه روي عن النبي صلی الله عليه وسلم روايات كثيرة مثل هذا ما يذكر فيه امر الروية ان الناس يرون ربهم وذكر القدم وما اشبه هذه الاشياء والمذهب في هذا عند اهل العلم من الائمة مثل سفيان الثوري ومالك بن انس وسفين بن عيينه وابن المبارك ووكيع وغيرهم انهم رووا هذه الاشياء قالوا تروی هذه الاحاديث ونؤمن بها ولا يقال كيف وهذا الذي اختار اهل الحديث ان يرووا هذه الاشياء كما جاءت ويؤمن بها ولا تفسر ولا يتوهم ولا يقال

اور تحقیق روایت کیگئی ہی یہہ حدیث ابی ہریرہ رض سے بہت وجہکر کہ نبی صلعم سے نقل کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا اوترتا ہی اللہ تبارک وتعالی جب اخیر شب کی تہائی باقی رہتی ہی اور یہہ بہت صحیح روایتون سے ہی پوری ہوئی عبارت ترمذی کی اور بہی اوسمین ہی مثل اوسکے نبی صلعم سے بہت روایتین ہین جنکے اندر امر رویت رب العلمین مذکور ہے کہ لوگ اپنے پروردگار کو دیکہینگے اور ذکر قدم وغیرہ اس قسم کی اشیا وکا اوس مین مذکور ہے اور مذہب اسمین اہل علم کے نزدیک ائمہ سے جیسے سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن المبارک اور وکیع وغیرہم ہین یہہ ہی کہ وے ان اشیاء کو روایت کرتے اور کہتے ہین کہ ہم ان حدیثون کی روایت کرتے ہین اور ایمان لاتے ہین اور نہ کہا جاوے کہ کیونکر اور یہہ وہ رویہ ہی جسکو اہل حدیث نے پسند کیا کہ یہہ چیزین جیسے وارد ہوئین اوسیطرح روایت کیجاوین اور انکے ساتھہ ایمان لایا جاوے اور انکی کوئی تفسیر نکیجاوے اور انکے اندر وہم نکیا جاوے

ولا يقال كيف هذا الراهل العلم الذي المختار لا و ذهبوا اليه و معنى
قوله في الحديث فيعرفهم نفسه يعني يتجلى لهم وفي ذم التاويل ابن
قدامه وقال محمد بن الحسن في الاحاديث التي جاءت ان الله يهبط الى
سماء الدنيا ونحو هذا من الاحاديث ان هذه الاحاديث قد روتها
الثقات فنحن نرويها ونؤمن بها ولا نفسرها انتهى وايضاً فيه قال
اعلموا رحمنا الله واياكم ان مذاهب اهل الحديث اهل السنة والجماعة
الاقرار بالله وملائكته وكتبه ورسله وقبول مانطق به كتاب الله
تعالى وصحت به الرواية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا معدل عما
وردا به ولا سبيل الى رده اذ كانوا مامورين باتباع الكتب والسنة

اور نہ کہا جاوے کیونکر ہی یہہ اور یہہ حکم اہل علم کا ہی جسکو اونھون نے پسند کیا اور
اوسکی طرف گئے اور معنی اوسکے قول کا حدیث سو پہچانواویگا اونسے اپنی ذات
کو یعنی تجلی فرماویگا واسطے اونکے اور ذم التاویل مین ابن قدامہ کے ہی اور
کہا محمد بن حسن نے اون حدیثون کے اندر جو اللہ پاک کے نزول مین آسمان
دنیا کیطرف وارد ہوئی ہین اور مانند انکے اور حدیثین ہین کہ بیشک ان حدیثون
کو ثقات نے روایت کیا ہی سو ہم بھی اونکو روایت کرتے اور انکے ساتھ ایمان لاتے
ہین اور کوئی تفسیر نہین بیان کرتے تین پوری ہوئی عبارت ذم التاویل کی اور بھی
اوس مین ہی کہ جانو ای لوگو اللہ ہمارے اور تمھارے حال پر رحم کرے کہ مذہب
اہل حدیث اہل السنة والجماعة کا اقرار کرنا ساتھ اللہ کے اور فرشتون اوسکے کے اور
کتابون اوسکی کے اور رسولون اوسکے کے ہی اور قبول کرنا اور مان لینا اوسکو جسکے ساتھ
اوسکی کتاب ناطق ہی اور جسکے ساتھ صحیح روایتین رسول اللہ صلعم سے آئین نہ ان سے عدول

سنة وبانهم الهدي بها مستهدين والهم بان نبيهم صلعم يهدي
الى صراط مستقيم محذرين في مخالفة الفتنة والعذاب الاليم
ويعتقدون ان الله تعالى مدعو باسمائه الحسنى وموصوف بصفاته
التي سمى ووصف بها نفسه ووصفه بها نبيه صلعم خلق الله آدم
بيده ويداه مبسوطتان ينفق كيف يشاء بلا اعتقاد كيف وانه عز و
جل استوى على العرش بلا كيف فان الله تعالى انتهى الى انه استوى
على العرش ولم يذكر كيف كان استواؤه وقال يحيى ابن عمار في رسالته
نحن وائمتنا من اصحاب الحديث وذكر الائمة وعد كثيرا منهم ومن

اولى ہے جو اوسکے ساتھ وارد ہوئین اور کوئی طریق اوسکے رد کرنیکا نہین جبکہ اتباع
کتاب وسنت کے ساتھ مامور ہین اور اونکے لئے اوسمین ہدایت متضمن ہے اور
اونپر ظاہر ہے کہ نبی صلعم ہدایت کرتے ہین سیدھی راہ کیطرف اور اوسکی مخالفت
مین فتنہ اور دکھ کی مار کا خوف کرتے ہین اور اعتقاد رکھتے ہین کہ اللہ تعالے اپنے
اچھے نامون کے ساتھ پکارا گیا ہے اور اون صفتون کے ساتھ جنکے ساتھ اوسنے
اپنی ذات کی توصیف کی ہے اور جنکے ساتھ اوسکے رسول صلے اللہ علیہ سلم نے توصیف
کی موصوف ہے پیدا کیا آدم کو اپنے ہاتھ سے اور دونون ہاتھ اوسکے کشادہ ہین دیتا
اور خرچ کرتا ہے جسطرح چاہتا ہے بلا اعتقاد کیفیت کے اور اوس غالب اور بزرگ نے بلا کیف
عرش پر قرار پکڑا اسواسطے کہ اللہ تعالے نے اپنے عرش پر قرار پکڑنا انکو بیان کیا
اور کیفیت نہ ذکر کی کہ استوا اوسکا کسطرح ہے اور کہا یحیی عمار کے بیٹے نے اپنے
رسالہ مین کہ ہم اور ہمارے پیشوا لوگ اہل حدیث سے اور اون امامون کا
ذکر کیا اور بہتون کو اونمین سے اور بہتونکو صحابہ اور تابعین سے گنکر کہا تا

قبلهم من الصحابة ومن بعدهم لا يستحل احد منا ممن تقدم او تاخر ان يتكلف او يقصد الى قول من عنده في الصفات او في تفسير كتاب الله عزوجل او معاني حديث رسول الله صلعم او زيادة على ما في النص او نقصان منه ولا نغلو ولا نشبه ولا نزيد على ما في الكتاب والسنة وقال الامام محمد بن اسحاق بن خزيمة ان الاخبار في صفات الله تعالى موافقة لكتاب الله تعالى نقلها الخلف عن السلف قرنا بعد قرن من لدن الصحابة والتابعين الى عصرنا هذا على سبيل الصفات لله تعالى والمعرفة والايمان به والتسليم لما اخبر الله تعالى في تنزيله وبينه الرسول صلى الله عليه وسلم كتابه مع اجتناب التاويل والجحود وترك

کہ کوئی بھی ہمارے متقدمین اور متاخرین سے حلال نہیں جانتا اسکو اور تکلف اور قصد نہیں کرتا اسکی طرف کہ صفات کے اندر کوئی بات اپنی طرف سے یا کتاب اللہ کے اندر تفسیر اپنی طرف سے کرے یا رسول اللہ صلعم کی حدیث کے معنی اپنی طرف سے بیان کرے یا موافق کے اندر کچھ اسمین اپنی طرف سے بڑھاؤ گھٹاؤ کرے اور نہ ہم غلو کرتے اور نہ تشبیہ بیان کرتے اور نہ جو کتاب و سنت کے اندر ہے اسمین کچھ بڑھاتے ہین اور کہا امام محمد اسحاق کے بیٹے اور خزیمہ کے پوتے نے کہ حدیثین صفات باری تعالے کے اندر جو ہین سو موافق کتاب اللہ تعالے کے ہین ہملوگ پچھلون نے انکو سلف سے قرنا بعد قرن صحابہ کرام کے اور تابعین سے اس اپنے زمانہ تک علی سبیل صفات باری نقل کیا اور معرفت اور ایمان اور تسلیم انکے ساتھ کرتے ہین جو خبر دیا اللہ تعالے نے اپنی اوتاری ہوئی چیز یعنی قرآن مجید مین اور بیان کیا اسکو رسول صلعم نے اوسکی کتاب کے ساتھ بچتے رہنے

التمثیل والتکییف وایضا فیہ عن احمد بن نصر انہ سئل سفیان بن عیینہ فقال
حدیث عبداللہ یجعل اللہ السماء علی اصبع وحدیث ان قلوب العباد
بین اصبعین من اصابع الرحمن وان اللہ یعجب ویضحک ممن یذکرہ فی الاسواق
وانہ عز وجل ینزل الی السماء الدنیا کل لیلۃ ونحو ہذہ الاحادیث
فقال ہذہ الاحادیث نرویہا کما جاءت بلا کیف وقال ابوبکر الخلال اخبرنی
احمد بن محمد بن واصل المقری ثنا الہیثم بن خارجۃ ثنا الولید بن مسلم
قال سئلت مالک بن انس وسفیان الثوری واللیث بن سعد والاوزاعی
عن الاخبار التی فی الصفات فقالوا امروہا کما جاءت قال یحیی بن عمار

کی تاویل اور انکار اور ترک تمثیل و تکییف سے اور بھی اوسی مین احمد نصر کے
بیٹے سے ہے کہا پوچھے گئے سفیان بن عیینہ سو کہا حدیث عبداللہ کی کہ کردانا ہے اللہ
آسمان کو او نگلیون پر اور حدیث کہ دل بندے کے دو او نگلیون کے ہے رحمان کے
او نگلیون سے اور بیشک تعجب کرتا ہے اور ضحک فرماتا ہے اوسکے ذکر سے جو اوسکو
بازارون مین (باوجود کثرت کار اور مشغولی کے) یاد کرتے ہین اور وہ غالب و بزرگ
اوترتا ہے آسمان دنیا کی طرف ہر رات مین اور مانند انکے اور حدیثین لیس کہا ان حدیثون
کو جیسے آئین بلا کیفیت ہم روایت اور نقل کرتے ہین اور کہا ابوبکر خلال نے خبر دیا
مجکو احمد محمد بن واصل مقری کے بیٹے نے حدیث کیا ہمکو ہیثم خارجہ کے بیٹے نے حدیث
کیا ہمکو ولید مسلم کے بیٹے نے کہا پوچھا مین نے مالک انس کے بیٹے کو اور سفیان ثوری
کو اور لیث سعد کے بیٹے کو اور اوزاعی کو اون حدیثون سے جو صفات باری مین وارد
ہوئین جھوڑ دیتے ہین جسطرح آئین یعنی کوئی کیفیت اوسکی نہین بیان کرتے کہا یحیی
نے اور یہ شیوا لوگ کئی شہرون کے ہین سو مالک تو امام حجاز والون کے ہین اور ثوری

وهولاء الائمة الامصار فمالك اهل الحجاز والثوري امام اهل العراق والاوزاعي امام اهل الشام والليث امام اهل مصر والمغرب وقال ابو عبيد ما ادركنا احدا يفسر هذه الاحاديث ونحن لا نفسرها وذكر عباس الدوري قال سمعت يحيى بن معين يقول شهدت زكريا بن عدي سأل وكيع بن الجراح فقال يا اباسفيان هذه الاحاديث يعني مثل الكرسي موضع القدمين فقال ادركنا اسمعيل بن ابي خالد وسفيان بن عيينة والاوزاعي ومعمر بن راشد في حديث الصفات انهم كلهم قالوا امروها كما جاءت قال رجل من فقهاء المدينة ان الله تبارك علم علما علمه العباد وعلم علما لم يعلمه العباد فمن يطلب العلم الذي لم يعلمه العباد يزدد

عراق والون کے اور اوزاعی امام شام والون کے اور لیث امام مصر اور مغرب والون کے ہین اور کہا ابو عبید نہین پایا ہمنے کسیکو کہ تفسیر بیان کرتا ہو ان حدیثون کا اور ہم بھی ان سب کی تفسیر نہین کرتے اور ذکر کیا عباس دوری نے کہا سنا مین نے یحیی بن معین سے کہتے تھے حاضر تھا مین زکریا بن عدی کے پاس کہ سوال کیا اونسے وکیع جراح کے بیٹے نے احادیث صفات کا سو کہا کہ ای ابا سفیان یہہ حدیثین یعنی جیسے کرسی والی حدیث کہ کرسی جگہہ ہو قدمین کی پھر کہا پایا ہمنے اسمعیل بن ابی خالد اور سفیان بن عیینہ اور اوزاعی اور معمر راشد کے بیٹے کو احادیث صفات مین کہ سب کل لوگ کہتے تھے چھوڑ دیتا ہون اونکو جسطرح آئین تو کہا ایک مرد نے فقہاے مدینہ سے کہ اللہ تبارک وتعالے نے جان لیا جان لینے کر اوس بات کو جسکو اوسکے بندے جانتے ہین اور جان لیا اوسکو جسکو اوسکے بندے نہین سو جو کوئی وہ علم طلب کرے جسکو اوسکے بندے نہین جانتے نہ پڑھا یا اوسکے طلب کرنے

منه الا البعد والقدر ومنه هكذا في ذم التاويل لابن قدامه **فصل**
نقر باليقين ان عذاب القبر حق وسوال المنكر والنكير حق ووجود
الملك الموت حق وحضور الملائكة عند قبض روح المحتضر حق
واصعاد الملائكة بروح المومن بعد الموت قبل الدفن الى السماء
السابعة حق وقول الله عز وجل اكتبوا كتاب عبدي في عليين واعيدوه
الى الارض فانى منها خلقتهم اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى حق
وعود روحه في جسده بعد دفنه حق واصعاد الملائكة بروح الكافر
الكافر الى السماء الدنيا وعدم فتح الباب السماء له حق وطرحه الى
السجين حق قال الله تعالى لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون

مگر دوری یا قدر کو ایسا ہی ہے ذم التاویل مین ابن قدامہ کے **فصل** اقرار کرتے
ہین ہم ساتھ یقین کے اسبات کا کہ عذاب قبر کا حق ہے اور پوچھنا اور سوال کرنا
منکر او نکیر کا قبر مین شک ہے اور وجود موت کے فرشتہ کا حق ہے اور حاضر ہونا
فرشتونکا روح محتضر کے قبض کرنے کے وقت حق ہے اور لے چڑھنا فرشتونکا
مومن کی جان کو دفن سے پہلے ساتوین آسمان کی طرف حق ہے اور فرمانا اللہتعالی
و بزرگ کا کہ لکھو ہمارے بندے کے عملنامہ کو علیین مین اور پھر لیجاؤ اوسکو زمین کیطرف
سو سیلئے کہ مینے پیدا کیا اونکو اوس سے لوٹاتا ہون اونکو اوسکی طرف اور دوسری
دفعہ یعنی قیامت مین اوسی سے اونکو نکالونگا حق ہے اور پھر لوٹ آنا اوسکی جان کا ساتوین
آسمان سے اوسکے جسم کے اندر دفن کرنے کے پیچھے حق ہے اور اسیطرح لے چڑھنا
فرشتون کا کافرون بدکارونکی جان کو آسمان دنیا کیطرف اور نہ کھلنا آسمانون کے
دروازے کا اوسکے لئے اور پھینکدینا اوسکو سجین کیطرف حق ہے فرمایا اللہ تعالی نے

الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط فیقول اللہ عزوجل اکتبوا کتابه
فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن یشرك بالله
فکانما خر من السماء فی سجین فی الارض السفلی فتطرح روحه طرحا ثم
قرأ ومن یشرك بالله فکانما خر من السماء فتخطفه الطیر او تهوی به
الریح فی مکان سحیق اخرجه احمد عن براء بن عازب عن النبی صلی اللہ علیه
وسلم وعود روح الکافر فی جسده بعد دفنه حق و عرض مقعد المیت
علی المیت بلا کیف بالغداة والعشی حق وکلام المیت بلا کیف علی
الجنازة حق و سماع المیت بلا کیف بعد الدفن خفق نعال الاحیاء

نہ کشادہ کئے جاوینگے اونکے لئے دروازے آسمان کے اور نہ داخل ہونگے جنت مین
یہانتک کہ ساوے اونٹ سوئی کے ناکے مین (یعنی جیسا سوئی کے ناکے اندر
اونٹ کا سمانا محال ہے ویسا ہی کافرون بدکارون کا جنت مین داخل ہونا محال ہے
پھر فرماتا ہی اللہ عزوجل لکھو اسکے عملنامہ کو سجین مین جو زمین کے نچلے
طبقے مین ہے سو پھینک دیکاتی ہی جان اوسکی پھر پڑھا اور جو اللہ کے ساتھ
شریک کرتا ہی سو گویا گرا دیتا ہی آپ کو آسمان سے اور اوچک لین اوسکو پرندے
یا گراوے اوسکو ہوا پاش پاش کر دینے والے جگہ مین نکالا اسکو احمد نے براء
عازب کے بیٹے سے اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہین اور
لوٹ آنا کافر کی روح کا اوسکے جسم کے اندر دفن کرنے کے بعد حق ہی اور پیش
ہونا میت کے ٹھکانے کا میت پر صبح و شام بلا کیف حق ہی اور کلام کرنا میت
کا جنازہ پر بلا کیف حق ہی اور سننا مردے کا دفن کر لینے کے بعد زندون کے
جوتے کی آواز کو حق ہی اوسکی کیفیت معلوم نہین کہ کیونکر سنتا ہی اور سننا

حق و سماع الاموات سلام الزائرين عند القبور بلا كيف حق والسؤال
عنهم ببدعة او شرك وخروج الدخان والدجال والدابة والارض
سداهى القبور
وخروج المهدي وياجوج وماجوج وثلثة خسوف خسف بالمشرق وخسف
بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وطلوع الشمس من مغربها ونزول
عيسى بن مريم كلها حق وخروج نار من اليمن او من تعرعدن تطرد
الناس الى محشرهم قبل القيمة حق والنفخ فى الصور حق والجنة ومافيها
حق والنار ومافيها الحق والنار مخلوقتان ولا تفنيان ابدا والصراط حق
والميزان وخلود المومنين فى الجنة حق وخلود للكافرين فى النار حق
والحوض العظيم فى موقف القيامة حق والكوثر فى الجنة حق ومخصوص

مردون کا زیارت کرنیوالون کے سلام کو قبر کے پاس بلا کیف حق ہے اور کچھ چاہنا
اور کسی قسم کا سوال کونا مردون سے بدعت یا شرک ہے اور نکلنا دھوان کا اور
دجال کا اور دابۃ الارض اور مہدی کا اور قوم یاجوج و ماجوج کا اور تین خسوف کا ایک
پورب میں اور ایک پچھم میں اور ایک جزیرہ عرب میں ہونا اور نکلنا آفتاب کا
مغرب سے اور اوترنا عیسی علیہ السلام کا یہ سب حق ہین اور نکلنا آگ کا یمن یا
تعرعدن سے جو ہانک لیجاویگی لوگون کو محشر کیطرف قیامت سے پہلے حق ہے اور صور کا
پھونکا جانا حق ہے اور جنت اور جتنی چیزین اوسکے اندر ہین حق ہین اور دوزخ اور
کل چیزین اوسمین کی مخلوق ہین کبھی فنا نہونگی اور پل صراط اور میزان حق ہے اور رہنا مومنون کا
ہمیشہ جنت میں اور کافرون کا ہمیشہ جہنم مین رہنا حق ہے اور بڑے حوض کا موقف
قیامت مین ہونا حق اور ہونا کوثر کا جنت مین حق ہے اور شفاعت کرنیکا

الشفاعة الكبرى لنبينا محمد صلی الله علیه وسلم حق وشفاعة المذنبين لنبينا محمد صلی الله علیه وسلم والشفاعة لزيادة درجة الجنة في الجنة للمؤمنين لنبينا صلی الله علیه وسلم حق وشفاعة جميع الانبياء والمرسلين لامهم الصلحين حق وشفاعة جميع المؤمنين والمومنات بعضهم لبعض حق وشفاعة اولاد صغار المومنين الوالدين حق وفي النووي لكن الشفاعة خمسة اقسام اولها مختصة بنبينا صلی الله علیه وسلم وهي الاراحة من هول الموقف وتعجيل الحساب كما سياتي بيانها الثانية في ادخال قوم الجنة بغير حساب وهذه ايضا وردت لنبينا صلی الله علیه وسلم وقد ذكرها مسلم الثالثة الشفاعة لقوم

ہمارے نبی محمد صلعم کے لئے خاص ہونا حق ہے اور ہمارے حضرت محمد صلعم کی شفاعت گنہگاروں کے لئے اور جنت کے اندر ایمان والون کی افزونی مرتبہ کے لئے شفاعت کرنا حق ہے اور شفاعت سب انبیا اور مرسلین کی اپنی بھلی اور تابعدار امت کے واسطے حق ہے اور شفاعت کل ایمان والے مرد اور عورتون کی بعض کی بعض کیلئے اور شفاعت ایمان والون کی چھوٹے بچون کا اپنے مان باپ کے لئے حق ہے اور نووی مین ہے لیکن شفاعت کی پانچ قسمین ہین اول تو خاص ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیواسطے ہے اوس کے سبب کہ ہول موقف سے راحت ہوگی اور حساب مین تعجیل ہوگی جیسا اوسکا بیان ابھی آویگا دوسری ایک قوم کو بغیر حساب کے جنت مین داخل کرنے کے لئے اور یہ بھی ہمارے ہی حضرت صلعم کی شان مین وارد ہے اور تحقیق ذکر کیا ہے اسکو مسلم نے تیسری وہ شفاعت ہے کہ ایک لوگ سزاوار جہنم ہونگے اونکے لئے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم

استوجبوا النار فيشفع فيهم نبينا صلعم ومن يشاء الله تعالى
وسنبينه على موضعها قريبًا انشاء الله تعالى الرابعة فيمن دخل
النار من المذنبين فقد جاءت هذه الاحاديث باخراجهم من النار
بشفاعة نبينا صلعم والملائكة واخوانهم من المومنين ثم
يخرج الله تعالى كل من قال لا اله الا الله كما جاء في الحديث لا يبقى
فيها الا الكافرون الخامسة الشفاعة في زيادة الدرجات في الجنة لاهلها
وهذه لا تنكرها المعتزلة ولا ينكرون ايضا شفاعة الحشر الاولى واعتبار
الاعمال بالخواتيم حق ومقادير الخلائق قبل ان يخلق السموات والارض
بخمسين الف سنة حق وبعث الله تعالى الى المضغة في بطن امه ملكا

پھر شفاعت کرینگے اور جسکو اللہ چاہے اور قریب ہے کہ بتلاؤنگا اوسکی جگہ مین
اگر اللہ تعالے نے چاہا چوتھی قسم شفاعت کی اونکے حق مین جو گنہگارون مین
سے دوزخ مین داخل ہوچکے سو بے شک انکے آتش جہنم سے نکالنے کے
مادہ مین ہمارے حضرت اور فرشتون اور اونکے اخوان مومنین کی شفاعت سے
یہ حدیثین آچکی ہین پھر اللہ تعالے اون سبھون کو جنھون نے کلمہ لا الہ الا اللہ کہا ہے
جہنم سے نکالدیگا جیسا حدیثون مین آیا ہے پانچوین جنت مین اہل جنت کی افزونی
مرتبہ کے لئے ہوگی اور اسکی اور شفاعت حشر اولے کی بھی معتزلہ انکار نہین کرتے
اور اعتبار عملون کا خاتمہ پر ہے یہ حق ہے اور مقادیر خلائق کے پچاس ہزار برس
آسمان و زمین کی پیدایش سے پہلے مقرر کردیگئی یہہ حق ہے اور بھیجنا اللہ تعالے
کا فرشتہ کو لوتھڑے گوشت کی طرف اوسکی مانند شکم مین چار کلمے کے ساتھ بلا کیف
حق ہے اور لکھنا فرشتہ کا اوسکے کرتب اور موت اور روزی کو اور برا یا بھلا ہونا

باربع كلمات بلا كيف حق فيكتب السعادة عمله واجله ورزقه وشقيا
اوسعيدا ثم ينفخ فيه الروح هو حق وكلما قدر الله تعالى في حق الناس
فهم لا يخطؤنه ابدا ومعراج نبينا محمد صلى الله عليه وسلم حق ومعجزاته
عليه السلام وباقي الانبياء عليهم السلام كلها حق وكرامات الاولياء
حق والاولياء هم الذين يتبعون النبي صلى الله عليه وسلم في الراحة
والمصيبة ابدا ونقر بان الشر والخير والنفع والضر كله من الله تعالى
بقضائه وقدره ولا يصيب المرء الا ما كتب له ربه ولو جهد
الخلق ان ينفعوا المرء بما لم يكتبه الله له لم يقدروا عليه ولو
جهدوا ان يضروه بما لم يقضه الله لم يقدروا على ما ورد به خبر

اوسکا پھر اوسمین روح کا دم کرنا حق ہی اور جب کسی چیز کو اللہ تعالے نے لوگون
کے حق مین مقدر کر دیا تو پہروے اوس سے کبھی خطا نہین کر سکتے اور معراج
ہمارے حضرت کی حق ہی اور معجزے آپ کے اور باقی انبیا علیہم السلام کے حق ہین
اور کرامات اولیاء کے حق ہین اور اولیاء وے ہین جو احکامات باری کی بجا آوری
مین اور اوسکی رضا جوئی مین سرگرم رہتے اور ہمیشہ راحت و مصیبت مین نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے اسکو اپنا فخر و عزت جانتے اور آپ کی
مخالفت کی بہت ڈر کرتے اس سے کوسون دور رہتے اور آپ کے مخالفون کو
اللہ کا دشمن جانتے و اتباع سنت کو لوگون مین رائج و جاری کرتے ہین
اور اقرار کرتے ہین ہم کہ برا بھلا نفع نقصان کل اللہ تعالے کیطرف سے اوسکے قضا
وقدر سے ہے نہین پہونچتا آدمیکو مگر جو اوسکے پروردگار نے اوسکے واسطے لکھدیا
اور اگر خلق سعی و کوشش کرین اسکی کہ کسی شخص کو نفع پہونچا دین اوس

عبد الله بن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم وان یمسسک الله بضر
فلا کاشف له الا هو وان یردک بخیر فلا راد لفضله الآیة ان الله
تعالی یهدی من یشاء لدینه ویضل من یشاء عنه لا حجة لمن اضله
الله علیه ولا عذر له لدیه قال الله عزوجل قل فلله الحجة البالغة
فلو شاء لهداکم اجمعین وقال ولو شئنا لآتینا کل نفس
هداها ولکن حق القول منی الآیة وقال ولقد ذرانا لجهنم کثیرا
من الجن والانس الآیة سبحانه وتعالی خلق الخلق بلا حاجة الیهم
فجعلهم فریقین فریقا للنعیم وفریقا للجحیم عدلا وجعل منهم غویا
ورشیدا وشقیا وسعیدا وقریبا من رحمته وبعیدا لا یسئل عما یفعل

چیز کے ساتھ جسکو اللہ نے اوسکے لئے نہین لکھا تو قدرت نپاوینگے اوسپر اور اگر
کوشش کرین کہ اوسکو نقصان پہونچاوین چیز کے ساتھ جسکے ساتھ خواہش خدا
نہین تو قدرت اونکو نہوگی موافق اوس حدیث کے جو ابن عباس سے مروی
ہے قال کنت خلف رسول اللہ الحدیث ترجمہ تھا مین پیچھے پیغمبر خدا صلعم کے ایک
دن سو فرمایا اے لڑکے یاد رکھ اللہ کو کہ وہ یاد رکھیگا تجھکو یاد رکھ اللہ کو کہ پاویگا تو اوسکو
اپنے روبرو اور جب مانگے تو کچھ تو مانگ اللہ ہی سے اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ ہی سے
اور یہ یقین جان کہ بیشک سب لوگ اگر اکٹھے ہو جاوین اسپر کہ کچھ فائدہ پہونچاوین
تجکو تو نہ فائدہ پہونچا سکینگے مگر وہ کہ لکھدیا اللہ نے تیرے حق مین اور جو اکٹھے ہووین
اسپر کہ نقصان پہونچاوین تجھکو کچھ تو نہ نقصان پہونچا سکینگے مگر وہی کہ لکھدیا ہے
اللہ نے تجھپر اوٹھائے گئے قلم اور سوکھ گئے صحیفے اسکو ترمذی نے ذکر کیا اور ایضا
ابن عباس نبی صلعم سے بیچ تفسیر قولہ تعالے کے اور اگر لگادے تجکو اللہ برائی بیچ

وہم یسئلون ونقربان المومن وان اذنب ذنوبا کثیرۃ صغائر وکبائر
فانہ لا یکفر بہا وان خرج عن الدنیا غیر تائب منہا ومات علی التوحید
والاخلاص فان امرہ الی اللہ عزوجل ان شاء عفی عنہ وادخلہ الجنۃ یوم
القیامۃ سالما وغانما غیر مبتلی بالنار ولا یعاقب علی ما ارتکبہ واکتسبہ
ثم استصحبہ الی یوم القیامۃ من الاثام والاوزار وان شاء عفی عنہ
وعذبہ مدۃ بعذاب النار واذا عذبہ لم یخلدہ فیہا بل اعتقہ فاخرجہ
منہا الی نعیم دار القرار واختلف اہل الحدیث فی ترک المسلم

نہین کھولنے والا واسطے اوسکے مگر وہی اور اگر ارادہ کرے ساتھ تیرے بھلائی کا
بس نہین کوئی پھیرنے والا فضل اوسکے کو آخر آیت تک کہ اللہ تعالے راہ دکھاتا
اپنے دین کی طرف جسکو چاہتا ہے اور گمراہ کرتا ہے اوس سے جسکو چاہے جسکو اللہ نے
گمراہ کر دیا اوسکو کوئی حجت اللہ پر نہین اور اوسکے روبرو اوسکا عذر بکار آمد
نہین فرمایا اللہ غالب وبزرگ نے کہدی سو اللہ ہی کے واسطے پوری دلیل ہے پس
اگر چاہے تو البتہ تم سبھونکی ہدایت کرے اور فرمایا اور اگر چاہتے ہم البتہ دیتے ہم
ہر ایک جی کو ہدایت اوسکی ولیکن ثابت ہوئی بات میری طرف سے آخر آیت تک اور
فرمایا اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہمنے واسطے جہنم کے بہتونکو جنون اور آدمیون سے
آخر تک سبحانہ وتعالے نے پیدا کیا خلق کو اور کوئی حاجت اللہ کی اوس سے نہین
پھر اونکو دو فریق بنایا ایک کو اپنی نعمتون اور فضل وکرم کے لئے اور ایک کو جہنم
کے واسطے اور کسیکو اپنے عدل وانصاف سے اونہین گمراہ اور کسیکو راہ پر اور کسیکو بخت
اور بعضونکو اپنی رحمت کے قریب اور بعض کو دور دور اپنے فعل سے سوال نہین
کیا جائیگا ایسا کیون کیا وہ مالک الملک ہے جو چاہے اور مخلوق اسپتے

صلوۃ الفرض معتمدا فکفرہ بذلک احمد بن حنبل وجماعۃ من علماء السلف واخرجوہ من الاسلام للخبر الصحیح بین العبد والشرک ترک الصلوۃ فمن ترک الصلوۃ فقد کفر وذہب الشافعی واصحابہ وجماعۃ من علماء السلف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین الی انہ لا یکفر مادام معتقدا لوجوبہا وانما یستوجب القتل کما یستوجب فی المرتد عن الاسلام

نعل سے بازپرس کیے جائینگے اور اقرار کرتے ہین ہم کہ ایمان والا اگرچہ بہت سے گناہ صغیرہ وکبیرہ کئے سو وہ انکے سبب کر کافر حقیقی نہین ہوتا اور اگرچہ دنیا سے بغیر تائب نکلا اور توحید پر اور اخلاص پر مرا اسلیئے کہ امر اوسکا اللہ عزوجل کی طرف ہی اگر چاہے معاف کردے اوس سے اوسکے عصیان کو اور سالم وغانم بغیر عذاب جنت مین داخل کرے اور اوسکے کسب کرنے اور مرتکب ہونے پر عقاب نکرے اور اگر چاہے اوسکے گناہونکی ایک مدت تک سزا دے پھر بعد ازان معاف کردے اور جب اوسکو سزا دیگا تو ہمیشہ اوسکو جہنم مین نرکھیگا اوسکو آزاد کریگا اور اوس سے نکالکر دار القرار یعنی جنت کیطرف پہونچاویگا قصداً مسلم کے فرض نماز کے چھوڑ دینے مین اہل حدیث کا اختلاف ہی پس امام احمد بن حنبل اور ایک جماعت علماء سلف سے تو اوسکو کافر حقیقی اور خارج از اسلام کہتے ہین موافق حدیث صحیح الفرق بین العبد والشرک ترک الصلوۃ فمن ترک الصلوۃ فقد کفر کے یعنی بندہ مومن اور مشرک کے اندر فرق ترک الصلوۃ ہی سو جسنے چھوڑ دیا نماز کو پس بیشک کافر ہوا اور امام شافعی اور ایک جماعت علماء سلف رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے اسطرف گئے کہ جب تک معتقد اوسکے وجوب یعنی فرضیت کا ہی کافر نہین ہوتا سوا اسکے نہین کہ سزا اوسکی قتل ہی جیسا ارتداد عن الاسلام مین آدمی سزاوار قتل ہوتا ہے

فصل نعتقد ان علامات القيمة حق منها نزول عيسى بن مريم عليهما السلام من السماء وهو يتبع دين محمد صلى الله عليه وسلم يتزوج ويولد له ويمكث فى الارض خمسة واربعين سنة ويحكم بالعدل ويكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية ثم يموت ويدفن فى مقبرة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم ومنها طلوع الشمس من مغربها والدخان والدجال والدابة الارض ويأجوج ومأجوج وخسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزيرة العرب وآخر ذلك نار تخرج من اليمين تطرد الناس الى محشرهم والاحاديث فى هذه العلامات كثيرة

فصل نعتقد ان الله عز وجل مريد لجميع افعال العباد خيرها وشرها

فصل ہم اعتقاد رکھتے ہین کہ البتہ نشانیان قیامت کی سچ ہین بعض اون سے آسمان سے اوترنا عیسے بیٹے مریم کا اون دونون پر صلوۃ وسلام ہوجیو اور وہ پیروی کرینگے دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اور نکاح کرینگے اور اونکے واسطے اولاد ہونگی اور زمین مین پینتالیس برس ٹھہرینگے اور حکم کرینگے ساتھ انصاف کے اور توڑینگے صلیب کو یعنی باطل کرینگے دین نصرانی کو اور قتل کرینگے سور کو یعنی حرام کرینگے اوسکے پالنے کو اور مباح کرینگے اوسکے قتل کرنے کو اور رکھینگے جزیہ بعد ازان انتقال فرمائینگے اور ہمارے حضرت صلعم کے مقبرہ شریفہ مین اور مدفون ہونگے اور بعض نشانیون قیامت سے نکلنا آفتاب مغرب کی جانب سے اور دخان اور دجال اور دابۃ الارض اور یاجوج وماجوج کا اور ایک خسف کا مغرب اور ایک کا مشرق اور ایک کا جزیرہ عرب مین ہونا اور انکے اخیر مین نکلنا آگ کا یمن سے ہے کہ لوگون کو محشر کیطرف ہانک لیجائیگی اور ان علامتون کے بیان مین بہت سی حدیثین ہین **فصل** اعتقاد رکھتے ہین ہم کہ اللہ غالب وبزرگ اپنے بندون

لم يومن احد الا بمشيته ولم يكفر احد الا بمشيته ولو شاء لجعل الناس
امة واحدة ولو شاء ان لا يعصى ما خلق ابليس فكفر الكافرين في ايمان
المؤمنين بقضائه سبحانه وتعالى وقدرته وارادته ومشيته اراد
كل ذلك وشاءه وقضاه ويرضى الايمان والطاعة ويسخط الكفر
والمعصية قال الله عز وجل ان تكفروا فان الله غني عنكم ولا يرضى
لعباده الكفر وان تشكروا يرضه وانه لا يضاف الى الله تعالى ما يتوهم
منه نقص على الانفراد فيقال يا خالق القردة والخنازير والخنافس
والجعلان وانكان لا مخلوق الا والرب خالقه وفي ذلك ورد

کہ کل کام بھلے یا برے کا مر بہ ہو بغیر اوسکی مشیت اور ارادہ کے کوئی کچھ نہیں کر سکتا
کیا معنی اللہ پاک نے پیدائش مخلوقات سے پچاس ہزار برس پہلے ہی اون کے
مقادیر کو اپنی مشیت کے موافق لکھدیا کہ فلان شخص فلان وقت فلان فلان کام صادر
ہونگے چنانچہ اوسی مشیت ایزدی کے موافق بندون سے اوقات معہودہ مین وے
افعال ظہور مین آتے ہین نہ یہ کہ اللہ پاک بندون سے اوقات مقررہ مین افعال قبیحہ
کراتا ہے سبحانہ ہذا بہتان عظیم نہین ایمان لایا کسی نے مگر ساتھ مشیت اوسکی اور نہ کافر
ہوا کوئی بھی مگر ساتھ مشیت اوسکے اور اگر چاہتا البتہ کل آدمیون کو ایک ہی
گروہ کردیتا اور اگر چاہتا کہ کوئی کفر و نافرمانی نکرے تو ابلیس کو نہ پیدا کرتا سو کفر
اور نافرمانی کافرونکی اور ایمان مومنون اور تابعداری اون کا اوس پاک و برتر کے قضا و
قدر و ارادہ و مشیت سے ہے جسکا اوپر ذکر ہوا ایمان و تابعداری سے راضی کفر و معصیت
سے ناراض ہے فرمایا اللہ عز و جل نے اگر کفر و نافرمانی کرو تو بے شک تم سے اللہ بے پرواہ
ہے اور اپنے بندون کے لئے کفر و معصیت کو پسند نہیں کرتا اور اگر شکر کرو تو اوسکے

قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دعاء الاستفتاح تبارکت وتعالیت و
الخیر فی یدک والشر لیس الیک ومعناہ واللہ اعلم الشر لیس مما یضاف الیک
افرادًا وقصدا حتی یقال لک فی المناجات یاخالق الشر ویامقدر الشر
وان کان ہو الخالق والمقدر لہما جمیعًا لذلک اضاف الخضر علیہ السلام
ارادۃ العیب الی نفسہ فقال فیما اخبر اللہ عنہ فی قولہ اما السفینۃ فکانت
لمساکین یعملون فی البحر فاردت ان اعیبہا ولما ذکر الخیر والبر والرحمۃ
اضاف ارادتہا الی اللہ عز وجل فقال فاراد ربک ان یبلغا اشدہما
ویستخرجا کنزہما رحمۃ من ربک ولذلک قال مخبرًا عن ابرہیم

فضل وانعامات کی تو اسکو پسند کرتا اور نہ نسبت کیجاوے اللہ تعالے کیطرف نقصان
کی جو قرار یعنی بندر وسور وغیرہ کی پیدا کرنے پر موہوم ہے پھر کہا جاوے ای پیدا کرنیوالے بندرون
اور سورون اور خنافس کے اور جعلان کے اگرچہ مخلوق ہنین مگر اللہ ہی انکا خالق ہے
اور اسیمین وارد ہوا قول رسول صلعم کا دعا استفتاح مین کہ برکت اور بلندی والا ہے
اور کل بھلائی تیرے ہاتھ مین ہے اور شر تیریطرف نہین معنی اوسکا یہ ہے اور اللہ ہی
کی قسم ہے مین خوب جانتا ہون شر و برائی کو کہ وہ انمین سے نہین جسکی نسبت
تیریطرف کیجاوے ایک ایک کا قصداً حتے کہ کہا جاوے تجکو مناجات مین ای پیدا
کرنیوالے برائیون کے اور ای اندازہ کرنیواسلے برائیون کے اگرچہ اون سب کا
پیدا کرنیوالا اور اندازہ کرنیوالا وہی ہے اسیواسطے نسبت عیب کی حضرت خضر ع
نے اپنی طرف کیا اوسمین کہ خبر دیا اللہ تعالے نے اونکی کیفیت سے اپنے اس قول
مین لیکن کشتی سو تھی مسکینون کی جو دریا مین محنت کرتے تھے پس ارادہ
کیا مین نے یہ کہ عیب ڈال دون اوسمین اور جب ذکر کیا خیر کا اور نیز اور رحمت کا

انه قال و اذا مرضت فهو یشفین فاضاف المرض الی نفسه والشفاء الی ربه
وانکان الجمیع منه ونعتقد ان عواقب العباد مبهمة لا یدری احدهم بم
یختم له و لا نحکم لواحد بعینه انه من اهل الجنة ولا نحکم علی احد
بعینه انه من اهل النار لان ذلك مغیب عنهم لا نعرف علی ما یموت
علیه الانسان ولذلك نقول انا مومنون ان شاء الله ونشهد لمن مات علی
الاسلام ان عاقبته الجنة فان الذین سبق القضاء علیهم من الله تعالی
یعذبون بالنار مرة لذنوبهم التی اکتسبوها ولم یتوبوا منها فانهم
یردون خیرا الی الجنة ولا یبقی احد فی النار من المسلمین فضلا من الله
تعالی ومنه ومن مات والعیاذ بالله علی الکفر فمرده الی النار لا یخرج

منسوب کیا اوسکے ارادہ کو اللہ عزوجل کیطرف پھر کہا پس ارادہ کیا تیرے رب نے
یہ کہ پہونچین جوانی اپنی کو وہ دونون اور نکالین گنج اپنا رحمت کرنے پرورد گار
اپنے سے اور اسیواسطے فرمایا اللہ عزوجل نے کہ ابراہیم علیہ السلام کی حالت
سے خبر دیتا ہی کہ کہا اونھون نے اور جب بیمار ہوتا ہون تو وہ مجھے اچھا کر دیتا ہی
سو مرض کی نسبت اپنی طرف کیا اور شفا کی اپنے پروردگار کیطرف اور اگرچہ
کل اوسیکی طرف سے ہین باعتبار خلق کے اور اعتقاد رکھتے ہین کہ خاتمہ کل بندے کا
مبہم ہی کوئی نہین جانتا کہ کسکے ساتھ اوسکا خاتمہ ہوگا اور کیسکے واسطے ہم بعینہ
حکم نہین کرسکتے کہ وہ اہل جنت سے ہی اور نیز کسی پر حکم نہین کرتے کہ وہ اہل نار سے
ہے کیونکہ یہ اونسے پوشیدہ ہی ہم نہین جانتے اوسکو جسپر آدمی مریگا اور اسیطرح
کہتے ہین کہ انشاء اللہ تعالے ہملوگ مومن ہین اور گواہی دیتے ہین اوسکے لئے
جو اسلام پر مرا کہ آخر اوسکے لئے جنت ہی سو اسلئے کہ جنپر اللہ تعالے کی قضا نے

منها ولا يكون بمقام فيها منتهى فاما الذين شهد لهم رسول الله صلعم
من اصحابه باعيانهم فان اصحاب الحديث يشهدون لهم بذلك
تصديقا منهم للرسول صلعم فيما ذكره و وعده لهم فانه صلعم
لم يشهد لهم بها الا بعد ان عرف ذلك والله تعالى اطلع رسوله
صلعم على ما شاء من غيبه بيان ذلك في قوله عز وجل عالم الغيب
فلا يظهر على غيبه احدا الا من ارتضى من رسول وقد بشر صلعم عشرة
من اصحابه بالجنة وهم ابو بكر وعمر وعثمان وعلي وطلحة والزبير

سبقت کیا وے کچھ دن اپنے گناہون کے سبب کہ جسکو کیا تھا اور اوس سے
توبہ نکر مرے تھے عذاب دئے جاوینگے پھر وے جنت کیطرف پھیر دئے جاوینگے
اور جہنم مین مسلمانون سے اللہ تعالے کے فضل و کرم سے کوئی بھی باقی نرہیگا
اور اللہ کی پناہ جو کفر پر مرے ٹھکانا اونکا طرف نار کے ہے اوس سے اونکو
نجات نہین اور کسی جگہہ کی اوسمین انتہا نہین پھر جنکے واسطے رسول صلعم نے
اپنے اصحاب سے دخول جنت کی شہادت دی ہی پس اہل حدیث بھی اون کے لئے ساتھ
اوسکے گواہی دیتے ہین اور رسول اللہ صلعم کی تصدیق کرتے ہین اوس چیز مین جسکا
وعدہ اور ذکر اونکے لئے کیا سو اسواسطے کہ رسول اللہ صلعم نے اون کے واسطے
اوسکی گواہی نہین دی مگر بعد اوسکے کہ جان لیا اوسکو اور اللہ تعالے نے اپنے رسول
صلے اللہ علیہ وسلم کو جس غیب کی بات پر چاہا اطلاع دیمی اور بیان اسکا بیچ قول عز وجل
کے کہ جاننے والا غیب کا ہی سو اپنے غیب کی کسی پر اظہار نہین کرتا مگر جسکو پسند کیا موجود ہے
اور بیشک بشارت دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیون کی اپنے اصحاب سے
دخول جنت کا اور وے حضرت ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر

وعبد الرحمن بن عوف والسعد والسعيد وابو عبيدة ابن الجراح و
كذلك قال الثابت بن قيس بن شماس انه من اهل الجنة
قال انس بن مالك فلقد كان يمشي بين اظهرنا ونحن نقول انه من اهل الجنة
فصل نرى الجمعة والعيدين وغيرهما من الصلوٰة خلف كل امام
مسلم برًا كان او فاجرًا وان الله عز وجل اجل لكل مخلوق اجلا وان
نفسا لن تموت الا باذن الله واذا انقضى اجل المرء فليس الموت وليس
له منه فوت قال الله عز وجل لكل امة اجل فاذا جاء اجلهم لا يستاخرون
ساعة ولا يستقدمون وقال وما كان لنفس ان تموت الا باذن الله
كتابا موجلا وان من مات او قتل فقد انقضى اجله وان الله سبحانه

اور عبد الرحمن عوف کے بیٹے اور سعد اور سعید اور ابو عبیدہ جراح کے بیٹے ہین راضی
ہو الله ان سب سے اور اسیطرح فرمایا ثابت قیس بن شماس کا بیٹا اہل جنت سے
ہی فرمایا انس مالک کا بیٹا سو البتہ چلتا تھا درمیان ہمارے اور ہم کہتے ہین
کہ وہ جنت والون سے ہی **فصل** جائز رکھتے ہین جمعہ اور عیدین وغیرہما کو پیچھے
ہر امام مسلمان کے بھلا ہو یا برا اور بیشک الله عز وجل نے کل مخلوق کے لئے
ایک وقت موت وحیات وغیر ذلک کا مقرر کر دیا ہے اور کوئی شخص ہرگز نہین
مرتا مگر الله کے اذن سے اور جب آدمی کا وقت مقرر منقضی ہوا تو پھر کچھ نہین
مگر موت اور اوس سے اوسکو فوت نہین فرمایا الله عز وجل نے ہر امت کے لئے
ایک وقت مقررہ ہی سو جب آچکا وقت مقررہ اون کا تو نہ ایک ساعت پیچھے
ہٹتے اوس سے اور نہ آگے بڑھتے اور فرمایا اور نہین ہی واسطے کسی جان کے
کہ مرے مگر ساتھ حکم الله کے کہ وقت مقرر لکھا ہے اور بتحقیق جو مرا یا قتل کیا گیا

خلق الشیاطین یوسون للادمیین ویقصدون استنزلا لهم وبذ لهم قال الله عزوجل وان الشیاطین لیوحون الی اولیائهم لیجادلوکم وان اطعتموهم انکم لمشرکون وان الله یسلطهم علی من یشاء ویعصم من کیدهم ومکرهم من یشاء قال الله عزوجل واستفزز من استطعت منهم بصوتک واجلب علیهم بخیلک ورجلک وشارکهم فی الاموال والاولاد وعدهم وما یعدهم الشیاطین الا غرورا ان عبادی لیس لک علیهم سلطان وکفی بربک وکیلا وقال انه لیس له سلطان علی الذین امنوا وعلی ربهم یتوکلون انما سلطانه علی الذین

سو بیشک اوسکا اجل پر ہو چکا اور تحقیق اللہ پاک نے پیدا کیا شیطانوں کو جو آدمیون کو وسوسہ دیتے ہین اور اونکی ذلت و خواری کا قصد کرتے ہین اور اسکی اونسے امید رکھتے فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے بیشک شیاطین وسوسہ ڈالتے ہین طرف دوستون اپنے کے تو کہ جھگڑین تم سے اور اگر تمنے کہا مانا اوسکا تحقیق تم ہی البتہ مشرک ہو اور تحقیق اللہ مسلط کر دیتا ہی اونکو جسپر چاہتا ہے اور بچاتا ہے اونکے کید و مکر سے جسکو چاہے فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے اور بہکا جسکو بہکا سکے اونمین سے ساتھ آواز اپنی کے اور کھینچ لا اوپر اون کے سوارون کو اپنے اور پیادون کو اپنے اور شریک بن اون کا بیچ مالون اون کے کے اور اولاد اونکے کے اور وعدہ دے اون کو اور نہین وعدہ دیتا اون کو شیطان مگر فریب تحقیق بندے میرے نہین واسطے تیرے اوپر اونکے غلبہ اور کفایت ہی پروردگار تیرا کارساز اور فرمایا بیشک شان یہ ہی کہ نہین ہو واسطے اوسکے غلبہ ان لوگون پر جو ایمان لائے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے

يتوبونه الآية **فصل** نعتقد ان في الدنيا سحرا وسحرة
الا انهم لا يضرون احدا الا باذن الله عز وجل وما هم بضارين به
من احد الا باذن الله ومن سحر منهم واستعمل السحر واعتقد انه
يضر او ينفع بغير اذن الله فقد كفر واذا وصف ما يكفر به استتيب
فان تاب والا ضربت عنقه وان وصف ما ليس بكفر او تكلم بما لم يفهم
معناه نهي عنه فان عاد عزر وان قال السحر ليس بحرام وانا اعتقد
اباحته وجب قتله لانه استباح ما اجمع المسلمون على تحريمه
ويحرم اصحاب الحديث المسكر من الاشربة المتخذة من العنب
او الزبيب او التمر او العسل او الذرة او غير ذلك مما يسكر يحرمون

سوا اسکے نہین کہ غلبہ اوسکا اوپر ہی جو اوسکو دوست رکھتے آخر آیت تک **فصل** اعتقاد
رکھتے ہین ہم کہ بیشک دنیا مین جادوگر مرد یا عورتین ہین مگر وے کسیکو نقصان نہین پہونچا سکتے
بغیر حکم اللہ کے فرمایا اللہ عزوجل نے اور نہین وے نقصان پہونچانیوالے کسیکو
مگر اللہ کے حکم سے اور جسنے جادوگری سیکھا اور اعتقاد کیا کہ وہ بغیر حکم اللہ کے نقصان
یا فائدہ پہونچا دیتا ہے سو تحقیق وہ کافر ہوا اور جب تعریف بیان کی اوس چیز
کی جسسے کافر ہو جاتا ہی تو توبہ کرایا جاوے پھر اگر توبہ کیا تو بہتر نہین تو اوسکی گردن
ماری جاوے اور اگر تعریف کی ایسی چیز کی جسکی وجہ سے کافر نہین ہوتا یا تکلم کیا
ایسی چیز کے ساتھ جسکا معنی سمجھائی دیتا تو اوس سے منع کیا جاوے پھر اگر اوسکا عادہ
کیا تو تعزیر کیا جاوے اور اگر کہا کہ جادو حرام نہین اور مین اعتقاد رکھتا ہون کہ وہ
مباح ہی تو واجب ہی قتل اوسکا اسواسطے کہ جس چیز کے حرام ہونے پر سب مسلمانون
نے اتفاق کیا ہے اوسکو اوسنے مباح کیا اور حرام کہتے ہین اہل حدیث ہر مسکر شراب

قلیله وکثیره و ینجسونه ویوجبون به الحد ویرون المسارعة
الی دار الصلوٰة واقامتها فی اوائل الاوقات افضل من تاخیرها
الی اٰخر الاوقات ویوجبون قرأة فاتحة الکتاب خلف
الامام ویامرون باتمام الرکوع والسجود حتما واجبا ویعدون اتمام
الرکوع والسجود بالطمانینة فیهما والارتفاع من الرکوع والانتصاب
منه والطمانیة فیه وکذلک الارتفاع من السجود والجلوس بین السجدتین
مطمئنین فیه من ارکان الصلوٰة التی لا تصح الا بها ویتواصون بقیام
اللیل للصلوٰة بعد المنام وبصلة الارحام وافشاء السلام واطعام الطعام

کی قسم کو جو انگور تر یا کھجور یا شہد یا جوار وغیرذلک سے بنایا جاتا ہی تھوڑا یا بہت کل کو
حرام کہتے اور نجس جانتے اور اونکے پینے پر حد واجب کرتے ہین اور اداے نماز کے واسطے
اور اوسکی اقامت کو اول وقت مین اولے اور افضل جانتے ہین اس سے کہ تاخیر کیجاوے
اور قرأة فاتحہ خلف الامام کو واجب جانتے ہین اور اتمام رکوع وسجود کے ساتھ حتماً وجوب
حکم کرتے ہین اور اتمام رکوع اور سجود کو بالطمانیہ واجب شمار کرتے ہین اور رکوع
سے اوٹھنے کو اور اوسمین اطمینان کے ساتھ کھڑے رہنے کو اور سجدہ سے اوٹھنے
کو اور دونون سجدون کے درمیان اطمینان سے بیٹھنے کو ارکان نماز سے جسکے بغیر
نماز صحیح نہین ہوتی واجب جانتے ہین اور وصیت کرتے ہین قیام لیل کی ساتھ
نماز کیلئے بعد سو جانیکے یعنی نماز تہجد کے لئے اور ساتھ صلۂ رحم کے اور السلام
علیکم کے رواج دینے کو اور مہمان ومساکین وغیرہ کے کھانا کھلانیکو اور فقراء
اور مساکین ویتیمون کے اوپر رحمت اور شفقت کرنیکو اور مسلمانون کے کامون
کے ساتھ اہتمام کرنیکو اور کھانے پینے پہننے اور نکاح کرنے مین منہیات سے

والرحمة على الفقراء والمساكين والايتام والاهتمام بامور المسلمين
والتعفف فى الماكل والمشرب والمتكلم والملبس والسعى فى
الخيرات والامر بالمعروف والنهى عن المنكر والبدار الى فعل الخيرات
اجمع ويتحابون فى الدين ويتباغضون فيه ويتقون الجدال
فى الله والخصومات فيه ويجانبون اهل البدع والضلالات ويعادون
اصحاب الاهواء والجهالات ويعتقدون بالسلف الصالحين من
ائمة الدين وعلماء المسلمين ويتمسكون بما كانوا به متمسكون من
الدين المتين والحق المبين ويبغضون اهل البدع الذين احدثوا
فى الدين ما ليس منه ولا يحبونهم ولا يصحبونهم ولا يسمعون كلامهم
ولا يجالسونهم ولا يجادلونهم فى الدين ولا يناظرونهم ويرون
صون اذانهم من سماع اباطيلهم الذى اذا مرت بالاذان وقرت

بچنے کو وصیت کرتے ہین اور سعی فی الخیرات اور امر بالمعروف اور نہی عن
المنکر اور سبقت فعل الخیرات کی طرف کل کا وصیت کرتے ہین اور آپس
مین دین کے اندر یعنی دین کے سبب دوستی اور عداوت رکھتے ہین اور جدال
وخصومت فی اللہ سے پرہیز کرتے ہین اور اہل بدعت اور ضلالت سے اجتناب
کرتے ہین اور اصحاب اہوا اور جہالات سے عداوت رکھتے ہین اور اعتقاد
ہین سلف صالحین ایمہ دین علماء مسلمین کے ساتھ ہین اور تمسک کرتے ہین
اونکے ساتھ جنکے ساتھ وے دین متین اور حق ظاہر کے اندر تمسک کرتے تھے
اور اہل بدعت کے ساتھ جنھنے دین کے اندر ایسی نئی بات نکالی جو اوس سے نہین
بغض رکھتے ہین اور اونسے دوستی نہین رکھتے اور اونکے شامل نہین ہوتے
اور اون کے کلام کو نہین سنتے اور اون کے ساتھ نشست وبرخاست

فی القلوب ضرت وجرت الیها الوساوس والخطرات الفاسدة ماجرت و
فیه انزل الله عزوجل قوله واذا رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض
عنهم حتی یخوضوا فی حدیث غیره **فصل** نعتقد ان الانبیاء
علیهم الصلوٰة والسلام کلهم مبرؤن ومنزهون عن الصغائر
والکبائر والکفر والقبائح وکانت منهم خطیات وزلات ومحمد
رسول الله عبده ورسوله ونبیه وحبیبه وصفیه ونقیه ولم یعبد
الصنم قط ولم یشرك بالله تعالی طرفة عین ولم یرتکب صغیرة ولا
کبیرة قط وافضل الناس بعد رسول الله صلی الله علیه وسلم
ابوبکر الصدیق ثم عمر بن الخطاب الفاروق ثم عثمان ذوالنورین

نہین کرتے اور اونکے دین مین جدال ومناظرہ نہین کرتے اور دیکھتے ہین اپنے
کانون کے کو اونکے اباطیل کے سننے سے جو کان مین گزرے اور
دلون مین قرار پکڑے کہ نقصان پذیر ہوا اور جاری ہوئے طرف اونکے وسوسے اور
خطرات فاسدہ اور اسمین اوتارا اللہ عزوجل نے اپنے اس قول کو اور جب دیکھے
تو ان لوگون کو جو خوض وتلاش لایعنی کرتے ہین ہماری نشانیون مین سو تو پھیرے
اونسے یہانتلک کہ خوض کرین دوسری بات مین **فصل** اعتقاد رکھتے ہین ہم کہ کل
انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام صغائر وکبائر اور کفر وقبائح سے مبرا ومنزہ
ہین اور چوک وبسر اونسے ہو گئین اور حضرت اللہ علیہ وسلم بندے اور رسول اور
نبی اور حبیب اور برگزیدہ ہین اوسکے اور کبھی عبادت بتو کا نہین کی اور اللہ
کے ساتھ پلک بھر بھی کسیکو شریک کیا اور نہ کبھی مرتکب صغیرہ وکبیرہ کے ہوئے
اور افضل الناس بعد رسول اللہ صلعم کے حضرت ابوبکر صدیق ہین پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان

ثم لعلي ابن ابي طالب رضوان الله تعالى عليهم اجمعين عابدين ثابتين على
الحق ومع الحق نتولاهم جميعاً ولا نذكر احداً من اصحاب رسول
الله صلى الله عليه وسلم الا بخير ولا نقول ان المومن لا يضره الذنوب
ولا نقول انه لا يدخل النار ولا نقول انه يخلد فيها وان كان فاسقاً
بعد ان يخرج من الدنيا مومنا ولا نقول حسناتنا مقبولة وسيئاتنا
مغفورة كقول المرجئة ونعتقد ان الجوارح تشهد ون وتتكلمون
يوم القيمة والارض كذلك تتكلم وتخبر بما فعل الناس عليها
قال الله تعالى يوم تشهد عليهم السنتهم وايديهم وارجلهم
بما كانوا يعملون وقال الله تعالى حتى اذا ما جاؤها شهد عليهم سمعهم

پھر حضرت علی ابیطالب کے بیٹے ہمیشہ رہے خوشنودیان اللہ کی ان سب پر عبادت
کرنیوالے تھے حق پر اور حق کے ساتھ تھے محبوب رکھتے ہین ہم انکو اور نہین
ذکر کرتے کسی کا اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر ساتھ بھلائی کے
اور نہین کہتے کہ مومن کو گناہ مضر نہین اور نہین کہتے کہ وہ آتش دوزخ مین
نہ داخل ہوگا اور نہین کہتے کہ وہ اوسمین ہمیشہ رہیگا اگرچہ فاسق ہو بعد ازان کہ
دنیا سے مومن نکلا اور نہین کہتے کہ ہماری بھلائیان مقبول ہین اور برائیان
مغفور ہین جیسا مرجیہ نے کہا اور اعتقاد رکھتے ہین کہ جوارح یعنی ہاتھ پانون
آنکھہ کان اور چمڑے گواہی دینگے اور بات کرینگے قیامت کے دن اور اسیطرح
زمین بولیگی اور بتلاویگی جو لوگون نے اوسکی پشت پر کیا ہے فرمایا اللہ تعالے
نے [illegible]

وابصارہم وجلودہم وقال تعالی یومئذ تحدث اخبارہا بان ربک اوحی لہا ونقر بان اللہ تعالی امر القلم بان یکتب فقال القلم ماذا اکتب یا ربی فقال اللہ تعالی ما ہو کائن الی یوم القیامۃ لقولہ تعالی کل شئ فعلوہ فی الزبر وکل صغیر وکبیر مستطیر الآیۃ

فصل نعتقد ان جمیع الانبیاء حق اولہم آدم علیہ السلام وآخرہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان الکتاب المنزل من السماء علی الانبیاء حق وان الملائکۃ کلہم حق ہم لیسوا بموصوفین بالذکورۃ والانوثۃ ونومن بجمیع اسمائہ وصفاتہ تعالی وقبلنا جمیع احکامہ ونقر بان سبعین الفا من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پاس گواہی دینگے اوپر اونکے کان اونکے اور آنکھیں اونکی اور چمڑے اونکے ساتھ اوسکے کہ تھے کرتے اور فرمایا پرتر نے سورۂ زلزال میں اوس دن کہے زمین باتین اپنی بسبب اوسکے کہ پروردگار تیرے نے حکم بھیجا اوسکو اور اقرار کرتے ہین ہم کہ حکم کیا اللہ تعالی نے قلم کو لکھنے کا تو کہا قلم نے کیا لکھون اے پروردگار میرے فرمایا اللہ تعالی نے کہ جو قیامت تک ہونیوالے ہین ... ہر چیز کی ... بیچ کتابوں کے ہے اور ہر چھوٹا اور بڑا کام لکھا ہوا ہے آخر آیت تک ... کہ سب انبیا علیہم الصلوۃ والسلام حق ہین سب سے پہلے آدم ... اور آخر ... سب ابنیا بھیجے ہوا انبیا علیہم السلام پر اوتری حق ہین اور کل فرشتے حق ہین اور مرد وعورت ہونیکے ساتھ موصوف نہین اور ایمان لاتے ہین اوسکے کل نامون اور صفتون کے ساتھ اور قبول کیا ہم نے کل حکمون کو اوسکے اور اقرار کرتے ہین ہم کہ ستر ہزار آدمی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے بغیر حساب جنت مین

يدخلون الجنة بغير حساب **فصل** نقر بان الايمان الشرعي هو فعل القلب ونطق بالشهادتين وعمل بالاركان وجميع الطاعات منه وجميع المعاصي ليس منه فهو اي الايمان يزيد بالطاعات وينقص بالمعصية والدليل على ازدياد الايمان ونقصانه كثير من الآيات والاحاديث واجمع عليه السلف والخلف من اهل السنة والجماعة من اهل الراى والحديث والفقه سوى ابي حنيفة رح وصاحبيه وهو مع صاحبيه يقول ان الايمان هو التصديق بالقلب واقرار باللسان والعمل غير الايمان والايمان غير العمل والايمان لايزيد ولا ينقص هكذا في فقه الاكبر والوصية لكن ابا حنيفة رجع عن هذا الى مذهب السلف سيأتي بيانه ان شاء الله تعالى

داخل ہونگے **فصل** اقرار کرتے ہین ہم کہ ایمان شرعی یہ ہی کہ جی سے کل مومن بہ کا یقین رکھے اور زبان سے شہادتین کا اقرار کرے اور احکام شرعی کو بجا لاوے اور طاعات و معاصی ایمان سے نہین اور ایمان طاعات سے بڑھتا ہے اور معصیت کرنے سے کم ہو جاتا ہی اور ایمان کے کم و بیش ہونے پر دلیل آیات و احادیث و اجماع سلف و خلف اہل سنت و جماعت فقہای محدثین سے سوا امام ابو حنیفہ رح اور اونکے دونون شاگرد ابو یوسف اور محمد کے بہت ہی اور امام صاحب اور اونکے دونون شاگرد کہتے ہین کہ ایمان وہ صرف تصدیق بالقلب او اقرار باللسان ہی اور عمل ایمان سے نہین اور ایمان عمل نہین اور ایمان بڑھتا گھٹتا نہین لیسے ہی فقہ اکبر اور وصیت مین لیکن امام ابو حنیفہ رح نے اس مذہب سلف کیطرف رجوع کیا ہے عنقریب اوسکا بیان آتا ہے اگر اللہ تعالی نے چاہا تفسیر کبیر مین بیچ سورۃ البقرۃ کے نیچے قول اللہ تعالے

في تفسير ابن كثير في سورة البقرة تحت قوله الذين يؤمنون بالغيب
قال ابن كثير قلت اما الايمان في اللغة فيطلق على التصديق
المحض وقد يستعمل في القرآن والمراد به ذلك كما قال تعالى يؤمن
بالله ويؤمن للمؤمنين وكما قال اخوة يوسف لابيهم وما انت بمؤمن
لنا ولو كنا صادقين وكذلك اذا استعمل مقرونا مع الاعمال كقوله تعالى
الا الذين آمنوا وعملوا الصالحات فاما اذا استعمل مطلقا فالايمان
الشرعي المطلوب لا يكون الا اعتقادا وقولا وعملا هكذا ذهب اليه
اكثر الائمة بل قد حكاه الشافعي واحمد بن حنبل وابو عبيدة وغير واحد
اجماعا ان الايمان قول وعمل يزيد وينقص وقد ورد فيه آثار كثيرة

والذین امنوا بالغیب کے ہی کہا ابن کثیر نے کہتا ہوں میں کہ ایمان لغت میں
سوا تصدیق کیا جاتا ہے محض تصدیق پر اور کبھی کبھی قرآن میں بھی مستعمل ہوتا
ہے اور مراد اوس سے صرف تصدیق ہی ہے جیسا فرمایا اللہ تعالے نے کہ یقین
لاتے ہیں ساتھ اللہ کے اور باور کرتے ہیں واسطے مومنوں کے اور جیسا
کہا حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے اپنے والد حضرت یعقوب سے
اور نہیں ہے تو یقین کرنیوالا واسطے ہمارے اور اگرچہ ہوں ہم سچے اور ایسا ہی
جب مقرونا مع الاعمال مستعمل ہوتا مثل قول اللہ تعالے کے مگر جو لوگ کہ ایمان
لائے اور کام کئے اچھے پھر جب مطلقاً مستعمل ہوتا تو مقصود و مطلوب اوس سے
وہی ایمان شرعی ہوتا ہے جو نہیں ہوتا مگر اعتقاد اور قول اور عمل یہی طرف اکثر
ائمہ گئے بلکہ امام شافعی اور امام احمد بن حنبل و ابو عبیدہ وغیرہم بہتوں نے
اسکو اجماعاً نقل کیا کہ ایمان قول و عمل ہے بڑھتا اور گھٹتا وارد اسمیں بہت

واحاديث افردنا الكلام فيها في اول شرح البخاري انتهى قال الشيخ الامام الفقيه الحافظ ابي عمر يوسف بن عبد الله بن عبد البر النميري في التمهيد شرح موطا امام مالك في جلد الثالث تحت حديث ابن شهاب وسنذكر ما عليه جماعة اهل السنة انشاء الله اجمع اهل الفقه والاثر وهم الجماعة عندنا على ان الايمان* الا ما ذكر عن ابي حنيفة و اصحابه انهم ذهبوا الى ان الطاعة لا تسمى ايمانا فانهم قالوا الايمان الاقرار والتصديق ومنهم من زاد المعرفة انتهى وايضا فيه ذكر الطحاوي قال ثنا ابو بكرة بكار بن قتيبة قالا ثنا ابو عمر والضرير قال ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن ابي قلابة قال حدثني رجل من اهل الشام عن

* قول وعمل يزيد بالطاعة وينقص بالمعصية والطاعة كلها عندهم ايمان

اور خبرین وارد ہوئین کہ تنہا اسی مین ہم نے شرح بخاری کے اول مین کلام کیا ہی ہو چکی عبارت تفسیر کبیر کی کہا شیخ الامام فقیہ حافظ ابی عمر یوسف بیٹے عبد اللہ بن عبد البر نمیری کے نے بیچ کتاب تمہید شرح موطا امام مالک کی تیسری جلد مین نیچے حدیث ابن شہاب کے اور قریب ہی کہ ذکر کرینگے ہم اوسکو جسپر کل جماعت اہل سنت کی ہی ۔ . . . . اہل فقہ اور اثر ہی اگر چاہا اللہ تعالی نے وہ یہ ہی کہ ایمان شرعی قول و عمل ہی طاعت سے بڑھتا اور معصیت سے کم ہوتا ہی اور کل طاعت اونکے نزدیک ایمان ہی مگر جو ابو حنیفہ رح اور اونکے شاگردون سے ذکر کیا گیا کہ وے اسطرف گئے کہ طاعت مسمے بایمان نہین سو اسواسطے کہ وے کہتے ہین ایمان اقرار باللسان اور تصدیق ہی اور بعضے اونمین سے معرفت کو بڑھاتے ہین ہو چکی عبارت تمہید شرح موطا کی اور نیز اوسی مین ہی ذکر کیا طحاوی نے کہا حدیث کیا ہمکو ابو بکرہ بکار بن قتیبہ نے کہا اون دونون نے حدیث کیا ہمکو ابو عمرو ضریر کہا حدیث کیا ہمکو حماد زید کے بیٹے نے ایوب سے

قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اسلم قلت وما الاسلام قال
ان تسلم قلبك لله وان يسلم المسلمون من لسانك ويدك قلت يا رسول الله
واي الاسلام افضل قال الايمان قلت وما الايمان قال ان تؤمن
بالله وملئكته وكتبه ورسله والبعث بعد الموت والجنة والنار
قلت يا رسول الله اي الايمان افضل قال الهجرة قلت وما الهجرة يا رسول
الله قال ان تهجر السوء قلت فاي الهجرة افضل قال الجهاد قلت ما الجهاد
قال ان تجاهد او تقاتل المشركين اذا لقيتهم ولا تغل ولا تجبن قال
الطحاوي وحدثنا عبيد بن محمد بن موسى قال ثنا جعفر بن مسافر قال

وہ ابی قلابہ سے کہا حدیث کیا مجھکو ایک شخص نے اہل شام سے وہ اپنے باپ سے
روایت کرتا ہی کہا فرمایا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان ہوجا
کہا مین نے اسلام کیا ہے فرمایا کہ مطیع و فرمانبردار کردے تو اپنے دل کو واسطے
اللہ کے اور بچے رہین مسلمان تیرے ہاتھ و زبان سے کہا مین نے یا رسول اللہ
افضل کون اسلام ہی فرمایا کہ ایمان کہا مین نے کہ ایمان کیا ہی فرمایا کہ ایمان لاوے
تو ساتھ اللہ کے اور ساتھ فرشتون اوسکے کے اور رسولون اوسکے کے اور
بعد مرنے کے اوٹھنے ساتھ اور ساتھ بہشت اور دوزخ کے کہا مین نے یا رسول
اللہ افضل کون ایمان ہے فرمایا ہجرۃ کہا مین نے اور ہجرت کیا ہے یا رسول اللہ
فرمایا کہ چھوڑ دے تو بری باتون کو کہا مین نے پھر کون ہجرت افضل ہی فرمایا کہ
جہاد کہا مین نے جہاد کیا ہی فرمایا جہاد یا قتال کرے مشرکین کے ساتھ جب اونسے
ملے اور مال غنیمت مین غلول نکرے اور نامردمت ہوجا یعنی مشرکین کے ساتھ
جہاد مین اور وقت لڑائی کے فرار مت ہو کہا طحاوی نے اور حدیث کیا ہمکو عبید محمد بن موسی کے بیٹے نے

ثنا مومل بن اسمعيل قال ثنا حماد بن زيد قال كلمت ابا حنيفة في
الارجاء فجعل يقول واقول فقلت له نا ايوب عن ابي قلابة قال حدثني
رجل من اهل الشام عن ابيه ثم ذكر الحديث قال حماد فقلت لابي حنيفة
الا تراه يقول اى الاسلام افضل قال الايمان ثم جعل الهجرة والجهاد
من الايمان فسكت ابو حنيفة فقال بعض اصحابه الا تجيبه يا ابا حنيفة
قال بما اجيبه وهو يحدثني بهذا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
وفي هذا اثبت رجوع امامنا الاعظم ابي حنيفة رح الى مذهب
السلف من اهل الحديث والفقه واول السلف وافضلهم محمد رسول الله
وبعده اصحابه وبعدهم التابعين واتباع التابعين الى اخر مرتبت السلف

کہا حدیث کیا ہمکو جعفر مسافر کے بیٹے نے کہا حدیث کیا ہمکو مومل بن اسمعیل نے کہا حدیث
کیا ہمکو حماد زید کے بیٹے نے کہا بات کیا مینے ابو حنیفہ رح سے ارجا کے مسئلہ مین تو
وہ اور مین آپس مین گفتگو کرنا شروع کئے پھر کہا مینے اونسے حدیث کیا ہمکو ایوب
نے ابو قلابہ سے کہا حدیث کیا مجھسے ایک شخص اہل شام سے وہ اپنے باپ سے
روایت کرتا پھر ذکر کیا پوری حدیث کہا حماد نے پھر کہا مین نے ابی حنیفہ رح سے کیا
تو دیکھتا کہ وہ کہتا ہے کونسا اسلام افضل ہے فرمایا ایمان پھر ہجرت اور جہاد کو جزو ایمان
سے گردانا بس سکوت کیا ابو حنیفہ رح نے حماد کے جواب سے پھر بعض شاگردون نے اونکے
کہا کیون نہ جواب دیتے ہو اے ابا حنیفہ فرمایا ابو حنیفہ رح نے مین کیا جواب دون اوسکو حالانکہ
وہ میرے تئین ساتھ اسکے رسول اللہ صلعم سے حدیث بیان کرتا **فائدہ** اور اسمین ہمارے
امام اعظم رح کا مذہب سلف اہل حدیث و فقہ کیطرف رجوع ثابت ہوتا ہے اور اول
السلف اور افضل اونکے محمد رسول اللہ صلعم ہین اور بعد انکے اونکے اصحاب اور بعد اونکے تابعین

والصابئه **وقال** سائر الفقهاء من اهل الرای والآثار بالحجاز والعراق
والشام ومصر ومن سلك سبيلهم فی سائر البلدان الاسلام منهم مالك
ومن اتبعه والشافعی ومن سلك سبيله والثوری والاوزاعی و
احمد بن حنبل وداؤد بن علی واسحق بن راهويه وابو عبيد القسم
بن سلام وابو جعفر الطبری وكل من سلك سبيلهم كلهم يقولون
الايمان قول وعمل قول باللسان وهو الاقرار واعتقاد بالقلب وعمل
بالجوارح مع الاخلاص بالنية الصادقة قالوا وكلما يطاع به الله
عز وجل من فريضة ونافلة فهو من الايمان فالايمان عندهم يزيد
بالطاعات وينقص بالمعاصی واهل الذنوب عندهم مومنون غير

تبع تابعین آخر مرتبہ تک اور نیز او سمین ہی اور کہا سب فقہانے اہل الراے اور اثر سے
حجاز اور عراق اور شام اور مصر مین اور جو اونکے راہ و روبہ پر ہین باقی بلاد اسلام
مین اونمین سے مالک اور اونکے اتباع ہین اور امام شافعی اور جو اونکے روبہ
پر چلے اور ثوری اور اوزاعی اور احمد بن حنبل اور داؤد بن علی اور اسحق بن
راہویہ اور ابو عبید قاسم بن سلام اور ابو جعفر طبری اور جو کوئی انکے راہ و
روبہ پر چلتے ہین کل کہتے ہین کہ ایمان شرعی وہ اقرار باللسان اور اعتقاد
بالقلب اور عمل بالجوارح ساتھہ اخلاص اور سچی نیت کے ہی کہتے ہین اور جب
اللہ عزوجل کے فرائض اور نوافل کی اطاعت کیجاوے تو وہ ایمان سے ہی پھر ایمان
اونکے نزدیک طاعات سے بڑھتا اور معاصی سے گھٹتا ہی اور اہل ذنوب انکے نزدیک گناہون
کے سبب کامل الایمان نہین اور سوا اسکے نہین کہ وے ارتکاب کبیرے کی وجہہ کر
ناقص الایمان ہوے پوری ہوئی عبارت تمہید کی اور صحیح بخاری مین ہے

مستکملی الایمان من اجل ذنوبھم وانما صار واناقص الایمان بارتکا
الکبائر انتھی وفی صحیح البخاری وھو قول وفعل ویزید وینقص
وفی القسطلانی واخرجہ ابو نعیم کذا بھذا اللفظ فی ترجمۃ الشافعی
من الحلیۃ وھو عند الحاکم بلفظ الایمان قول وعمل ویزید وینقص
وکذا نقلہ اللالکائی فی کتاب السنۃ عن الشافعی واحمد بن حنبل
واسحق بن راھویہ بل قال بہ من الصحابۃ عمر بن الخطاب وعلی بن
ابیطالب وابن مسعود ومعاذ بن جبل وابو درداء وابن عباس
وابن عمر وعمار وابو ھریرۃ وحذیفۃ وعائشۃ وغیرھم من التابعین
کعب الاحبار وعروۃ وطاؤس وعمر بن عبد العزیز وغیرھم وروی
للالکائی ایضا باسناد صحیح عن البخاری قال لقیت اکثر من الف رجل

اور وہ یعنی ایمان قول وفعل ہی اور بڑھتا اور گھٹتا ہی اور قسطلانی مین ہی اور نکالا
اوسکا ابو نعیم نے اسی لفظ کے ساتھ حلیہ سے ترجمہ شافعی مین اور وہ حاکم کے
نزدیک اس لفظ کے ساتھ ہی کہ الایمان قول وعمل ویزید وینقص اور ایسا
ہی نقل کیا اوسکو لالکائی نے کتاب السنۃ مین شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق
بن راہویہ سے بلکہ اسکے ساتھ صحابہ مین سے عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب
اور معاذ بن جبل اور ابن مسعود و ابو درداء و ابن عباس و ابن عمر و عمار و ابو ہریرہ
و حذیفہ و عائشہ وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین قائل ہین اور تابعین سے
کعب الاحبار اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور روایت کیا لالکائی
بسند صحیح بخاری سے روایت کیا ہی کہا ملاقات کی مین شہرون مین ہزار سے
زیادہ علما کے سو دیکھا مین نے اون مین سے کسیکو کہ اسبات مین کہ ایمان

من العلماء بالامصار فما رایت احدا منهم یختلف فی ان الایمان قول وعمل یزید وینقص انتھی قال الخطابی فی قوله صلعم الایمان بضع وسبعون شعبة فی هذا الحدیث بیان ان الایمان الشرعی اسم لمعنی ذی شعب واجزاء له ادنی واعلا والاسم یتعلق ببعضها کما یتعلق بکلها والحقیقة تقتضی جمیع شعبه ویستوفی جملة اجزائه کالصلوة الشرعیة لها شعب واجزاء والاسم یتعلق ببعضها والحقیقة یقتضی جمیع اجزائها وتستوفیها ویدل علیه قوله صلی الله علیه وسلم الحیاء شعبة من الایمان وفیه اثبات التفاضل فی الایمان وتباین المؤمنین فی درجاتهم انتهی وقال الامام ابو عبد الله محمد بن

قول وعمل ہی بڑھتا اور گھٹتا ہی اختلاف کرے انتھے کو یہی عبارت قسطلانی کی کہا خطابی نے بیچ قول نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ایمان کے ستر اور کئی شاخین ہین اس حدیث مین بیان ہی اسکا ایمان شرعی نام ہی اوس معنی کا جو ذی شعب اور ذی اجزا ہی اور اوسکے واسطے ادنے اور اعلے ہی اور اسم جیسا کل کے ساتھ متعلق ہی ویسا ہی بعض کے ساتھ اور حقیقت تو کل شعبونکو مقتضی ہے اور اوسکے جملہ اجزا کو مستوفی جیسے صلوٰۃ شرعی کہ واسطے اوسکے شعب واجزا ہین اور اسم متعلق بہ بعض الاجزا ہی اور حقیقت مقتضی و مستوفی اوسکے جمیع اجزا کا اور دلالت کرتا ہی اوپر اسکے قول صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ حیا ایک شاخ ایمان کا ہی اور اسکے اندر اثبات ہی تفاضل فی الایمان کا اور اسکا کہ مومنین کے درجات مین تباین ہی اور کہا امام ابو عبد اللہ محمد بن اسمعیل بن محمد فضل تیمی اصبہانی شافعی نے اپنی کتاب تحریر مین

اسمعیل بن محمد فضل التیمی الاصبهانی الشافعی فی کتابه التحریر فی شرح صحیح مسلم الایمان فی اللغة هو التصدیق فان عنی به ذلک فلا یزید ولا ینقص لان التصدیق لیس شیئا یتجزا حتی یتصور کماله مرة ونقصه اخری والایمان فی لسان الشرع هو التصدیق بالقلب والعمل بالارکان واذا فسر بهذا تطرق الیه الزیادة والنقص وهو مذهب اهل السنة قال فالخلاف فی هذا علی التحقیق انما هو فی ان المصدق بقلبه اذا لم یجمع الی تصدیقه العمل بموجب الایمان هل یسمی مؤمنا مطلقا ام لا والمختار عندنا انه لا یسمی به قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وهو مومن لانه لم یعمل بموجب الایمان فیستحق هذا الاطلاق انتهی وقال الامام ابو الحسن علی بن

جو صحیح مسلم کی شرح ہے ایمان لغت میں یعنی باعتبار معنی لغت کے صرف تصدیق ہی ہے پھر اگر ایمان سے مراد تصدیق لیا جاوے تو بڑھتا گھٹتا نہیں کیونکہ تصدیق ایسی چیز نہیں کہ تجزے ہو سکے کہ کبھی اوسکے کمال کا اور کبھی اوسکے نقصان کا تصور کیا جاوے اور ایمان فی لسان الشرع وہ تصدیق بالقلب اور عمل بالارکان ہے اور جب اسکے ساتھ تفسیر کیگئی تو بڑھنا گھٹنا بھی اوسکی طرف جاری ہوگا اور یہی مذہب اہل سنت کا ہے کہا سو خلاف اسمین علی التحقیق سوا اسکے نہیں اس امر مین ہے کہ مصدق بقلبہ جب اپنے تصدیق کے ساتھ عمل کو موجب ایمان نہ اکٹھا کیا تو آیا یہہ مومن مطلقاً کہا جائیگا یا نہ اور مختار و پسندیدہ ہمارے نزدیک یہ ہے کہ وہ مومن نہ کہا جائیگا اسی سبب کر فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا کیونکہ ایمان کے بموجب اوسنے عمل نہ کیا پس مستحق اس اطلاق کا ہوگا ہوچکی

خلف بن بطال المالکی المغربی فی شرح صحیح البخاری مذهب جماعة اهل السنة من سلف الامة وخلفها ان الایمان قول وعمل یزید وینقص والحجة علی زیادته ونقصانه بما اوردہ البخاری من الآیات انتہی قال عبد الرزاق سمعت من ادرکت من شیوخنا واصحابنا سفیان الثوری ومالک بن انس وعبید الله بن عمر والاوزاعی ومعمر ابن راشد وابن جریج وسفیان بن عیینه یقولون الایمان قول وعمل یزید وینقص هذا قول ابن مسعود وحذیفة والنخعی والحسن البصری وعطاء وطاؤس ومجاهد وعبد الله بن المبارک فالمعنی الذی یستحق به العبد المدح والولایة من المؤمنین هو ایتانه بهذه الامور

عبارت تحریر کی اور کہا امام ابو الحسن علی بن خلف بن بطال مالکی مغربی نے شرح صحیح بخاری مین مذہب جماعت اہل سنت کے سلف الامۃ وخلفہا سے یہ ہی کہ ایمان قول وعمل ہی بڑھتا اور گھٹتا ہے اور دلیل اوسکی زیادتی وکمی پر بخاری نے آیات سے نقل کیا ہی انتہے کہا عبد الرزاق نے سنا مین نے اپنے اوستادون اور اصحاب سے جنسے ملا مین سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور عبید الله ابن عمر اور اوزاعی اور معمر بن راشد اور ابن جریج اور سفیان ابن عیینہ ہین کہتے تھے ایمان قول وعمل ہے بڑھتا گھٹتا ہی یہی قول ابن مسعود اور حذیفہ اور نخعی اور حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور عبد الله بن مبارک کا ہے سو وہ معنی جسکے سبب بندہ مومن مستحق مدح اور ولایت کا ہو یہی بجالانا امور ثلثہ تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان اور عمل بالجوارح ہے اور یہ باتواسطے ہے کہ ان سب کے اندر کچھ بھی خلاف نہین اگر اوسنے اقرار کیا اور جسکو جان لیا

الثلثة التصديق بالقلب والاقرار باللسان والعمل بالجوارح وذالك
انه لا خلاف بين الجميع انه لو اقر وعمل على غير علم منه ومعرفة
بربه لا يستحق اسم مؤمن ولو عرفه وعمل وجحد بلسانه وكذب
ما عرف من التوحيد لا يستحق اسم مؤمن فكذلك اذا اقر بالله تعا
ورسله صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين ولم يعمل بالفرائض
لا يسمى مؤمنا بالاطلاق وان كان في كلام العرب يسمى مؤمنا
بالتصديق فذلك غير مستحق في كلام الله تعا لقوله عز وجل انما
المؤمنون اذا ذكر الله وجلت قلوبهم واذا تليت عليهم اياته زادتهم
ايمانا وعلى ربهم يتوكلون الذين يقيمون الصلوة ومما رزقناهم ينفقون
اولئك هم المؤمنون حقا فاخبرنا سبحانه وتعالى ان المؤمن

اوسکے غیر پر عمل کیا اور جو چیز اوسکے رب کی معرفت کی نشانی تھی اوسکو بھی
عمل نکیا تو مستحق اسم مومن کا نہوگا اور اگر اوسکو پہچانا اور عمل کیا اور زبان
سے اوسکو جسکو توحید سے جانا تھا جھٹلایا اور انکار کیا تو بھی اسکا مستحق نہین
کہ اوسکو مومن کہا جاوے سو اسواسطے کہ جب اللہ تعالے اور اوسکے رسولون
کے ساتھ رحمت اللہ کی اون سب پر اقرار کیا اور عمل بالفرائض نکیا تو وہ
مطلقاً مومن نہ کہلائیگا اور اگرچہ بتصدیق بالقلب سے کلام عرب مین مومن کہلاوے
پس یہ کلام اللہ مین مستحق اسم مومن کا نہین موافق قول اللہ غالب و بزرگ کے سوا اسکے
کہ ایماندار وے وہ ہین جب یاد کیا جاوے اللہ ڈر جاتے ہین دل اونکے اور جب پڑھی جاتی ہین اوپر
آیتین اوسکی زیادہ کرتی ہین اونکو ایمان اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہین
وہ لوگ جو قائم رکھتے ہین نماز کو اور اوس چیز سے کہ دیا ہے ہمنے اونکو خرچ کرتے ہین

كانت هذه صفته انتهى وايضاً قال ابن بطال في باب من قال الايمان
هو العمل فان قيل قد قدمتم ان الايمان هو التصديق قيل التصديق
هو اول منازل الايمان ويوجب للمصدق الدخول فيه ولا يوجب له
استكمال منازله ولا يسمى مومنا مطلقاً هذا مذهب جماعة اهل
السنة ان الايمان قول وعمل قال ابو عبيد هو قول مالك والثوري
والاوزاعي ومن بعدهم من ارباب العلم والسنة الذين كانوا
مصابيح الهدى وائمة الدين من اهل الحجاز والعراق والشام
وغيرهم انتهى وقال الشيخ ابو عمرو بن الصلاح رحمه الله قوله صلعم
الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم

یہہ لوگ وہ ہین ایمان والے سچے یس خبر دیا ہمکو سبحانہ وتعالے نے کہ مومن وہ ہے
جسکی یہہ صفت ہو انتہے اور نیز کہا ابن بطال نے دوسرے باب مین کہ ایمان عمل ہی ہے اگر
کہا جاوے کہ تم پہلے بیان کر چکے ہو کہ ایمان وہی تصدیق ہی تو کہا جاویگا کہ تصدیق پہلی
منزل ایمان کی ہی اور مصدق کے لئے اسمین داخل ہونا واجب ہی اور استکمال ایمان
کے منزلون کا واسطے واجب نہین اور مجرد تصدیق والا مطلقاً مومن نہ کہا جاوے گا
یہی مذہب جماعت اہل سنت کا ہی کہ ایمان قول وعمل ہے کہا ابو عبید نے اور یہی قول مالک
اور ثوری اور اوزاعی کا ہے اور اونکے پچھلے کا ارباب علم و السنت سے جو ہدایت کے
چراغ اور دین کے پیشوا تھے اہل حجاز اور عراق اور شام غیرہم سے انتہے اور کہا شیخ
ابو عمرو بن صلاح رحمہ اللہ نے قول صلے اللہ علیہ وسلم کا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے
تو عبادت کے لائق کوئی نہین مگر اللہ اور بیشک محمد صلے اللہ علیہ وسلم رسول اللہ کا ہی
اور قائم رکھے تو نماز کو اور دے زکوۃ اور روزہ رکھے رمضان کا اور حج کرے بیت اللہ

الصلوة وتؤتی الزکوة وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت
الیه سبیلا والایمان ان تؤمن بالله وملائکته وکتبه ورسله
والیوم الاخر وتؤمن بالقدر خیره وشره قال هذا بیان لاصل
الایمان وهو التصدیق الباطن وبیان لاصل الاسلام وهو الاستسلام
والانقیاد الظاهر فحکم الاسلام فی الظاهر ثبت بالشهادتین
وانما اضاف الیهما الصلوة والزکوة والصوم والحج لکونها
شعائر الاسلام واعظمها وبقیامه بها یتم استسلامه وترکه
لها یشعر بانحلال قید انقیاده اختلاله ثم ان اسم الایمان
یتناول ما فسر به الاسلام فی هذا الحدیث وسائر الطاعات لکونها
ثمرات التصدیق الباطن الذی هو اصل الایمان ومقویات و

کا اگر اوسکے رستہ کیطرف چلنے کی طاقت ہو اور ایمان یہہ ہی کہ ایمان لاوے تو ساتھ اللہ
اور اوسکے فرشتون کے اور ساتھ کتابون اور رسولون اوسکے کے اور پچھلے دن کے ساتھ
اور ایمان لاوے تو ساتھ اندازہ خیر و شر اوسکے کے کہا یہہ بیان ہے اصل ایمان کا
اور وہ تصدیق بالقلب ہی اور بیان ہے اصل اسلام کا اور وہ انقیاد و فرمانبرداری ہی
ظاہر کی چیزون کی اور حکم اسلام کا ثبوت ظاہر مین شہادتین کے ساتھ ہوتا ہی اور سوا
اسکے نہین کہ حضرت نے نماز و زکوٰۃ اور روزہ اور حج کو اون دونون کے طرف منسوب
کیا اسلئے کہ وے شعائر اسلام اور بہت بڑے شعائر سے ہین اور مومن کو اونکے قائم رکھنے کے ساتھ
انقیاد و فرمانبرداری پوری ہوتی ہے اور اون کے ترک کرنے سے اوسکے انقیاد مین خلل سمجھا
جاتا ہی پھر یہہ کہ اسم ایمان شامل ہے اوسکو جسکے ساتھ اس حدیث مین اسلام کی تفسیر کیگئی اور باقی
طاعات بسبب ہونے اونکے کے ثمرات تصدیق باطن کے وہ جو اصل ایمان ہے تقویت دینے والے اور

متممات وحافظات له ولهذا فسر صلعم الايمان فی حدیث وفد عبد القیس بالشهادتین والصلوة والزکوة وصوم رمضان واعطاء الخمس من المغنم ولهذا لا یقع اسم المؤمن المطلق علی من ارتکب کبیرة او ترک فریضة لان اسم الشئ مطلقاً یقع علی الکامل منه ولا یستعمل فی الناقص ظاهرا الا بقید ولذلک جاز اطلاق نفیه عنه فی قوله صلعم لا یسرق السارق حین یسرق وهو مومن واسم الاسلام یتناول ایضا ما هو اصل الایمان وهو التصدیق الباطن ویتناول اصل الطاعات فان ذلک کله استسلام قال فخرج مما ذکرناه وحققناه ان الایمان والاسلام یجتمعان ویفترقان وان کل مؤمن مسلم ولیس کل مسلم مومنا قال فهذا تحقیق واف بالتوفیق من متفرقات نصوص الکتاب والسنة الواردة فی الایمان والاسلام التی طالما غلط فیها الخائضون وما حققناه

پورے کرنیوالے اور حافظ اوسکے ہین اور اسیواسطے رسول اللہ صلعم نے ایمان کی تفسیر وفد عبد القیس کی حدیث مین شہادتین کے ساتھ ونماز اور زکوۃ اور روزے رمضان اور مال غنیمت مین سے خمس یعنی پانچوان حصہ دینے کے ساتھ کیا اور اسیواسطے اسم مومن مطلق کا نہین واقع ہوتا ہے اوس شخص پر جو مرتکب کبیرہ ہوا یا کسی فریضہ کو ترک کیا کیونکہ اسم الشئے مطلقا اوسپر واقع ہوتا ہے جو ومین کامل ہوا ورظاہرا ناقص کے اندر اسکا استعمال نہین ہوتا مگر کوئی قید لاکر کے اور اسیواسطے اطلاق نفی ایمان کی مرتکب کبیرہ سے جائز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کے قول مین کہ چور جب چوری کرنے لگتا ہے تو مومن نہین ہوتا اور نیز اسم سلام اوسکو شامل ہے جو اصل ایمان ہو اور وہ تصدیق ہی اور اصل طاعات کو بھی شامل ہو سو اسواسطے کہ یہ سب موجب سلام وانقیاد ہین کہا پھر نکل گیا اوس سے جسکو ہمنے ذکر کیا اور تحقیق کیا کہ ایمان

من ذلك موافق لمذاهب جماهير العلماء من اهل الحديث وغيرهم انتهى وقال النووی فاذا تقرر ما ذكرناه من مذاهب السلف وائمة الخلف فهي متظاهرة متطابقة على كون الايمان يزيد وينقص وهذا مذهب السلف والمحدثين وجماعة من المتكلمين وانكر اكثر المتكلمين زيادته ونقصانه وقالوا متى قبل الزيادة كان شكا وكفرا قال المحققون من اصحابنا المتكلمين نفس التصديق لا يزيد ولا ينقص والايمان الشرعي يزيد وينقص بزيادة ثمراته وهي الاعمال ونقصانها قالوا وفي هذا توفيق بين ظواهر النصوص التي جاءت بالزيادة واقاويل السلف وبين اصل وضعه في اللغة وما عليه المتكلمون وهذا الذي قاله هولاء وان كان ظاهرا حسنا فالاظهر والله اعلم ان نفس التصديق يزيد بكثرة النظر وتظاهر الادلة ولهذا يكون

اور اسلام دونون مجتمع ہوتے ہین اور متفرق اور بیشک ہر مومن مسلم ہے اور ہر مسلم مومن نہین کہا پس یہہ وافی ہے متفرقات نصوص کتاب وسنت کی مطابقت کے لئے جو ایمان واسلام کے مسئلہ مین وارد ہوئین جنکے اندر خوض کرنیوالون نے بہت سی غلطیان ڈھادین اور جسکی ہمنے ایمان و اسلام کے مسائل سے تحقیق کی وہ جماہیر علما اہل حدیث وغیرہم کے مذہب کے موافق ہی پوری ہوئی بات شیخ ابو عمر بن صلاح کی اور کہا نووی نے پھر جب مقرر ہوئی وہ جو ذکر کیا ہمنے اوسکو مذاہب سلف اور ائمہ خلف سے سو وہ مطابق ہی ایمان کے کم و بیش ہونے پر اور یہی مذہب سلف اور محدثین اور ایک جماعت کا متکلمین سے ہی اور اکثر متکلمین نے ایمان کی زیادت ونقصان کا انکار کیا اور کہا کہ جب زیادت قبول کیا تو شک و کفر ہوا کہا محققون نے ہمارے اصحاب متکلمین سے کہ نفس تصدیق بڑھتی گھٹتی نہین اور ایمان شرعی بڑھتا اور گھٹتا ہی اپنے ثمرات یعنی اعمال کی زیادت و نقصان سے اور کہا اونھون نے کہ اسکے اندر موافقت ہی ظواہر نصوص کے اندر جو زیادت ایمان

ایمان الصدیقین اقوی من ایمان غیرهم بحیث لا تعتریهم الشبهة ولا یتزلزل ایمانهم بعارض بل لا تزال قلوبهم منشرحة نیرة وان اختلف علیهم الاحوال واما غیرهم من المؤلفة ومن قاربهم ونحوهم فلیسوا کذلک فهذا مما لا یمکن انکاره ولا یشک عاقل فی ان نفس تصدیق ابی بکر الصدیق رضی الله عنه لا یساویه تصدیق احاد الناس ولهذا قال البخاری فی صحیحه قال ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کلهم یخاف النفاق علی نفسه ما منهم احد یقول انه علی ایمان جبرئیل ومیکائیل والله اعلم واما اطلاق اسم الایمان علی الاعمال فمتفق علیه عند اهل الحق ودلائله فی الکتاب والسنة اکثر من ان تحصر واشهر من

ہین اور ہو چکین اور اقوال سلف کے اندر اور اوسکے اصل وضع کے اندر جو واقع ہوئے ہین وہ اونکا اور اوسکے اندر جسپر متکلمین ہین وہ یہہ وہ ہی کہ کہا ہے اسکو اون لوگون نے اور اگرچہ یہہ بظاہر حسن معلوم ہو بظاہر یہہ ہی دراندہ جانتا ہی کہ نفس تصدیق بھی ہی اسی طرح نظر کرنے اور ظاہر ادلہ کیطرف خیال کرنے سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی اور اسی معنی کر ایمان صدیقین کا قوی تر ہوتا ہی غیر صدیقین کے ایمان سے باینطور کہ اونکا ایمان کسی عارضہ کے سبب متزلزل نہین ہوتا بلکہ دل اونکے ہمیشہ نور ایمان سے منشرح ہوتے ہین اور اگرچہ اونپر کیفیات مختلف واقع ہون ولیکن غیر صدیقین مولفة القلوب وغیرہم ہیئے صدیقین کی طرح نہین پس یہہ دلیل ونمین سے ہے جنکا انکار ممکن نہین اور اسمین کوئی ہوشمند شک نہین کرتا کہ نفس تصدیق حضرت ابوبکر کے ساتھ کسی شخص کی تصدیق مساوی نہین واسیواسطے بخاری نے اپنے صحیح مین کہا ہی کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا مین نے تیس شخص کو حضرت کے صحابے مین کہ سارے اپنے نفس پر نفاق کا خوف کرتے تھے اونمین سے کوئی بھی نہین کہتا تھا کہ وہ خوف جبریل ومیکائیل کے ایمان پر بھی ہی واللہ اعلم اور اسپر اطلاق اسم ایمان کا اعمال پر

ان تشهد قال الله تعالیٰ وما کان الله لیضیع ایمانکم اجمعوا علی ان المراد صلوتکم واما الاحادیث فستمر بك فی هذا الکتاب منها جمل مستکثرات والله اعلم و اتفق اهل السنة من المحدثین والفقهاء والمتکلمین علی ان المومن الذی یحکم بانه من اهل القبلة ولا یخلد فی النار لا یکون الا من اعتقد بقلبه دین الاسلام اعتقادا جازما خالیا من الشکوك و نطق بالشهادتین فان اقتصر علی احدهما لم یکن من اهل القبلة اصلا الا اذا عجز عن النطق لخلل فی لسانه او لعدم التمکن منه لمعاجلة المنیة او لغیر ذلك فانه یکون مومنا انتهیٰ **فصل** فی الایات والاحادیث التی تدل علی زیادة الایمان والاصل ان کل شیٔ الذی یقبل الزیادة وهو

پر سو وہ متفق علیہ ہے نزدیک اہل حق کے اور اسکے دلائل قرآن و حدیث مین زیادہ تر ہین اس سے کہ حصر کیے جاوین اور مشہور تر ہین اس سے کہ اوسکی تشہیر کیجاوے فرمایا اللہ تعالےٰ نے اور نہین ہے اللہ کہ ضائع کرے تمھارے ایمان کو اتفاق کیا مفسرین نے اسبات پر کہ ایمان سے مطلب یہہ ہے کہ تمھاری نماز کو اللہ ضائع نکریگا یعنی جو قبل تحویل قبلہ کے ادا کیا ولیکن احادیث سو اس کتاب مین اون مین سے بہت جملے گذر چکے واللہ اعلم اور اتفاق کیا اہل سنت نے محدثین اور فقہا اور متکلمین سے اوپر اسکے کہ وہ مومن جسکے ساتھہ حکم کیا جاوے کہ وہ اہل قبلہ سے ہے اور آتش دوزخ مین ہمیشہ نرہیگا نہین ہوتا مگر وہ شخص جو اپنے دل مین اسلام کے حق ہونیکا پکا اعتقاد رکھے اور شک و شبہ سے بالکل خالی ہو اور شہادتین یعنی اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ کے ساتھہ اقرار کرے پھر اگر ان دونون کے ایک پر قصر کرے تو ہرگز اہل قبلہ سے نہوگا مگر جب کہ بولنے سے عاجز ہے کسی خلل کی سبب سے اوسکی زبان مین ہے یا اوس سے ممکن نہین یا سوا اسکے پس وہ مومن ہے انتہیٰ **فصل** ذکر مین ون آیتون اور حدیثون کے جو دلالت کرتی ہین ایمان کے زیادتی پر اور اصل یہہ ہے کہ

يقبل النقصان ايضا قال الله تعالى في سورة الفتح ليزدادوا ايمانا مع ايمانهم وقال في
سورة مريم ويزيد الله الذين اهتدوا هدى قال في سورة القتال والذين اهتدوا زادهم
هدى واتاهم تقواهم وقال في المدثر ويزداد الذين امنوا ايمانا وقال في براءة ايكم
زادته هذه ايمانا فاما الذين امنوا فزادتهم ايمانا وقال في ال عمران فاخشوهم
فزادهم ايمانا وقال في الاحزاب وما زادهم الا ايمانا وتسليما وقال في سورة
البقرة واذ قال ابراهيم رب ارني كيف تحي الموتى قال اولم تؤمن قال بلى
ولكن ليطمئن قلبي وقال في سورة البقرة ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق
والمغرب ولكن البر من امن بالله واليوم الاخر والملئكة والكتاب والنبيين و
اتى المال على حبه ذوي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل والسائلين
وفي الرقاب واقام الصلوة واتى الزكوة والموفون بعهدهم اذا عاهدوا

جو چیز زیادتی قبول کرتی ہے وہ نقصان بھی قبول کرتی ہے فرمایا اللہ تعالی نے سورہ انا فتحنا مین کہ
بڑھ جاوین ایمان مین ساتھ ایمان اپنے کے اور فرمایا سورہ مریم مین اور زیادہ دیتا ہے اللہ اون
لوگونکو جو راہ پائی ہے راہ پانا اور فرمایا سورہ قتال مین اور جن لوگون نے راہ پائی زیادہ دی
اونکو ہدایت اور دی اونکو پرہیزگاری اونکی اور فرمایا سورہ مدثر مین اور زیادہ ہوین وہ لوگ جو ایمان
لائے ہین ایمان مین اور فرمایا سورہ برات مین کسکو تم مین سے زیادہ کیا اسنے ایمان سے جو لوگ
کہ ایمان لائے ہین سو زیادہ کیا اونکو ایمان اور فرمایا سورہ آل عمران مین پس ڈرو تم اونسے پر زیادہ
کیا اونکو ایمان اور فرمایا سورہ احزاب مین اور نہ زیادہ کیا اونکو مگر ایمان اور فرمانبرداری کرنا
اور فرمایا سورہ بقرہ مین اور جب کہا ابراہیم نے اے رب میرے دکھا مجکو کہ کیونکر جلاتا ہے تو مردے
کو فرمایا کیا نہین ایمان لایا تو کہا بلکہ لایا ہون مین ولیکن تو کہ مطمئن ہو اور آرام پکڑے دل میرا
اور فرمایا سورہ بقرہ مین نہین بھلائی یہہ کہ پھیرو تم منہہ اپنا طرف مشرق کی اور مغرب کے ولیکن

والصابرين في البأساء والضراء وحين البأس اولئك الذين صدقوا و
اولئك هم المتقون والآيات مثل هذه كثيرة عن ابي هريرة عن النبي
صلعم قال الايمان بضع وستون شعبة والحياء شعبة من الايمان رواه البخاري في كتاب
الايمان وابو داؤد في سننه والترمذي والنسائي في الايمان وقال الترمذي
هذا حديث حسن صحيح وابن ماجه في صحيحه عن ابي هريرة ان رسول الله صلعم قال من
قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه رواه البخاري في مسلم وابو داؤد
والترمذي والنسائي وابن ماجه والموطا وغيرهم وفي البخاري باب زيادة الايمان ونقصانه
وقول الله تعالى وزدناهم هدى ويزداد الذين امنوا ايمانا وقال اليوم اكملت لكم دينكم
فاذا ترك شيئا من الكمال فهو ناقص عن انس عن النبي صلعم قال يخرج عن النار من

بھلائی اوسکو ہی جو ایمان لایا ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے اور فرشتون کے اور کتاب کے
اور پیغمبرون کے اور دیا مال اوپر محبت اوسکے کے رشتہ دارونکو اور یتیمون کو اور فقیرونکو اور
مسافرون کو اور سوال کرنیوالون کو اور چھڑانے گردنون کے اور قایم کیا نماز کو اور دیا زکوۃ کو
اور پورا کرنیوالے قول و قرار اپنے کے جب عہد کرین اور صبر کرنیوالے بیچ محتاجگی اور بیماری کے
اور وقت لڑائی کے یہ لوگ ہین جنہون نے سچائی کیا اور یہہ لوگ ہی ہین پرہیزگار اور آیتین
مانند انکے بہت ہین ابی ہریرہ نبی صلعم سے نقل کرتے ہین فرمایا ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین
اور حیا ایک شاخ ایمان کی ہی ذکر کیا اسکو بخاری نے کتاب الایمان مین اور ابو داود نے سنن مین اور
ترمذی اور نسائی نے ایمان مین اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن صحیح ہی اور ابن ماجہ نے اپنے صحیح مین
ابی ہریرہؓ سے ہی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قیام کیا رمضان مین ایمان سے اور
طلب ثواب کے واسطے بخشے جاوینگے اگلے گناہ اوسکے ذکر کیا اسکو بخاری اور مسلم اور ابو داود اور ترمذی
اور نسائی اور ابن ماجہ اور موطا وغیرہم نے اور بخاری مین ہی باب بیان مین زیادتی اور نقصان
ایمان کے ہی اور قول اللہ تعالے کا اور زیادہ کردی ہمنے اونکی ہدایت اور زیادہ کرتا ہی اونکے

قال لا اله الا الله وفی قلبه وزن شعیرة من خیر ویخرج من النار من قال لا اله الا الله وفی قلبه وزن برة من خیر ویخرج من النار من قال لا اله الا الله وفی قلبه وزن ذرة من خیر رواه البخاری والمسلم والترمذی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وفی البخاری والقسطلانی باب خوف المؤمن ان یحبط عمله وهو لا یشعر وقال ابراهیم التیمی ما عرضت قولی علی عملی الا خشیت ان اکون مکذبا وقال ابن ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلعم کلهم یخاف النفاق اجلهم عائشة و اختها اسماء وام سلمة والعبادلة الاربعة عبد الله بن عمر وعبد الله ابن عباس وعبد الله ابن مسعود وعبد الله بن زید وعقبة بن الحارث والمسور بن مخرمة علی نفسه

ایمان کو جو ایمان لائے اور فرمایا آجکے دن پورا کیا مین نے واسطے تمھارے دین تمھارا پھر جب کمال سے کسی چیز کو ترک کیا تو وہ ناقص ہے انس نبی صلعم سے نقل کرتے ہین فرمایا نکالا جاویگا آتش دوزخ سے جسنے لا اله الا الله کہا اور دلمین اوسکے جو کے دانہ برابر خیر سے ہے اور وہ بھی نکالا جاویگا جسنے لا اله الا الله کہا اور اوسکے دلمین دانہ گندم کے برابر خیر یعنی ایمان ہے اور جسنے لا اله الا الله کہا اور دلمین اوسکے ذرہ برابر ایمان ہے وہ بھی نکالا جاویگا ذکر کیا اوسکو بخاری اور مسلم اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری اور قسطلانی شرح بخاری مین ہے یہہ باب اسکے بیان مین ہے کہ مومن کو خوف کرنا چاہیے اس سے کہ اوسکی عمل حبط کردئے جاوین اور وہ نہ جانے اور کہا ابراہیم تیمی نے جب پیش کیا مین نے اپنے قول کو عمل پر مگر ڈر گیا کہ مین جھوٹھا ہون اور کہا ابن ملیکہ کے بیٹے نے کہ پایا مین نے تیس آدمیونکو نبی صلعم کے اصحاب سے کل اپنے اوپر خوف نفاق کرتے تھے اونمین بزرگتر عائشہ اور اونکی بہن اسما اور ام سلمہ اور چار وعبادلہ یعنی عبد اللہ بن عمر و عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن زید اور عقبہ بن حارث اور مسور بن مخرمہ ہیں اونمین سے کوئی نہین کہ کہے خود

ما منهم احد يقول انه على ايمان جبرئيل وميكائيل ۱۲ وعن الحسن ما خافه الا مومن
ولا امنه الا منافق وما يحذر من الاصرار على التقاتل والعصيان من غير توبة
لقول الله تعالى ولم يصروا على ما فعلوا وهم يعلمون ۱۲ وفي صحيح البخاري والحب
في الله والبغض في الله من الايمان وفي القسطلاني وهذا اللفظ حديث رواه ابوداود
من حديث ابي امامة لان الحب والبغض يتفاوتان ۱۲ وكتب عمر بن عبد العزيز
الى عدي ان للايمان فرائض وشرائع وحدودا وسننا فمن استكملها استكمل
الايمان ومن لم يستكملها لم يستكمل الايمان فان اعش فسابينها لكم حتى
تعملوا بها وان امت فما انا على صحبتكم بحريص رواه البخاري تعليقا ووصله
احمد ابن ابي شيبة في كتاب الايمان لهما من طريق عيسى بن عاصم قال

نفاق جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام کے ایمان پر بھی ہے اور حضرت حسن سے
مذکور ہے کہ نہین خوف نفاق کرتا مگر مومن اور نہین مامون اور بے فکر اوس سے
مگر منافق اور نہین خوف کرتا ہٹ کرنے سے جھگڑے اور عصیان پر بغیر توبہ کے
یعنی جھگڑے اور عصیان پر جو اصرار کیا اور اوس سے توبہ نکیا تو اوس سے منافقین ڈرتے
نہین بخلاف مومنین کے کہ وے عصیان پر جو اون سے سرزد ہوا اللہ کو یاد کرتے اور اپنے
ذنوب کی اوس سے مغفرت چاہتے ہین اور ہٹ نہین کرتے موافق قول اللہ تعالی کے اور نہ ہٹ
کرین اوپر اوس چیز کے کہ کیا اور وہ جانتے ہین ۱۲۔ اور صحیح بخاری مین ہے کہ اور محبت اللہ کے
واسطے اور دشمنی اللہ کے واسطے ایمان ہی او قسطلانی مین ہے اور یہہ لفظ اوس حدیث کا
ہے جسکو ابوداود نے ابی امامہ کی حدیث سے نقل کیا کیونکہ دوستی اور عداوت آپس مین
متفاوت ہین ۱۲ اور عمر بن عبد العزیز نے عدی ابن عدی کیطرف لکھا کہ بیشک ایمان
کے لئے فرائض اور شرائع اور حدود اور سنن ہین سو جسنے انکی استکمال کیا تو اپنے ایمان کو

حدثنی عدی بن عدی فذکرہ ۱۲ قسطلانی والاحادیث مثل هذہ کثیرۃ جدا فی هذا الباب کما لا یخفی علی الماهرین فی فن الحدیث لا یلیق ذکرها فی هذا المختصر **فصل** ان للایمان شعبا یعنی انواعا واقساما اعلاها وادناها وفی صحیح المسلم عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم الایمان بضع وسبعون او بضع وستون شعبۃ افضلها قول لا الہ الا اللہ وادناها اماطۃ الاذی عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان هٰکذا روی البخاری وابو داؤد والترمذی وغیرہ وفی التمهید لعبد البر مالکی المذهب شارح موطا امام مالک تحت حدیث ابن شهاب قال عبد البر حدثنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد الملک قال ثنا عبد اللہ بن مسرور قال ثنا عیسی بن مسکین قال ثنا محمد بن عبد اللہ بن سنجر الجرجانی ثنا

پورا کیا اور جسنے ان کی استکمال نکیا اپنے ایمان کا استکمال نکیا پھر اگر مین زندہ رہا تو اونکو واسطے تمھارے بیان کرونگا حتے کہ تم اونکو جان لوگے اور اگر مر گیا تو تمھاری صحبت پر مین حریص نہین اسکو بخاری نے تعلیقاً روایت کیا ہے۔ اور امام احمد اور ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب الایمان مین عیسی بن عاصم کے طریق سے موصولا روایت کیا کہا عیسے بن عاصم نے حدیث کیا مجکو عدی ابن عدی نے پس ذکر کیا اوسکو ۱۲ قسطلانی۔ اور حدیثین اسبابمین مانند انکے جدا بہت ہین کہ جنکا ذکر اس مختصر مین لائق نہین جیسا کہ ماہرین فن حدیث پر پوشیدہ نہین **فصل** بیشک واسطے ایمان کے شاخین یعنی انواع اور اقسام اعلے و ادنی ہین صحیح مسلم مین ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر و کئی شعبے ہین یا ساٹھ اور کئی شاخین ہین اونمین افضل کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنے دور کرنا پلیدی کا راستہ سے اور حیا ایک شاخ ایمان کی ہے اسیطرح نقل کیا بخاری اور ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ نے تمہید مین

ابونعیم الفضل بن دکین قال ثنا سفیان الثوری عن سهل بن ابی صالح
عن عبد الله بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة ان النبی صلی الله
علیه وسلم قال الایمان بضع وسبعون شعبة اعظمها قول لا اله الا
الله وادناها اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان حدثنا
سعید بن نصر قال ثنا قاسم بن اصبغ قال ثنا جعفر بن محمد قال ثنا عفان قال ثنا
حماد بن ابی سلمة عن سهیل بن ابی صالح عن عبد الله بن دینار عن ابی صالح
عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الایمان بضع وسبعون
شعبة افضلها لا اله الا الله وادناها اماطة الاذی عن الطریق والحیاء

عبد البر کے جز موطا امام مالک کی ہے تحت حدیث ابن شہاب کے ہو۔ کہا عبد البر نے
حدیث کیا ہمکو ابو عبد اللہ محمد بن عبد الملک نے کہا حدیث کیا ہمکو عبد اللہ بن مسرور نے
کہا حدیث کیا ہمکو عیسے بن مسکین نے کہا حدیث کیا ہمکو محمد بن عبد اللہ بن سنجر جرجانی
نے کہا حدیث کیا ہمکو ابو نعیم فضل بن دکین نے کہا حدیث کیا سفیان ثوری نے سہل بن
ابی صالح سے اون نے عبد اللہ بن دینار سے اونھوں نے ابی صالح سے اونھوں نے ابی ہریرہ
سے بیشک نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین بزرگتر اون مین
کہنا لا الہ الا اللہ کا ہے اور ادنے اونکا دور کرنا ایذا دینے والی چیز کا رستہ سے اور حیا
ایک شاخ ایمان سے ہے حدیث کیا ہمکو سعید نصر کے بیٹے نے کہا حدیث کیا ہمکو قاسم بن اصبغ
نے کہا حدیث کیا ہمکو جعفر بن محمد نے کہا حدیث کیا ہمکو عفان نے کہا حدیث کیا ہمکو
حماد بن ابی سلمہ نے سہیل بن ابی صالح سے اونھوں نے عبد اللہ بن دینار سے اونھوں
نے ابی صالح سے اونھوں نے ابی ہریرہ اور وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ
کہ ایمان کی ستر اور کئی شاخین ہین اونمین افضل لا الہ الا اللہ ہے اور ادنے
دور کرنا شئے پلید کا راہ سے اور حیا شاخ ایمان کی ہے۔ حدیث کیا ہمکو عبد الوارث سفیان
کے بیٹے نے کہا حدیث کیا ہمکو قاسم اصبغ کے بیٹے نے کہا حدیث کیا ہمکو محمد

شعبة من الايمان **حدثنا** عبد الوارث بن سفيان قال ثنا قاسم بن
اصبغ قال ثنا محمد بن اسمعيل الترمذي قال ثنا ابو صالح عبد الله بن صالح
قال حدثني الليث قال ثنا محمد بن العجلان واخبرني محمد بن محمد قال ثنا
وهب بن ميسرة قال ثنا ابن وضاح قال ثنا ابو بكر بن ابي شيبة قال ثنا ابو خالد
الاحمر عن ابن العجلان قالا جميعا عن عبد الله بن دينار عن ابي صالح السمان
عن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الايمان ستون او سبعون او
بضعة او احد العدد ين بابا اعلاها شهادة ان لا اله الا الله وادناها اماطة
الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان ولما كان من لا يستحي راكبا
للفواحش لا يحجزه عن ذلك حياء ولا دين كما قال في النبوة الاولى مكتوب اذا
لم تستحي فاصنع ما شئت وقد روينا عن سعيد بن المسيب انه قال قلة الحياء

بن اسمعیل ترمذی نے کہا حدیث کیا ہمکو ابو صالح عبد اللہ بن صالح نے کہا حدیث کیا مجکو
لیث نے کہا حدیث کیا ہمکو محمد بن عجلان نے اور خبر کیا مجکو محمد بن محمد نے کہا حدیث
کیا ہمکو وہب بن میسرہ نے کہا حدیث کیا ہمکو ابن وضاح نے کہا حدیث کیا ہمکو
ابو بکر بن ابی شیبہ نے کہا حدیث کیا ہمکو ابو خالد احمر نے ابن عجلان سے کہا اون دونون
نے اکٹھے عبد اللہ بن دینار سے اوںھون نے ابی صالح سمان سے اوںھون نے
ابی ہریرۃ سے اور وہ حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ ایمان کے
ساٹھ یا ستر یا کئی باب ہین ایک ان دو عددون مین سے ہے اعلے درجہ اون کا
گواہی دینی اسبات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہین مگر اللہ اور ادنے اونکا راستے
سے ایذا دینے والی شئے کا دور کرنا اور شرم و حیا شاخ ہے ایمان کی اور جب کہ بے شرم
آدمی جو شرم و حیا نہین کرتا بے حیائی کی باتون کا مرتکب یعنی فاعل ہوتا ہے تو حیا
اور دین اوسکو اس سے نہین روکتے جیسا کہ نبوت اولے مین کہا ہے لکھا ہے کہ جب
تو شرماتا نہین تو کر جو چاہے اور تحقیق روایت کیا ہم نے سعید بن مسیب سے کہ کہا اونھون نے

كفر وبعضهم يرفعه عنه وهذا صحيح المعنے على الضد لان من لا يستحي لا يبالي
من العار والمعاصي كان المستحي من اجل حيائه مرتدعًا عن الفواحش والعار
والكبائر فصار الحياء من الايمان لان الايمان عندنا مع التصديق والطاعات
والاعمال البر ولذلك سائر الخلق الحسن من كمال الايمان وتمامه على هذا
المعنى لان صاحبه يصير فلا يشفي غيظه بما يسخط ربه ويحلم فلا يفحش و
لا ينتصر بلسان ولا يد ونحو هذا مما لا يخرج عما وصفنا واخرج المسلم في صحيحه
عن ابي مالك الاشعري قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم الطهور شطر الايمان
وقال الترمذي الطهور نصف الايمان وقال الترمذي هذا حديث حسن عن
ابي امامة قال قال رسول الله صلے الله عليه وسلم من احب لله وابغض لله و
اعطے لله ومنع لله فقد استكمل الايمان رواه ابو داؤد ورواه الترمذي عن

کہا بعضون نے اوسکو حیا کفر ہے اور بعض ذکر رفع کرتے تھے اوس سے حدیث کو اور یہہ صحیح
المعنے ہے اپنے ضد پر کیونکہ جو شخص شرماتا نہین وہ عار کی و معاصی کی پروا نہین کرتا اور حیا
و شرم والا اپنے حیا و شرم کے سبب بے حیائی کی بات اور عار اور گناہ کبیرہ سے مرتدع
ہوتا ہے پس حیا جزو ایمان سے ہوا کیونکہ ایمان ہمارے نزدیک مع تصدیق اور طاعات
اور اعمال صالح کے ہے یعنی یہہ کل جز ایمان ہین اور اسیطرح باقی اخلاق حمیدہ تمام و
کمال ایمان سے ہین اوپر اس معنی کے اسلئے کہ ایمان والا صبر کرتا ہے پس غیظ اوسکا
اوس چیز کے ساتھ جو اوسکے پروردگار کو ناخوش کرے اور حلیم فحش نہین بکتا اور
زبان و ہاتھ سے بدلا نہین کرتا یعنی اپنی زبان و ہاتھ سے کسیکو ایذا نہین دیتا اور مثل اوسکے
اوس چیز سے جو نہین نکلتے ہماری اوس چیز سے کہ تعریف کی ہمنے اور نکالا مسلم نے اپنے صحیح مین
ابی مالک اشعری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پاکی نصف شطر الایمان ہے
اور کہا ترمذی نے کہ پاکی نصف ایمان اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث حسن ہے ابی امامہ سے ہے
کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے محبت رکھی کسی سے اللہ کے واسطے اور بغض

معاذ بن انس مع تقديم وتاخير وفيه فقد استكمل ايمانه وعن ابی ذر قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الاعمال الحب فی الله والبغض فی الله
رواه ابوداؤد وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم
من سلم المسلمون من لسانه ويده والمومن من امنه الناس على دمائهم
واموالهم رواه الترمذی والنسائی وزاد البيهقی فی شعب الايمان برواية
فضالة والمجاهد من جاهد نفسه فی طاعة الله والمهاجر من هجر الخطايا والذنوب
وعن انس قال قلما خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة
له ولا دين لمن لا عهد له رواه البيهقی فی شعب الايمان وعن وهب بن
منبه قيل له اليس لا اله الا الله مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح الا وله

رکھا اللہ کے واسطے اور دیا اللہ کے واسطے اور نہ دیا اللہ کے واسطے پس بیشک پورا کر لیا ایمان
کو نقل کیا اسکو ابوداؤد نے اور نقل کیا اسکو ترمذی نے معاذ ابن انس سے کچھ تقدیم
وتاخیر کے ساتھ اور اوسمین ہی سو بے شک اپنے ایمان کا استکمال کیا اور ابی ذر
سے ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگترین اعمال سے حب فی اللہ
اور بغض فی اللہ ہی روایت کیا اسکو ابوداؤد نے اور ابی ہریرہ رضے اللہ عنہ سے
ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلم وہ ہی جسکے مُنہ و ہاتھ سے مسلمان بچے
رہین یعنی کسیکو اوسکے زبان و ہاتھ سے ایذا نہ پہونچے اور مومن وہ ہی جسکو لوگ اپنی جان
ومال پر امین جانین روایت کیا اسکو ترمذی اور نسائی نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین
فضالہ کی روایت سو یہ بڑھایا ہی اور مجاہد وہ ہی جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سی اللہ کی
فرمانبرداری مین اور مہاجر وہ ہی جو خطا و ثواب کو چھوڑ دے اور انس رضی اللہ عنہ سی ہی کہا
کم ایسا ہوا کہ خطبہ پڑھا ہمارے واسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر یہی فرمایا کہ اوس شخص
کا ایمان نہین جسمین امانت داری نہین اور اوسکا دین نہین جسکا عہد و پیمان نہین روایت
کیا اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اور وہب بن منبہ سی ہی کسی نے اون سے سوال کیا کیا لا الہ

اسنان فان جئت بمفتاح لہ اسنان فتح لك والا لم يفتح لك رواه البخاري
في ترجمة باب وعن ابي امامة ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان
قال اذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فانت مومن قال يا رسول الله فما
الاثم قال اذا حاك في نفسك شيء فدعه رواه احمد وعن عمرو بن عنبسة قال اتيت
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك على هذا الامر قال حر وعبد
قلت وما الاسلام قال طيب الكلام واطعام الطعام قلت ما الايمان قال الصبر و
السماحة قال قلت اي الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ويده قال قلت
اي الايمان افضل قال خلق حسن قال قلت اي الصلوة افضل قال طول القنوت
قال قلت اي الهجرة افضل قال ان تهجر ما كره ربك قال فقلت فاي الجهاد افضل قال
من عقر جواده واهريق دمه قال قلت اي الساعات افضل قال جوف الليل الآخر

الا اللہ کنجی جنت کی نہیں کہا ہاں کیوں نہیں ولیکن کنجی نہیں ہوتی مگر اوس میں دندانہ ہوتا پھر
اگر تو کنجی دندانہ والی لاویگا تو قفل کھلیگا اور اگر نہیں تو نہیں روایت کیا اسکو بخاری نے
ترجمہ باب میں اور ابی امامہ سے ہی ایک مرد نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ایمان
کیا ہی فرمایا جب بھلی معلوم ہو تجھکو اپنی بھلی بات اور بری معلوم ہو تجھکو برائی تو تو مومن ہے
کہا یا رسول اللہ پھر گناہ کیا ہی فرمایا جب حک کرے تیرا جی کوئی چیز تو چھوڑ دے اوسکو روایت
کیا احمد نے اور عمرو بن عبسہ سے ہی کہا آیا میں حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
پھر کہا میں نے یا رسول اللہ اس امر پر آپ کے ساتھ کون ہی فرمایا میاں اور غلام میں نے کہا
اسلام کیا چیز ہے فرمایا اچھی بات بولنا اور کھانا کھلانا میں نے کہا ایمان کیا چیز ہے فرمایا صبر
کرنا اور جوانمردی کہا میں نے کون اسلام افضل ہے فرمایا وہ جو بچے رہیں مسلمان اوسکی زبان
اور ہاتھ سے کہا ہی کہا میں نے کون ایمان افضل ہے فرمایا اچھی عادت کہا میں نے افضل کون
نماز ہے فرمایا دیر تک نماز میں کھڑا رہنا کہا میں نے کون ہجرۃ افضل ہی فرمایا یہہ کہ چھوڑ دے
تو اوسکو جو تیرے پروردگار کو مکروہ معلوم ہو کہا میں نے کون جہاد افضل ہی فرمایا وہ جو زخمی کیا گیا

رواہ احمد وعن معاذ بن جبل انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن افضل الایمان
قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانك فی ذکر اللہ قال وماذا یا رسول اللہ
قال وان تحب للناس ما تحب لنفسك وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسك رواہ احمد
وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف
صلوۃ فیما سواہ الا المسجد الحرام رواہ المسلم والبخاری وعن عثمان رض قال
قال رسول اللہ صلعم من بنی للہ مسجدا بنی اللہ بیتا فی الجنۃ رواہ البخاری والمسلم
وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلعم اعظم الناس اجرا فی الصلوۃ
ابعدھم فابعدھم ممشی والذی ینتظر الصلوۃ حتی یصلیھا مع الامام اعظم اجرا
من الذی یصلی ثم ینام رواہ البخاری والمسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال

اوسکے گھوڑے کو اور بتایا گیا خون اوسکا کہا مین نے کون ساعت افضل ہے فرمایا جوف آخر شب کا
روایت کیا اسکو احمد نے اور معاذ بن جبل سے ہے کہ اوسنے افضل ایمان سے حضرت کی خدمت مین سوال
کیا فرمایا یہہ ہے کہ دوستی رکھے اللہ کے واسطے اور بغض رکھے اللہ کے واسطے اور اپنی زبان کو اللہ کی ذکر مین جاری
رکھے عرض کیا معاذ نے کہ یہہ کیا ہے اے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا کہ اچھا جانے تو لوگون کے لئے
جو اچھا جانے اپنی جان کی لئے اور برا جانے تو لوگون کے واسطے جو برا جانے اپنے لئے روایت کیا اسکو
احمد نے یعنی جسکی دوستی کو اللہ نے فرمایا جیسے اللہ کے صالح بندے انبیا وغیرہم سے اوس سے دوستی
رکھے اور جس سے بغض وعداوت رکھنے کو فرمایا جیسے کافر ومشرک ومنافق ومبتدع جو مسلمانی مین نئی
نئی بات اپنی طرف سے جاری کرے اور رسم جاہلیت کو برتے اوس سے بغض عداوت رکھو اور اللہ
کے ذکر سے کبھی غافل نرہے اور جو چیز اپنے حق مین اچھی جانے وہی چیز آورون کے حق مین اچھی
جانے وہی چیز اورون کے حق مین اچھی جانے اور جو اپنے حق مین مکروہ وبری جانے وہی اور
لوگون کے حق مین بھی بری ومکروہ جانے اور ابی ہریرہ رض سے ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے نماز ہماری
اس مسجد مین بہتر ہے ہزار نماز سے جو دوسری مسجد مین ادا کیجاوے مگر مسجد حرام مین روایت کیا
مسلم اور بخاری نے اور عثمان رض سے ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے کوئی مسجد

رسول الله صلی الله علیه وسلم سبعة یظلهم الله فی ظله یوم لا ظل الا ظله امام
عادل وشاب نشأ فی عبادة الله ورجل قلبه معلق بالمسجد اذا خرج منه حتی
یعود الیه ورجلان تحابا فی الله اجتمعا علیه وتفرقا علیه ورجل ذکر الله خالیا
ففاضت عیناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال انی اخاف الله
ورجل تصدق بصدقة فاخفاها حتی لا تعلم شماله ما تنفق یمینه رواه
البخاری والمسلم وعن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
صلوة الرجل فی بیته بصلوة وصلوته فی المسجد القبائل بخمسین وعشرین صلوة
وصلوته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمسمائة صلوة وصلوته فی المسجد الاقصی
بخمسین الف صلوة وصلوته فی مسجدی بخمسین الف صلوة وصلوته فی
المسجد الحرام بمائة الف صلوة رواه ابن ماجه الاحادیث فی هذا الباب

بنا کی الله کیواسطے بناکریگا الله اوسکے لئے ایک مکان جنت مین روایت کیا اسکو بخاری ومسلم نے
اور ابی موسی اشعری رض نے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سب سے زیادہ مزدوری پانیوالا
نماز مین وہ ہی جو اور رون کے اعتبار کر مسجد سے دور رہتا ہو پھر وہ جو اور دور سے آتا ہو اور وہ شخص جو نماز
کا منتظر رہتا ہی حتی کہ اوسکو امام کے ساتھ پڑھ لیتا ہو زیادہ مزدوری پاویگا اوس سے جو پڑھتا ہے
پھر سو رہتا ہی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور ابی ہریرہ سے ہی کہا فرمایا رسول الله صلعم نے
سات شخصونکو الله اپنے سایہ مین رکھیگا جسدن کہین کوئی سایہ نہو گا مگر اوسیکا سایہ (یعنی
قیامت کیدن سات آدمیونکو الله اپنے سایہ عاطفت اور سایہ عرش کے نیچے رکھیگا) ایک تو
حاکم انصاف ور کو دوسرا اوس جوان کو جو الله پاک کی عبادت وبندگی مین پیدا ہوا (یعنی پیدائش
سے دم واپسین تک الله ہی کی بندگی مین اپنی عمر کو صرف کیا اور تیسرے اوس شخص کو جو
مسجد سے ایک نماز ادا کر کے نکلتا ہی اور دل اوسکا مسجد ہی کے ساتھ لگا رہتا ہے حتی کہ پھر لوٹ
جاتا ہی مسجد کیطرف اور نماز پڑھتا ہی چوتھے وہ دو آدمی کو جو آپس مین الله کے واسطے محبت
رکھتے اور اوسپر اکٹھا رہتے اور متفرق ہوتے ہین اور پانچوین اوس شخص کو جو تنہائی مین

كثيرة لا نذكرها لخوف الطوالة و ذكر سيوطي في النقاية تفصيل شعب الايمان
فمن يطلب تفصيل شعب الايمان فليطالع النقاية الخشوع في الصلوة والاعراض
عن اللغو واداء الزكوة والحفاظة من الزنا والحفاظة في العهد و الامانة
والصلوة من شعب الايمان وسبب لوراثة الفردوس الاعلى قال الله تعالى في
سورة المومنون قد افلح المومنون الذين هم في صلاتهم خاشعون والذين
هم عن اللغو معرضون والذين هم للزكوة فاعلون والذين هم لفروجهم حافظون

اکیلا اللہ کا ذکر کرتا اور دونون آنکھین اوسکی اللہ کے خوف سے آنسو بہاتی ہین۔ چھٹے وہ شخص کہ
کوئی عورت عزت و جاہ اور حسن وجمال والی فعل بد کیطرف بولاوے اور وہ کہے کہ مین اپنے اللہ سے
ڈرتا ہون اور نہ جاوے ساتوین اوس آدمی کو جو اللہ کی راہ مین کچھہ صدقہ دیتا ہے پھر چھپاتا ہے
اوسکو حتے کہ بائین ہاتھہ کو اطلاع نہین ہوتی کہ داہنے سے کیا خرچ ہوتا ہے روایت کیا
اسکو بخاری اور مسلم نے اور انس بن مالک سے ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز
آدمی کی جسکو اپنے گھر مین پڑھتا ہے ایک نماز ہے یعنی ثواب مین اور نماز اوسکی محلہ کی مسجد
مین پچیس نماز اور نماز اوسکی اوس مسجد مین جہان جمعہ ہوتا ہے پانسو نماز ہے اور مسجد اقصے
مین پچاس ہزار نماز اور ہماری مسجد مین پچاس ہزار نماز اور مسجد حرام یعنی کعبہ مین لاکھہ نماز روایت
کیا اسکو ابن ماجہ نے اور حدیثین اس باب مین بہت ہین بخوف طوالت ہم انکو نہین
ذکر کرتے اور تفصیل ایمان کی ڈالیونکی سیوطی نے اپنی کتاب نقایہ مین ذکر کی ہے سو جو
ایمان کی ڈالیونکی تفصیل چاہے وہ نقایہ کا مطالع کرے نماز مین عاجزی کرنی لغو اور
بیہودہ بات سے مُنہ پھیرنا زکوۃ ادا کرنی زنا سے محافظت کرنی عہد و پیمان و امانت ادا
اور نماز کی محافظت کرنی ایمان کی ڈالیون سے ہے اور فردوس اعلی کی وراثت پانے کا
سبب فرمایا اللہ تعالے نے سورہ مومنون مین تحقیق فلاح و نجات پائی ایمان والون
نے وہ جو اپنی نماز مین عاجزی و زاری کرنے والے ہین اور جو اپنی شرمگاہ کی محافظت کرنیوالے
ہین مگر اوپر بیبیون اپنی یا جنکے مالک ہوئے داہنے ہاتھہ اونکے پس بیشک وہ نہین ہین ملامت

الا علیٰ ازواجهم او ما ملکت ایمانهم فانهم غیر ملومین فمن ابتغیٰ وراء ذالک فاولئک هم العدون والذین هم لامانتهم وعهدهم راعون والذین هم علیٰ صلوٰتهم یحافظون اولئک هم الوارثون الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون

فصل ان نفس التصدیق یزید بکثرة النظر وبظاهر الادلة ولهذا لایجوز ان یقول احد ایمانی کایمان الانبیاء علیهم السلام وفی الخلاصة قال امام محمد رحمه اکره ان یقول احد ایمانی کایمان جبرئیل علیه السلام ولکن یقول امنت بما امن به جبرئیل علیه السلام انتهی ولاینبغی لاحد ان یقول ایمانی کایمان ابی بکر وعمر وامثالهما فان تفاوت نور کلمة التوحید فی قلوب اهلها لایحصیه الا الله سبحانه فمن الناس من نورها فی قلبه کالشمس ومنهم

کئے گئے سو جو کوئی چاہے سوا اسکے پس یہہ وہی ہین حد سے گزرنیوالے اور وہ جو امانتون اپنی کے اور عہد و پیمان اپنے کے رعایت کرنیوالے ہین اور وہ جو نمازون اپنی پر محافظت کرنیوالے ہین یہ لوگ وہی ہین وارث جو ورثہ لیوین گے فردوس کا وے بیچ اوسکے ہمیشہ رہنیوالے ہین

فصل بیشک نفس تصدیق بڑھتی ہی کثرت نظر اور ظاہر ادلہ سے اور اسیواسطے کسی کے واسطے جائز نہین کہ کہے ایمان میرا مثل ایمان جبرئیل علیہ السلام کے ہے ولیکن یون کہے کہ ایمان لایا مین نے جسکے ساتھہ جبرئیل علیہ السلام نے ایمان لایا ہی انتہی اور کسیکو لائق نہین کہ کہے ایمان میرا مانند ایمان حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ وغیرہما کے ہی سو بیشک تفاوت کلمہ توحید کے نور کی جو اہل توحید کے دلون مین ہی اوسکو کوئی شمار نہین کرسکتا مگر اللہ سبحانہ پھر بعض کے دلمین مانند آفتاب کے اور بعض کے دلمین مانند ماہتاب کے اور بعض کے دلمین کوکب دری کے مانند اور بعض کے اندر بڑے مشعل کیطرح اور کسیکے اندر چھوٹے چراغ کیطرح ہے موافق قول علیہ السلام کے اور یہہ ایمان کا نہایت ضعیف درجہ ہے اور موافق قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مومن مضبوط ایمان والا طرف اللہ کے محبوب زیادہ ہے مومن ضعیف الایمان سے اور اسیواسطے صدیقونکا

کالقمر ومنهم کالکوکب الدری ومنهم کالمشعل العظیم واخر کالسراج الضعیف لقوله علیه السلام وذلک اضعف الایمان وقوله علیه السلام المومن القوی احب الی الله من المومن الضعیف ولهذا یکون ایمان الصدیقین اقوی من ایمان غیرهم بحیث لا تعتریهم الشبه ولا یتزلزل ایمانهم بعارض بل لا تزال قلوبهم منشرحة نیرة وان اختلف علیهم الاحوال واما غیرهم من المولفة ومن قاربهم ونحوهم فلیسوا کذلک فهذا مما لا یمکن انکاره ولا یشکک عاقل ان نفس التصدیق ابی بکر الصدیق رض لا یساویه تصدیق احاد الناس ولهذا قال البخاری فی صحیحه قال ابن ابی ملیکة ادرکت ثلثین من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کلهم یخاف النفاق علی نفسه ما منهم احد یقول انه علی ایمان جبرئیل ومیکائیل والله اعلم

ایمان اورون سے زیادہ قوی ہوتا ہے باین طور کہ اونکو کوئی شبہ نہین واقع ہوتا اور کسی عارضہ کے سبب اونکا ایمان متزلزل نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ منشرح اور منور رہتا ہے اور اگرچہ احوال اونپر مختلف واقع ہون ولیکن صدیقین کے سوا اور جو لوگ مولفة القلوب وغیرہ سے ہین سو وے ایسے نہین پھر یہہ اسی بدیہیات سے ہے جسکا انکار ممکن نہین اور کوئی عقلمند آدمی اسمین شک نہین کرتا کہ نفس تصدیق حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کسیکی تصدیق مساوی نہین ہوتی اور اسیواسطے کہا بخاری نے اپنی صحیح مین کہ کہا ابن ملیکہ نے پایا مین تیس آدمیونکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے کہ وے اپنے اوپر خوف نفاق کرتے تھے اون مین سے کوئی نہین کہتا تھا کہ وہ خوف حضرت جبرئیل اور میکائیل کے ایمان پر ہے واللہ اعلم **فصل** قوم نیچریہ کے بیان مین یہ لوگ وجود صانع سے انکار کرتے اور فرشتے اور جن اور اسکی طرف سے نبوة انبیاء کا اور معجزات اور بہشت ودوزخ اور معاد جسمانیہ کا انکار کرتے ہین اور اقرار کرتے ہین کہ عالم حادث ونو پیدا نہین بلکہ قدیم ہے اور بعض آدمی اون مین سے اپنی قوم مین ضمنًا دعوی نبوت کرتا

فصل فی ذکر القوم النیچریة هم الذین ینکرون من وجود الصانع والملائکة والجن ونبوة الانبیاء من الله تعالے والمعجزات والجنة و النار والمعاد الجسمانیه ویقرون ان العالم لیس بحادث بل هو قدیم وبعض الناس منهم مدعی النبوة فی قومه ویحرف القران المجید فی اکثر الایات وهو یقول حکم القران لیس بیقیني فمن کان اعتقاده هذه فهو خلیفة الدجال الکذاب وکافر بالله وبالرسول مثل الشیطان والیهود والنصاریٰ والمجوس وباقی الکفرة الفجرة وشاع مذهبهم من سنه ۱۲۸۰ھ وعمره ای البعض فی هذا الزمان زائد من اربعة وستین سنة وهو یوسوس فی صدور الناس اللهم احفظنا وجمیع المسلمین من وسواسه وتصرفاته الباطلة آمین ثم آمین فصل ان امامنا الاعظم اباحنیفة والامام مالک والامام الشافعی والامام احمد رحمهم الله تع

اور اکثر آیات قران مجید مین تحریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حکم قرآن یقینی نہین سو جو کوئی اوسکا اعتقاد ایسا ہو وہ نائب دجال کذاب ہی اور اللہ ورسول کا کافر ونافرمان مثل شیطان اور یہود اور نصارے ومجوس اور باقی کافرون کے ہی اور اونکا مذہب سنہ ۱۲۸۰ھ سے شائع ہوا اور اسوقت اوسکی عمر چونسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوگی اور وہ لوگون کے دلون مین وسوسہ دیتا ہے اور راہ حق سے خطوات شیطان کیطرف بلاتا ہے اور طریقہ ومذہب اوسکا فلاسفہ کا ہے اے اللہ ہمکو اور سب مسلمانون کو اوسکے وسوسے اور تصرفات باطلہ سے محفوظ رکھہ آمین ثم آمین فصل تحقیق ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ تعالے کل اللہ کی ہدایت پر تھے اور متقی تھے اور اہل سنت سے تھے اور سب کہتے ہین کہ لوگون پر واجب ہی جسکو اللہ ورسول نے فرمایا اوسکے جمیع امور دین مین پیروی کرین اور نیز اون امامون نے فرمایا ہے جب حدیث صحیح ہوجاوے

کلهم علی الهدیٰ وکلهم متقون وکلهم من اهل السنة وکلهم یقولون
الواجب علی الناس اتباع ما قال الله تعالیٰ وقال رسول الله صلی الله علیه
وسلم فی جمیع امور الدین وایضاً قالوا اذا صح الحدیث فهو مذهبی واترکوا
قولی بخبر الرسول والواجب علی الناس السوال من العلماء الاحیاء من
اهل السنة فی ای حادثة کانت من الدین ان کانوا لا یعلمون
من الکتاب والسنة هکذا یسئل ما قال الله تعالیٰ وقال رسوله فی هذا
الامر وقال ما فعل رسوله فی هذا الامر کما قال الله تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر
ان کنتم لا تعلمون ولا یجوز التقلید الشخصی کما هو المشهور فی
هذا الزمان بل یکون فی بعض الاحیان حرام وکفر وشرک ووجوب
التقلید الشخصی لیس بثابت لا عقلا ولا نقلا والواجب ما وجبه
الله تعالیٰ ورسوله صلی الله علیه وسلم والمانعون عن العمل علی الحدیث

یہی میرا مذہب ہے اور چھوڑ دو میری بات کو ساتھ حدیث حضرت رسول صلعم کے یعنی مین
کوئی مسئلہ بیان کرون اور اوسکے خلاف مین حضرت رسول کی حدیث ملجاوے
اوسوقت میری بات کو چھوڑ دو اوسپر عمل نکرو اور واجب ہے لوگون پر کہ جب
کوئی واقعہ دین مین حادث ہو تو علماء احیا اہل السنة سے پوچھ لین اگر وہ عالم نہین
اور قران وحدیث کا علم نہین رکھتے اور اسطرح سوال کرین کہ اس امر مین اللہ نے
اور اوسکے رسول نے کیا فرمایا ہے یا یون کہے کہ اس امر مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے کسطرح عمل کیا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے پھر پوچھ لو ذکر والون سے اگر تم
نہین جانتے اور تقلید شخصی جیسا کہ اس زمانہ مین مشہور ہے جائز نہین بلکہ وہ بعض وقتون
مین حرام اور کفر اور شرک ہے اور تقلید شخصی کا واجب ہونا نہ عقلا ثابت ہے اور نہ شرعا اور
واجب وہی ہے جسکو اللہ تعالے نے اور اوسکے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے واجب ولازم
گردانا اور روکنے والے حدیث صحیح پر عمل کرنے سے جو اونکے مذہب کے خلاف ہو

الصحيح الذي هو خلاف مذهبهم هم الخارجون عن اهل السنة والجماعة
والداخلون في اهل البدعة والهواء ولم يكلف الله تعالى نفسا ان يتمذهب
بمذهب معين مثل مذهب الحنفي والمالكي والشافعي والحنبلي بل كلف الله تعالى
جميع الناس ان يتبعوا محمدا صلعم في جميع امور الدين قال ملا على القاري
في سالته واما ما اشتهر بين الحنفية من ان الحنفي اذا انتقل الى مذهب الشافعي
يعزر واذا كان بالعكس يخلع فهو قول مبتدع ومخترع نعم لو انتقل طاعنا
في مذهب الاول سواء كان حنفيا او شافعيا يعزر وكذا ما قيل لو انتقل
حنفي الى شافعي لم تقبل شهادته وانكان عالما كما في اخر الجواهر وهذا
كما ترى لا يجوز لمسلم ان يتفوه بمثله فان المجتهدين من اهل السنة والجماعة
كلهم على الهداية ولا يجب على احد من هذه الامة ان يكون حنفيا او شافعيا

خارج از اہل سنت والجماعت ہیں اور اہل بدعت وہوا میں داخل ہیں اور اللہ تعالےٰ نے
کسیکو اسکی تکلیف نہیں دی کہ مذہب معین مثل مذہب حنفی و مالکی و شافعی و حنبلی پر
چلے بلکہ اللہ تعالےٰ نے جمیع امور دین میں لوگونکو اسپر مکلف کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی پیروی کرتے رہیں (اونکی راہ وروِیہ کے خلاف ہرگز نکریں ورنہ مستحق عذاب
نار ہونگے فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورہ نسا میں اور جو کوئی برخلافی کرے رسول کی پیچھے اسکے
کہ ظاہر ہوئی واسطے اوسکے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں تابعداروں رسول
پر جان نثاروں کے متوجہ کرینگے ہم اوسکو جدھر متوجہ ہوا ہے اور داخل کرینگے ہم اوسکو جہنم
میں اور بری ہی جگہہ جا کر پھر جانیکی ۱۲) کہا ملا علی قاری نے اپنے رسالہ میں ولیکن وہ جو حنفیوں
میں مشہور ہو کہ حنفی جب مذہب شافعی کیطرف انتقال کرے تو اوسکو تعزیر دیجاوے اور جب شافعی
مذہب حنفی کیطرف انتقال و رجوع کرے تو چھوڑ دیا جاوے سو یہہ قول مبتدع اور مخترع کا نہایت
بوچ و لچر ہے اور یہہ جیسا تو دیکھتا ہی کسی مسلمان (فرمانبر اللہ و رسول) کو جائز و لازم نہیں
کہ اس قسم کی بات اپنے منہ سے نکالے سوا سواسطے کہ کل مجتہدین اہل السنۃ والجماعت

او مالکیا بل یجب علی احاد الناس اذا لم یکن مجتهدا ان یقلد واحدا من هولاء الاعلام لقوله تعالی فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون انتهی وفی بحر الرائق یجوز تقلید من شاء من المجتهدین وان دونت المذاهب الیوم فله الانتقال من مذهبه انتهی وفی مسلم الثبوت وشرحه لعبد العلی ولم یوجب علی احد ان یتمذهب بمذهب رجل من الائمة فایجابه تشریع شرع جدید انتهی قال علی القاری فی شرح عین العلم ومن المعلوم ان الله سبحانه وتعالی ما کلف احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل کلفهم ان یعملوا بالکتاب والسنة ان کانوا علماء ویقلدوا العلماء ان کانوا جهلاء انتهی قال عابد سندی فی طوالع الانوار حاشیة الدر المختار وجوب تقلید مجتهد معین لا حجة علیه لا من حجة الشریعة ولا من حجة

ہین اور ہدایت پر ہین اور واجب نہین کسی پر اس امت مین کہ حنفی یا شافعی یا مالکی ہو بلکہ واجب سب پر یہی ہے کہ جب مجتہد نہین ہین تو ان اعلام سے جنکی چاہین (مسائل اجتہادیہ مین) تقلید کرلین موافق قول اوس تعالے اکے پھر پوچھ لو ذکر کرنیوالون سے اگر تم نہین جانتے پوری ہوئی عبارت ملا علی قاری حنفی کی اور بحر الرائق مین ہے جائز ہے مجتہدین مین سے جسکی چاہے تقلید کرلے اور اگرچہ مذاہب مدون ہون جیسے آج ہین تو اوسکے لئے اپنے مذہب سے انتقال ورجوع جائز ہے پوری ہوئی عبارت بحر کی اور مسلم الثبوت مین اور اوسکی شرح مین جو مولانا عبد العلی بحر العلوم سے ہے لکھا ہے اور نہ واجب ولازم کیا گیا کسی پر کہ چلے ایکہی شخص کے مذہب پر ائمہ (اربعہ) مین سے پھر واجب ولازم گردا ننا اوسکا ایک شریعت جدید قائم کرنی ہے انتہے کہا علی القاری نے شرح عین العلم مین اور ظاہر ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالے نے کسیکو اسکی تکلیف نہین دی کہ حنفی یا شافعی یا مالکی یا حنبلی ہو بلکہ اسکی تکلیف دی ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کرین اگر عالم ہین اور اگر ناواقف ہین تو عالمون کی تقلید کرین (یعنی مسائل اجتہادیہ مین نہ نصوصات مین)

العقل كما ذكره الشيخ ابن الهمام من الحنفية فی فتح القدير وفی كتابه المسمی بتحرير الاصول ويعدم وجوبه صرح الشيخ ابن عبد السلام فی مختصر منتهی الاصول من المالكية والمحقق عضد الدين من الشافعية وذكر ابن امير الحاج فی التحبير شرح التحرير ان القرون الماضية من العلماء اجمعوا علی انه لا يحل لحاكم ولا مفت تقليد رجل واحد بحيث لا يحكم ولا يفتی فی شئ من الاحكام الا بقوله انتهی قال الشيخ عبد الحق محدث الدهلوی فی تحصيل التعرف فی معرفة الفقه والتصوف لزوم اتباع المجتهدين والاقتداء بهم فيه طريقتان فكان طريق المتقدمين انهم لا يرون التزام مذهب معين واتباع مجتهد واحد بل كان

کہا عابد سندی نے طوالع الانوار حاشیہ در المختار میں مجتہد معین کی تقلید کے واجب ہونے پر کوئی دلیل و حجۃ نہیں نہ شرعی نہ عقلی جیسا ذکر کیا اسکو شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں اور اونھیں کی کتاب میں جسکا نام تحریر الاصول ہے اور تقلید مجتہد معین کے نہ واجب ہونے کے بارہ میں شیخ ابن عبد السلام مالکی نے مختصر منتہے الاصول میں خوب تصریح کی ہے اور محقق عضد الدین شافعی نے اور ذکر کیا ابن امیر الحاج نے تحبیر شرح تحریر میں کہ زمانہ سلف کے علماء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ کسیکو حلال نہیں نہ حاکم اور نہ مفتی کو تقلید کرنی ایک شخص کی بایں طور کہ نہ حکم کرے اور نہ فتویٰ دے کسی احکام میں مگر اوسی کے قول کے ساتھ انتہے کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے تحصیل التعرف فی معرفۃ الفقہ والتصوف میں اتباع مجتہدین کے لازم پکڑنے کی اور اونکے ساتھ اقتدا کرنیکے دو طریقے ہیں سو متقدمین کا طریقہ تو یہ تھا کہ وے التزام مذہب معین کو اور ایک ہی مجتہد کے اتباع کو جائز نہیں رکھتے تھے بلکہ مجتہدین کا عمل تو اپنے اجتہاد کے ساتھ تھا اور عوام کا یہ راہ و روِیہ تھا کہ فقہا سے مسئلہ پوچھ لیا کرتے تھے اور اونھیں کیطرف مسئلہ کو رجوع کیا کرتے تھے بغیر اسکے کہ کسی ایک کی بعینہ اتباع کریں کہا حافظ ابو محمد بن حزم الظاہری

للمجتهدين العمل باجتهادهم وكان سبيل العوام ان يستفتوا
الفقهاء ويرجعوا اليهم من غير متابعة احد بعينه قال الحافظ
ابو محمد بن حزم الظاهري ما نعلم احداً في زمان القرون
الثلاثة الذين هم خير القرون اخذ بقول احد بعينه وانما
حدث ذلك بعد تلك القرون من غير انكار احد فحل
ذلك محل الاجماع دليلهم على ذلك قوله سبحانه فاسئلوا
اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ويقولون ان الناس
مامورون بالعمل بالكتاب والسنة والاجماع والاقتداء
بالعلماء فيما يفتون فما اوجب التعين والتخصيص والى

لئے کہ قرون ثلاثہ مین جو خیر القرون ہین ہم کسیکو نہین جانتے کہ
وے بعینہ کسی کے قول کے ساتھہ اخذ کرتے ہون اور سوائے اسکے
نہین کہ یہہ بعد ان زمانون کے پیدا ہوا بغیر انکار کسی کے اس محل اجماع
مین دلیل اون کی اسپر قول اوس پاک و سبحانہ کا ہے کہ پھر پوچھو
اہل ذکر سے اگر تم نہین جانا اور کہتے ہین کہ سب لوگ عمل بالکتاب و
السنۃ والاجماع کے ساتھہ مامور ہین اور مامور ہین علما کے اقتدا
کرنے کے ساتھہ جس مین وہ فتوے دین پھر وجہ تعین و تخصیص کی
کیا ہے اور اسیطرف اشارہ کرتے ہین قول حضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کا کہ میرے اصحاب ستارے کی طرح ہین جنکی پیروی کروگے راہ
پاؤگے اور کل علما اونھین کے حکم مین ہین اونکی پیروی مسائل ابتہاتیہ
مین کیجیا وے ذریعہ نجات ہوگی اور یہہ قول [illegible]

هذا اشارة قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم
بایهم اقتدیتم اهتدیتم والعلما کلهم فی حکمهم
وهذا القول اقرب الی الانصاف والعدل انتهی وفی
میزان الکبری للشیخ عبدالوهاب الشعرانی کان الامام
بن عبد البر یقول لم یبلغنا عن احد من الائمة انه امر
اصحابه بالتزام مذهب معین لا یری صحة خلافه بل المنقول
عنهم تقریرهم الناس علی العمل بفتوی بعضهم لانهم
کلهم علی هدی من ربهم وکان یقول ایضا لم یبلغنا
فی حدیث صحیح ولا ضعیف ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
امر احدا من الامة بالتزام مذهب معین لا یری خلافه

بہت قریب ہی ہوئی عبارت شیخ عبدالحق کی اور میزان کبرے مین شیخ
عبدالوہاب شعرانی کے ہے کہ امام ابن عبد البر کہتے تھے کسی اماموں سے
ہمکو نہین پہونچا کہ وہ اپنے شاگردون کو التزام مذہب معین کے لئے
امر کیا ہو صحت اسکی خلاف کا منقول نہین بلکہ اون سے یہ منقول
ہے کہ لوگون کو اپنے بعض کے فتوے پر عمل کرنیکو تقریر کرتے
اسلئے کہ وے سارے اوپر ہدایت کے تھے اپنے پروردگار کی
طرف سے اور نیز کہتے تھے کہ نہ پہونچی ہمکو کسی حدیث صحیح وضعیف
مین کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے کسی ایمہ سے کے مذہب معین
کے التزام کے لئے امر فرمایا ہو اسکا خلاف دیکھا نہین جاتا اور یہہ
یعنی اتباع مذہب کوئی چیز نہین اسواسطے کہ کل مجتہد مصیب ہین

وما ذلک الا ان کل مجتهد مصیب انتہی ونقل القرافی الاجماع
من الصحابة رض علی ان استفتی ابابکر و عمر رض وقلدهما
فله ان یقلد من شاء من العلماء لغیر حجر ومن ادعی
رفع هذین الاجماعین فعلیه الدلیل انتہی وکان الامام
الزمانی من ائمة المالکیة یقول یجوز تقلید کل من
اهل المذاهب فی النوازل انتہی ما فی میزان الکبری
و ذکر البیهقی فی کتاب المدخل عن ابن عباس رض
ان رسول الله صلعم قال مهما اوتیتم من کتاب الله
فالعمل به واجب لا عذر لاحد فی ترکه فان لم یکن
فی کتاب الله فسنة لی ماضیة فان لم یکن فی سنتی لی فما قال

انتہے اور قرافی نے اسپر اجماع صحابہ نقل کیا ہے کہ جو حضرت ابوبکر صدیق
اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے فتوے پوچھتا اور اونکی تقلید کرتا تھا
سو اوسکو بعد اسکے اختیار تھا کہ اون دونون کے سوا سے اور اصحاب
سے فتوے پوچھے اور اوسکے ساتھ عمل کرے بغیر انکار روک ٹوک کے
اور اسپر اجماع نقل کیا ہے کہ جو کوئی نیا اسلام قبول کرے پس اوسکو
اختیار رہے کہ علما سے جسکی چاہے تقلید کرے بے انکار و بندش کے اور
جو ان دونون اجماع کے رفع کا دعوے کرے اوسپر دلیل لانا ضرور ہے
انتہے اور امام زمانی مالکی کہتے تھے کہ نوازل مین ہر ایک اہل مذاہب کی
تقلید جائز ہے انتہے ما فی میزان الکبرے اور بیہقی نے کتاب مدخل مین
ابن عباس رضہ سے ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کچھ

اصحابی لان اصحابی کالنجوم فی السمآء فایما اخذ تم بہ فقد اھتدیتم واختلاف اصحابی لکم رحمة انتہٰی ومثل ھذہ العبارات کثیرۃ فی کتب الفقہ من الائمة الاربعة کما لا یخفی علی الماھرین

احکام کتاب اللہ سے تمکو ملے او سپر عمل واجب ہی کسیکو عذر نہین کہ اوسکو ترک کرے پھر اگر کتاب اللہ مین نہین ہے تو میری سنت ماضیہ ہے پھر اگر میری سنت مین نہین تو جو میرے اصحاب نے کہا اسواسطے کہ میرے اصحاب ستارے کیطرح ہین پس جنکو پکڑا تمنے پس تحقیق راہ پایا اور اختلاف میرے اصحاب کا تمھارے لئے رحمت ہے اور کتب فقہ مین ایمہ اربعہ سے انکی طرح بہت سی عبارتین ہین جیسا ماہرین پر مخفی و پوشیدہ نہین

تمت الجزء الاول من العقیدۃ الحمیدیۃ

تصحیح اغلاط الجزء الاول

من العقیدة المهدیة و ترجمة النصرة الصمدیة

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۲	بمشیئتہ	بمشیئتہ	۲۲	۱۰	انزل	انزل
۹	۱	لعدی	احدی	″	″	کنشبت	لنثبت
۱۰	۴	یا	با	″	۱۵	ذی قوۃ	ذی قوۃ
″	۷	المسلمان	المسلمین	۲۴ ″	۲ ″	تبلیع اضافتہ	تبلیغ اضافتہ
″	″	اھراب	اعراب	″	۵	یغرض	یعرض
″	۸	یاتفاق	باتفاق	″	۱۱	تناقص	تناقض
″	۱۱	غنین	غنیں	۲۷	۹	الائمۃ	الامۃ
″	۱۲	اینے	اپنے	۲۹	۱۹	صفحہ ۱۲ امین	صفحہ ۱۷ امین
″	۱۵	باتفان	باتفاق	۳۲ ۳۳	۱۰ ۳	خطا الحنفیۃ	خطاء بعض الحنفیۃ
۱۱	۶	مسک	مسلک	۳۶	۴	دۃ	ذۃ
۱۳	۸	۱	با	۳۷	۱۷	اغلم	اعلم
۱۵	۱۲	زو	رو	۳۹	۴	ربخ	ربح
۱۶	۲	خرح	خرج	″	۸	التبعبض	التبعیض
″	۹	نان	فان	″	۱۷	استعادہ	استعاذہ
۲۱	۶	بمنزل	بتنزیل	۳۹ ۴۰	۷ ۴	علیہم [illegible] بدا	 بدأ
۲۲	۱۰	دلت	ذلت	۴۱	۷	لاجماع	الاجماع
۲۳	۲	کنثبت	لنثبت	۴۲	۸	مخلوفۃ	مخلوقۃ
″	۱۰	فنزیلا	تنزیلا	″	۱۴	قران	قرآن کے

۳۳-۲ عند الحنفیة - عند بعض الحنفیة

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۲۰	وصیت	وصیت میں	۷۳	۸	امرجیۃ	المرجیۃ
۴۴	۱	سے	فی	〃	〃	اضافا	اضافۃً
〃	۸	العوص	[illegible]	۷۴	۳	دھلی	الذھلی رح
〃	۱۰	تناقص	تناقض	〃	۱۷	شیخ عبدالقادر ے	×
۴۵	۱۱	کوفی	کوفی رحمہ اللہ	۷۵	۱۰	دھو	×
۴۶	۱۳	گاش	[illegible]	۷۶	۱	ذکر	ذکر العلامۃ
۵۵	۱۱	میں	[illegible]	۷۸	۳	فوتماہ	فوفاہ
۵۶	۳	جیلی	جیلی رضی اللہ عنہ	۷۹	۲	عبیم	علیم
۵۷	۴	مکلونۃ	[illegible]	۸۱	۱	الغز	الفرج
〃	۶	رہعلی	رہبلی	〃	۲	المزبوبین	المربوبین
〃	۱۴	انیی	[illegible]	〃	۳	الدہ	الیہ
۶۰	۲	السمری	[illegible]	〃	۵	عیہ	علیہ
۶۴	۳	ھوسے	ہوسکے	〃	۱۱	شیب	مشیت
۶۸	۸	اجرو	اخبرو	〃	۱۲	خسی	ہنسی
〃	۱۵	حستم	ختم	〃	۱۴	مس	ہیں
۷۰	۹	معانی	بمعانی	〃	۱۵	ڈالے	ڈالتے
〃	۱۵	ہوجاے	ہوجاتی ہے	〃	۱۹	مم	ہم
۷۲	۱	یغرح	یخرج	〃	۲۰	یعمت	نصیحت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۱۲	بادراک بادراک	بادراک
//	//	مسفلم	مستکلم
//	۴	العامہ	انعامہ
//	۵	لاانیل	لاینجل
//	۹	رفع نافع	رفع نافع
//	۱۰	عاسنے	جانتے
//	۱۲	مینالی	بینائی
//	۱۹	حوش	خوش
۸۳	۱۰	اسانیئں	اسانین
۸۴	۲	رجان	ترجان
//	۶	لایطیالمون	لایفیاثون
//	۱۹	نکیا	نیکیان
۸۵	۱	العصل	الفصل
//	۲	لیفیۃ	کیفیۃ
//	۸	حلق	خلق
//	۱۹	ہیں	نہیں
//	۱۹	حیبا	چھپا
۸۶	۴	العرس	العرش

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۷	۱	سنۃ	سننۃ
//	۳	مینہ	ببینا
//	۴	دعوی	وفوق
//	//	اغلافہن	اذلافہن
//	۵	اسعلہ	اسفلہ
//	۸	عزیب	غریب
//	//	الولیدبن	الولید بن
//	۹	مشرکیب	شریک
//	۱۰	ساون	ساتون
//	۱۱	ھسا	جیسا
//	۱۴	اسعل	اسفل
//	۱۵	تک	تک
۸۸	۲	حمس	خمس
//	۴	//	//
//	[illegible]	وعیرھا	وغیرھا
//	۸	محملہ	مھملۃ
//	۱۱	لسادلی	کشادلی
۸۸	۱۹	انھیں ایک انگلی کے	تلو یکے ہر ایک کے
//	۱	اور شروہ سے	شروہ ہیما مردوں سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۸	۲۰	قرطک	کان کے لوتک
۸۹	۲	عینیہ	علیفیہ
〃	۱۰	موق	آنکھ کے کونے
۹۱	۴	سبفت	سبقت
۹۲	۷	ایضا	ایضاً
〃	۹	دہ	عدہ
〃	۱۱	کے ہے	ہے ۔
〃	۲۰	او	اور
۹۳	۷	الاسیلا	الاستیلا
〃	۱۳	میں ہے	میں ہوں
۹۴	۳	ولکل	ولکل
〃	۵	فرایۃ	قرائتہ
〃	۷	فیناہہ	فی ذاتہ
〃	〃	طفانہ	صفاتہ
〃	۹	ای	اَلی
۹۶	۵	الفقر	الفقہ
۹۷	۵	قوامہ	قوامتہ
〃	۱۷	〃	ابن قدامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۸	۹	رحلا	رجلا
۹۹	۴	علامہ	علامۃ
〃	۱۷	غول سے	غول نے
〃	۱۹	این	ابن
۱۰۲	۴	حبل	حنبل
〃	۱۳	قولہ تعالیٰ	معنے ہے قولہ تعالیٰ کا
۱۰۳	۱۶	علم	علم سے
۱۰۵	۸	سترق	الشرق
〃	〃	عنان	عثمان
〃	۹	الدای حی	الدارمی نے
〃	〃	الموسی	الریسی
〃	۱۰	احعفطنا	احفظنا
〃	۱۱	تم لے	تم نے
۱۰۶	۲	قوق	فوق
〃	۱۲	حفص القوامس	حفص الفواس سے کہا
۱۰۷	۱۳	دو	وہ
〃	۱۵	بیئائی	بینائی
〃	۱۷	سیا	کہا
〃	۱۸	پنے	اپنے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١٠٧	١٩	سے	ہے	١١٣	٢	سبقے	بیبقے
١٠٨	٩	المرسی	المریسی	١١٤	٥	یتفق	ینفق
١٠٨	"	لم ینبغوا	لم یبلغوا	"	"	ملا	بلا
١٠٩	١	کم تعید	کم تعبد	"	٤	می رسالتہ	فی رسالتہ
"	"	سنتہ	ستۃ	"	١١	ظاہر ظاہر	ظاہر
"	٢	تعبد	لمن تعبد	"	١٤	لوصیف	لتوصیف
"	٣	قبول	قول	"	١٧	پکڑ اانکو	پکڑ انکو
١١٠	١٩	القوارس	القواس	١١٥	١٦	خزیمہ	خزیمہ کے
١١٠	١	واتی	واثی	"	٨	بیعہ	بلنیہ
"	٢	حاذمی	الحازمی	١١٦	٨	الا	لا
"	١٢	اوسکی کی	اوسکے نزول کی	"	١١	دو	درمیان دو
"	١٣	اور	اور بلا	"	١٩	چھوڑ دیتے	سوکہاکہ چھوڑ دیتے
"	١٤ ١٥	رکہتے	رکھتے ہین	١١٧	١٩	نہین	نہین جانتے
"	"	دیکہتے	دیکھنے	١١٨	٥	اعبدو	اعیدو
١١١	١٠	قول	قبول	"	٦	فاتی	فانی
"	٢٠	الا	الی	"	٧	خلقتہم	خلقنہم
٥	٤	جدس	حدیث	"	٨	الکافرون	×
١١٢	١	حد	حذف	"	١٩	کامرون	کافرون

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
١١٨	١٩	نہ کھانا	نہ کھلنا	١٣١	٦	نکر	نکرسکے
١٢٠	١	الرارس	الزائرین	١٣٢	٦	اذا نققفے	اذا نقفضے
//	٤	ترول	نزول	//	١٢	کہنے	کہتے
//	٥	نظرو	نطرد	//	٢٠	با	یا
//	٦	القط	القیمۃ	١٣٣	١	سہ صدون	بشر صدون
//	٧	لمق	حق	//	٢	یحادلوکم	یتجادلوکم
//	٨	والمیزان	والمیزان حق	//	٣	بعصم	بعضہم
//	٩	موعلالقیامہ	موقف القیامۃ	//	١٠	حواری	خواری
١٢٣	١٩	گو	مگر	١٣٤	١١	ہم کہ بیادسا	ہم کہ دنیا
١٢٥	٩	دیکھانا	دیکھاتا ہے	١٣٦	٩	یعصو	یصبو
//	١٨	کسبکو	کسیکو	//	١١	اباطلہم	اباطیلہم
//	٢٠	سے جوجا	سے جو جا	١٣٧	//	سے کو	کے بچاؤ کو
١٢٦	٢	الجنبر	لخبر	١٣٨	٦	الجوارج	الجوارح
١٢٧	٦	لظزوالدانس	نطرد الناس	//	٧	الیقہ	القیمۃ
//	٩	مربد	مرید	١٣٨	١٩	نے سورہ زلزال بھی	نے
//	١٦	اور مدفون	مدفون	//	٧	دیگے	دینگے
//	٥	ارادۃ العنیب	ارادۃ الغیب	١٣٩	١	احبار	اخبار
//	٤	لار	لان	//	٤	مستطیر	مستطر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۰	۱۱	یہ کا	اوسکا	۱۶۰	۶	اوسفنا	اوسنن
۱۳۱	۲	التصدیق	التقدیق	۱۶۳	۱۳	اوس	دونون
//	۱۷	ہوتا	ہوتا ہے	//	۱۷	حدیث	حدیثیں
۱۳۳	۱	البماری	البخاری	//	۱۹	ہریرہ	ہریرہ [illegible]
//	۹	قتبہ	قتیبۃ	۱۶۴	۱۷	ان موعد	ان دوعد وعیدین
//	۲۰	عمراور ضریری	عمرو ضریری	۱۶۴	۱۳	مرتدع ہوتا ہے	بھاگتا ہے
۱۳۴	۹	اصحابیہ	اصحابہ	//	۱۴	غیظ اوسکا	اپنے غصہ کو پورا نہیں کرتا
۱۳۶	۱۳	لالکائی	اللکائی	//	۲۱	ایمان	ایمان سے
//	۲۰	دیکھا	نہیں دیکھا	۱۶۵	۷	فلما	قلما
۱۳۷	۱۵	صلوۃ شرعی	نماز	//	۱۹	خطاؤر ثواب کو	خطا اور گناہ کو
//	//	شعب	شاخ	۱۶۶	۱۵	جب حک کرے	جب [illegible]
//	۱۶	مستوفی	مستوفی ہے	//	//	چیز	چیز سے
				۱۶۷	۱۹	وہی چیز اور دیکھی ہی نہ تھی	
۱۳۸	۷	بکلبہ	بقلبہ	۱۶۸	۲	عاذل	عادل
۱۴۹	۱	ابطال	بطال	//	۵	بصدقہ	بصدقۃ
۱۵۵	۵	ملیکہ	ملیکۃ	//	۷	بخمسین	بخمس
//	۲۱	وہ حوف		۱۶۱	۱۸	وہ خوف	[illegible]
//	//	پرکھی ہے	پر ہیں				
//	۱۲	بھی ہے	بھی بتاتا ہے	//	۱۲	منشرح	کھلا ہوا
۱۵۸	۳	الامان	الایمان	//	۱۹	پر	یعنی اوس برابر [illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۲	۱۷	بلانا	بلاتا	۱۷۷	۱۳	جا	جانتے
۱۷۳	۱۵	ولادت ہو	پیدا ہو	۱۷۷	۲۰	لیطرف	کیطرف
۱۷۴	۵	ماشتہر	بااشتہر	۱۷۸	۶	لابری	لائبری
۱۷۵	۲	التقہ	اسنتعہ	۱۷۹	۲	استغفے	من استغفے
۱۷۷	۸	بالعیان الکتاب	بعلم الکتاب				

تمّت

اعلان چونکہ اکثر مریدین و مسترشدین وغیرہم اس فقیر سے برہم ہو کر الزام منکر شفاعت و ختم نبوت وغیرہا بہتان کا لگانے لگے لہذا واسطے رفع الزام و اتہام کے یہ عقیدہ لکھا اللہ پاک سب مسلمانوں کو سالک مسلک قویم و طریق مستقیم بناوے

آمین ثم آمین

کتب خانہ
جامعہ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس تعلیمات، مجلس انتظامی
صدور شعبہ جات نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے

۲۔ اساتذہ جامعہ عثمانیہ و کلیات ملحقہ و [illegible]
و دیگر کارکن جامعہ زیادہ سے زیادہ دو کتابیں ایک ماہ تک اپنے پاس رکھ سکیں گے

۳۔ طلبائے [illegible] ختم شدہ دو کتابیں [illegible] ایم اے، ال ال بی و [illegible]
سے تین کتابیں ایم اے، ال ال بی و [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے
طلبا پانچ کتابیں [illegible] ہوں تو [illegible]

۴۔ مدت مقررہ پر کتابیں واپس نہ ہوں تو [illegible] جرمانہ لیا جائے گا

۵۔ بلا شرط ہر قسم کی کتابیں کر جاری کی جا سکیں گی [illegible] کتاب کا لانا لازم ہے

۶۔ کتابیں اگر خراب ہو جائیں تو مستعیر [illegible] ذمہ دار ہوں گے

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان سیاہی یا پنسل سے نہ لگایا جائے

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہیں کی جائیں گی فقط